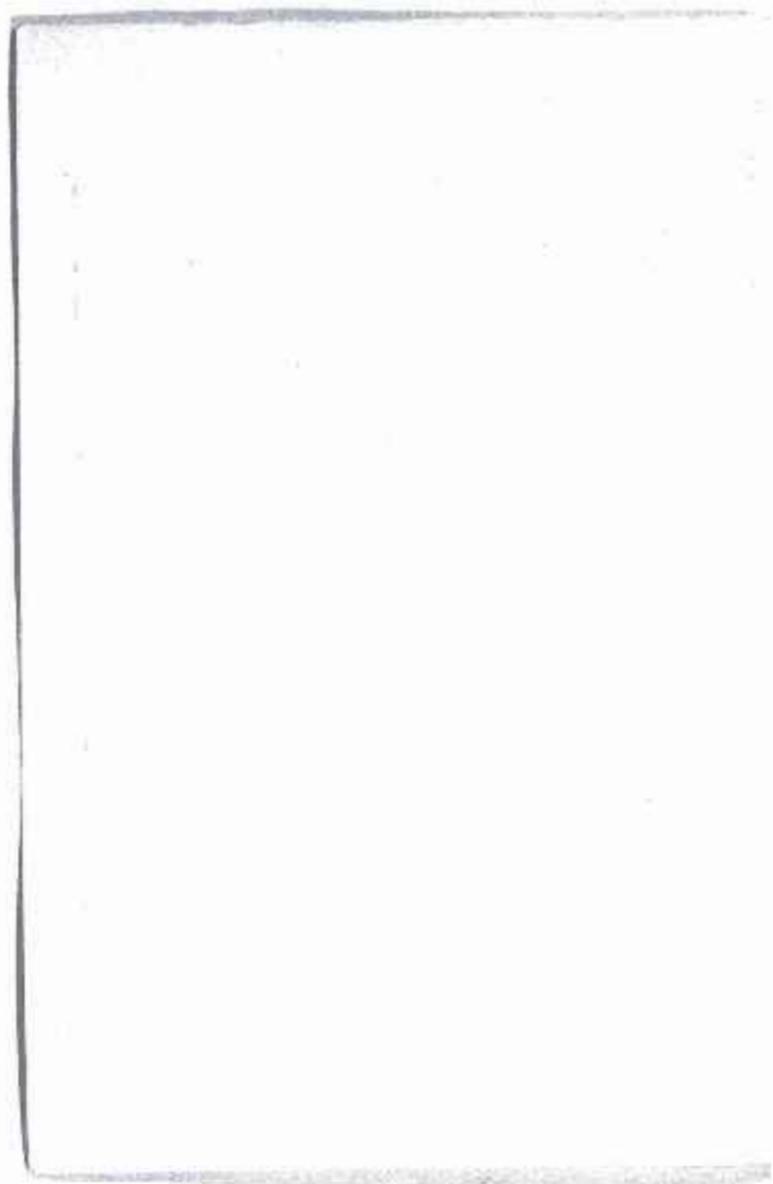




# روحِ هَسْتی

امامت و ولایت

تالیف جتہ الاسلام سید جمال الدین جازمی مترجم مولانا ہادی حسن فیضی ہندی



Acc No. .... Status سینکلی

Section ..... Status

D.D. Class .....

HAJAFI BOOK LIBRARY

# روحِ ہستی

No. 13063 Date 15/4/17  
Section سینکلی Status .....

HAJAFI BOOK LIBRARY

## امامت و ولایت

### کے متعلق

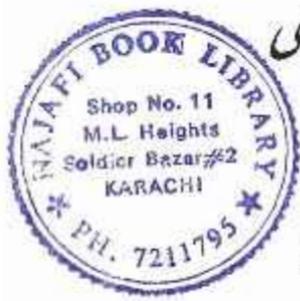
اللہ تعالیٰ اور چہارہ معصومین کے اقوال سے ایک سوچاس قول

تالیف

جتہ الاسلام سید جمال الدین حجازی

مترجم

مولانا ہادی حسن فیض ہندی



# بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ



روح ہستی	_____	اسم کتاب
جمہ الاسلام والاسلمین سید جمال الدین جہازی	_____	مؤلف
مولانا بادی حسن فیضی	_____	مترجم
جعفر خان سلطانپوری	_____	کتابت
انتشارات انصاریان	_____	ناشر
مؤسسہ الولایتہ نگپور جلالپور فیض آباد یو پی ہند	_____	پیشکش
۳۰۰۰	_____	تعداد
اول	_____	طبع

## انتساب

اگرچہ ع چہ نسبت خاک را با عالم پاک

لیکن یہ خاکی اور حقیر اپنی اس ناچیز کوشش و کوش کا انتساب  
 صاحبان عصمت و طہارت، مالکان رشد و ہدایت، خاندان نبوت و رسالت  
 دو دمان ولایت و امامت، یعنی حضرات چہارہ معصومین علیہم الصلوٰۃ و  
 السلام وارد اخصم الفداء کے اسم مبارک سے کرتا ہے، اور اپنے تمام  
 گناہوں اور معاصی کا اعتراف کرتے ہوئے انہیں حضرات کے وسیلے سے  
 بارگاہ قدس میں اپنی فکر و عقل کی طہارت اور اپنے قول و عمل کی پاکیزگی کا  
 طالب ہے، نیز امیدوار ہے کہ وہ ذوات مقدسہ اس حقیر کو بس اپنا کہہ دیں۔  
 فقط والسلام

مترجم

## تقریظ، استاذ الاساتذہ علامہ روشن علی

الحمد للہ والصلوة والسلام علی اعداء آل محمد (ع)  
 یہ کتاب "روح ہستی" تالیف جناب سید جلال الدین حجازی، جس کا  
 ترجمہ عابینجاب مولانا شیخ ہادی حسن فیضی ممتاز الاناضل، نے اردو زبان میں  
 کیا ہے، اس اعتبار سے بہت اہم ہے کہ دور حاضر کے مزاج کو مختلف اسباب  
 کی بنا پر ذکر فضائل اہلبیت کے سننے سے باعنی بنانے کی سعی ناکام کی جا رہی ہے  
 مگر ان شاء اللہ یہ کوششیں سعی رائیگاں ہوں گی، ماضی میں بھی بنی امیہ و بنی عباس  
 کے زلہ خوار صاحبان جبکہ دستار منبروں سے گلا بھاز بھاز کر جعلی و فرضی روایا  
 بیان کر کے علوم کو اہلبیت سے دور رکھنے کی کوشش کرتے تھے،  
 تاریخ اسلام کا طالب علم جانتا ہے کہ مسلمانوں میں خوارج سے  
 عبادت گزار لوگ کم ہی پیدا ہوئے ہیں، مگر حضرت علی علیہ السلام کی ذوالفقار

نے سب ہی کو قتل کر ڈیا ،

مولایہ سب نمازی ہیں ؟

چند کو چھوڑ کر نہروان میں کوئی نہیں بچ سکا ،

جواب یہی ملے گا :

ہماری محبت کے بغیر یہ نمازیں اٹھک بٹھک ، اور روزے فاقے ہیں :  
پلے ہماری محبت کی تبلیغ کرو جب محبت ہوگی تو نمازی خود بخود بن جائیں گے ۔  
مولانا کا انتخاب قابل تحسین ہے ، سازمان تبلیغات اسلامی تہران نے ،  
” گفتار دلشیں “ کی صورت میں ایک کتاب شائع کرائی ہے ، جس میں ہر مہصوم کی  
چالیس چالیس حدیثیں تحریر کی گئی حضرت رسول خداؐ سے لیکر بارہویں امام علی اللہ تعالیٰ  
فرجہ اشرف تک ، لیکن وہ تمام حدیثیں ایک ہی موضوع سے متعلق نہیں ہیں اس  
کتاب کی خوبی وحدت موضوع کے ساتھ موضوع کو فضائل قرار دیا ہے ، خدا  
مؤلف و مترجم کو طول عمر دے ،

میں نے اس کتاب کو یوں تو مکمل پڑھا ہے لیکن ترجمہ کو اصل متن سے  
ملا کر نہ دیکھ سکا بعض مقامات کو دیکھا تو ماشاء اللہ بہت ہی با محاورہ ترجمہ ہے اس  
لئے اندازہ ہو گیا کہ ان شاء اللہ یہی روش پورے ترجمہ میں برقرار ہوگی ، یہ چند سطریں  
قلم برداشتہ لکھ دی ہیں جی چاہتا تھا تفصیل سے لکھوں مگر تنگی وقت دامن گیر ہے ۔

مندرہ

۱۰ شعبان ۱۴۱۲ھ

## عرض مترجم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ  
 عَلٰی سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا مُحَمَّدٍ وَآلِ الطَّاهِرِیْنَ الْمُصَوِّمِیْنَ وَلَقَدْ اَللّٰهُ عَلٰی اَعْمَالِهِمْ اَجْمَعِیْنَ

امابعد : کس زبان میں اتنی قوت ہے جو بیان کر سکے، اور کس قلم میں اتنا دم  
 ہے جو تحریر کر سکے اور کس لوح میں اتنی وسعت ہے جو سمو سکے کہ حضرات  
 اہلبیت عصمت و طہارت کے فضائل کیا ہیں اور کتنے ہیں؟

بے شک ان زوات مقدسہ کے فضائل ایک ایسی حقیقت ہیں جنہیں کاتب  
 لسان عصمت « یا » لسان اللہ « ہی بیان کر سکتی ہے اور « لوح محفوظ » ہی اپنے  
 سینے میں سمو سکتی ہے، یہی سبب ہے کہ تمام زبانیں گنگ ہو گئیں، سارے قلم  
 ٹوٹ گئے، ہر لوح کے سینے پھٹ گئے، لیکن ان حضرات کے فضائل کے حدود نہ بتا سکے  
 کیوں؟ اس لئے کہ اہل البیت اور علی بن ابی طالب، یعنی معصوم کی صحیح اور کامل

معرفت فقط معصوم سے حاصل ہو سکتی ہے یا خدائے معصوم سے »

شاید اس نکتہ کے پیش نظر محترم مؤلف نے یہ کتاب «روحِ مہتی» تالیف فرمائی ہے جس میں اہلیتِ طاہرین علیہم السلام کی ولایت و امامت کے متعلق خود انھیں حضرت کے دس دس اقوال ہیں، نیز دس اقوال احادیث قدیمہ سے لئے گئے ہیں۔

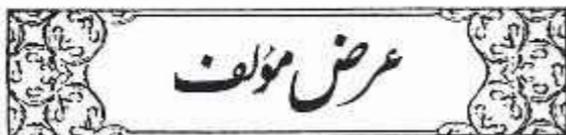
یوں تو یہ کتاب چھوٹے چھوٹے کلاموں کا مجموعہ ہے لیکن امید ہے کہ قارئین کیلئے صاحبانِ عصمت و طہارت کی حقیقی معرفت میں معاون ثابت ہوگی، میں اراکینِ محترمہ الولایہ کا شکر گزار ہوں جن کی تشویق و تحریک ہی اس کتاب کے ترجمہ کا باعث ہے اور سب سے زیادہ استاذی الملام جناب علامہ روشن علی صاحب قبلہ طاب ثراہ کا ممنون ہوں کہ اپنی تمام مشغولیات کے باوجود اس ترجمہ کی تصحیح کی اور تقریظ و توثیق بھی تحریر فرمائی، کاش آج وہ ہمارے درمیان ہوتے تو اس کتاب کی اشاعت سے کتنا خوش ہوتے، قارئین سے التماس ہے کہ ایک سو نو فائدہ پڑھ کر اس کا ثواب استادِ مرحوم کی روح کو ایصال فرمائیں، اللہ تعالیٰ انھیں کروٹ کر دت جنت نصیب کرے اور تجوارِ معصومین عطا فرمائے۔

آقائے انصاریان دام ظلہ العالی کا بھی میں نہایت شکر گزار ہوں کہ انھوں نے استادِ مرحوم کی فرمائش کی بنا پر «انکے انتقال کے بعد» اس کتاب کی نشر و اشاعت قبول فرمائی، اللہ تعالیٰ ان کی توفیقات میں اضافہ فرمائے، آخر میں قارئین سے عرض ہے کہ میں معصوم نہیں ہوں لہذا اس کتاب کے ترجمہ میں جو غلطی ہو اس سے مطلع فرمائیں تاکہ آئندہ اصلاح ہو جائے ممنون ہوں گا۔

فقط والسلام

خاکِ پائے اہلیتِ طاہرین، ہادی حسن فیضی عفی عنہ،  
۵ رجب المرجب ۱۴۱۶ھ ق، بروز شنبہ، یوم میلاد حضرت معلم علی نقیؑ





## امامت کی اہمیت

علمائے شیعہ اور محدثین عامہ نے پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپ نے فرمایا!

مَنْ مَاتَ وَلَمْ يَجْرِفْ إِمَامَ زَمَانِهِ مَاتَ مِثَّةً جَائِزَةً

الغدیر، جلد ۱۰، ص ۳۵۹، ۳۶۰

”جو شخص مر جائے اس حال میں کہ اپنے زمانے کے امام کو نہ

پچھتا ہو تو اس کی موت جاہلیت کی موت ہے۔“

یہ حدیث اور اسی مضمون کی دوسری خبریں نہ صرف شیعہ منابع میں بلکہ عامہ کی کتابوں میں بھی تواتر کے ساتھ آئی ہیں، ان میں سے ہفتی

نے جمع الزوائد میں ، ابو داؤد طیالسی نے اپنی مسند میں ، مسلم نے اپنی صحیح میں ، بیہقی نے اپنی سنن میں ، ابن کثیر نے اپنی تفسیر میں ، احمد نے اپنی مسند میں اور تفسیر زانی نے اپنی کتاب شرح المقاصد میں مختلف الفاظ کے ساتھ اسی معنی کو نقل کیا ہے ۔

ان احادیث سے استفادہ ہوتا ہے کہ ایمان کی اولین شرط اور انسان کے اعمال کی قبولیت کا سب سے زیادہ اہم معیار امام کی معرفت ہے ، البتہ معرفت کے درجات مختلف ہوتے ہیں ، سب سے پہلا مرحلہ جو کہ توحید کا راستہ اور عبادت کی قبولیت کی شرط ہے وہ ائمہ معصومین کی معرفت اور ان حضرات کی اطاعت کے وجوب کا اعتقاد ہے ، یعنی ہر انسان کو اس بات کا علم ہونا چاہیے کہ پیغمبر اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جانشین کون حضرات ہیں اور وہ لوگ جو آنحضرتؐ کے بعد مخلوق پر الہی حجت اور مرتبہ عصمت و ولایت کے حامل ہیں وہ کون افراد ہیں ، پھر ان حضرات کو صاحب اختیار اور اپنے نفس پر اولیٰ بالتصرف جانے اور ان کی محبت اور حکم کی اطاعت لازم سمجھنے ۔

پھر اس کے بعد انسان جتنا اس حلقہ سے آگے بڑھے گا اور آئمہ معصومین کی نسبت اپنی معرفت میں اضافہ کرے گا اتنا ہی اللہ تعالیٰ سے نزدیک ہوگا اور بلند تر نورانیت اور کمالات کا حامل ہو جائے گا ۔

یہاں تک کہ اہلبیت علیہم السلام کی ولایت کے استحکام اور محبت

کی شدت کے اثر سے خود ملکوتی نفس کا حامل ہو جائے گا، اس کا ارادہ جہان آفرینش پر نافذ ہوگا نیز کرامات اور عالی مقامات و مراتب کا مالک بن جائیگا

## اہلبیت کا مرتبہ

اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام کا مرتبہ ادراک انسان سے بالا ہے اور بزرگان بشر کی عقلیں انحضرت کی کنہ ذات کی معرفت سے عاجز ہیں جب خدا کے علاوہ کوئی شخص ان کے فضائل کو نہ تو سمجھ سکتا ہے اور نہ ان کے کمالات و مناقب کا احصاء کر سکتا ہے تو بھلا ان کے مراتب کی حقیقی معرفت اور علمی احاطہ کیسے کر سکتا ہے؟ جیسا کہ عامر کی کتابوں میں بھی یہ مسلم الثبوت واقعیت و حقیقت بیان کی گئی ہے **ع** اور رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کی گئی ہے کہ آپ نے فرمایا:

«لَوَانِ الْأَشْجَارِ أَقْلَامٌ، وَالْبَحْرُ مِدَادٌ، وَالْجَنَّةُ كُتَابٌ،

وَالْإِنْسُ كُتَابٌ، مَا أَحْصَا فَضَائِلَ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ،

» نیایع المودۃ تألیف حافظ سلیمان قندوزی حنفی ص ۱۴۳

یعنی "یقیناً اگر تمام درخت قلم ہو جائیں اور دریا سیاہی ہو جائیں

اور تمام جن حساب کرنے والے اور تمام انسان لکھنے والے  
 ہو جائیں جب بھی علی ابن ابی طالب کے کلمات و فضائل  
 کو نہ تو شمار کر سکتے ہیں اور نہ لکھ سکتے ہیں۔  
 لیکن فضائل اہلبیت علیہم السلام کا نقل کرنا اور جو کچھ مکتب وحی میں ان  
 حضرات کے بلند مراتب کے متعلق آیا ہے ان سے آشنائی بہت سے اہم آثار و نتائج  
 کی حامل ہیں کہ جن میں سے دو نجات بخش اور اہم اثر یہ ہیں۔  
 ۱۱، حقیقتاً مناقب معصومین علیہم السلام کا بیان کرنا، سنا، لکھنا، نشر  
 کرنا اور مطالعہ کرنا ان کے ایمان و اعتراف کے ساتھ خود بہر انسان کیلئے  
 باعث نجات اور مایہ کمال ہے اور اس حقیقت پر نہ صرف شیعی کتابیں  
 بلکہ تمام اسلامی فرقوں کی کتب حدیث بھی دلالت کرتی ہیں، جیسا کہ  
 "موفق بن احمد حنفی" نے لکھا ہے۔

« قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنْ اللَّهُ جَعَلَ  
 لِأَخِي عَلِيِّ فَضَائِلَ لَا تُحْصَى كَثْرَةً، فَمَنْ ذَكَرَ فَضِيلَةً  
 مِنْ فَضَائِلِهِ مُقَرَّبًا بِهَا غَفَرَ اللَّهُ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ  
 وَمَا تَأَخَّرَ، وَمَنْ كَتَبَ فَضِيلَةً مِنْ فَضَائِلِهِ لَمْ يَزَلْ  
 الْمَلَائِكَةُ تَسْتَغْفِرُ لَهُ مَا بَقِيَ لِدُنْيَاكَ الْكِتَابِ،  
 وَمَنْ أَسْمَعَ إِلَى فَضِيلَةٍ مِنْ فَضَائِلِهِ غَفَرَ اللَّهُ لَهُ الذُّنُوبَ  
 الَّتِي أَكْتَبَهَا بِالِاسْتِمَاعِ، وَمَنْ نَظَرَ إِلَى كِتَابٍ مِنْ

فَضَائِلِهِ غَمْرًا لِّلَّهِ الَّذِي أَلْتَمَسْنَا بِنَظَرِهِ  
 ثُمَّ قَالَ: النَّظْرُ إِلَىٰ أَخِي عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عِبَادَةٌ،  
 وَذِكْرُهُ عِبَادَةٌ، وَلَا يُصَلُّ اللَّهُ إِيْمَانَ عَبْدٍ إِلَّا  
 بِوَلَايَتِهِ وَالْبِرَاءَةِ مِنْ أَعْدَائِهِ ۝

پیغمبر اکرمؐ نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے میرے بھائی علیؑ علیہ السلام کیلئے اتنے فضائل قرار دیئے ہیں جو باقتبار کثرت شمار کے قابل نہیں ہیں، پس جو شخص اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کا ذکر کرے اس حال میں کہ اس کا اقرار و ایمان رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے تمام گذشتہ اور آئندہ گناہ بخش دیتا ہے، اور جو شخص اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو لکھے تو جس وقت تک اس شخص تحریر کا نشان باقی ہے فرشتے مسلسل اس کیلئے طلب مغفرت کرتے ہیں، اور جو شخص اس کے فضائل میں سے ایک فضیلت کو سنے تو اللہ تعالیٰ اس شخص کے ان تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے جن کا وہ کان کے ذریعہ مرتکب ہوا ہے، اور جو شخص ان حضرت کے فضائل میں سے کسی ایک فضیلت کی تحریر کو دیکھے تو اللہ تعالیٰ اس کے ان تمام گناہوں کو بخش دیتا ہے جن کا وہ آنکھ کے ذریعہ سے مرتکب ہوا ہے، پھر رسول اکرمؐ نے فرمایا: کہ میرے بھائی علیؑ ابن ابی طالبؑ کی طرف نظر کرنا عبادت ہے اور اس کا ذکر عبادت ہے اور اللہ تعالیٰ

کسی بندہ کے ایمان کو قبول نہیں کرے گا مگر ان حضرت کی ولایت اور ان کے دشمنوں سے بیزاری اور برأت کے سبب سے۔

۱۲۱ ائمہ علیہم السلام کے مرتبوں اور فضائل سے آشنا ہونا ان حضرات سے محبت اور مننوی روابط کے کسب و استحکام کا ذریعہ ہے کیونکہ یہ بدیہی بات ہے کہ جب انسان کسی چیز کو نہیں پہچانتا اس کو دوست نہیں رکھ سکتا، اس بنا پر چونکہ معرفت اہلبیت عصمت و طہارت علیہم السلام سے محبت اور روحانی ارتباط کی ایجاد کا وسیلہ ہے اور اس خاندان کی محبت و ولایت کمال و سعادت کا بڑا راز ہے لہذا ہر انسان جو خوشبختی کا طالب اور مننوی کمالات کا جو یا ہے جتنا بھی ممکن ہو اس وسیلہ « معرفت اہلبیت » میں کوشش کرے اور اپنی معرفت میں اضافہ کرے تاکہ دو دمان ولایت سے اس کی دوستی و محبت و ارتباط زیادہ سے زیادہ محکم ہو اور نتیجہ میں نفسانی بلندیاں اور روحانی کمالات جو کہ ابدی سعادت کے موجب ہیں حاصل کرے۔

ہم بھی انھیں دو مقاصد کے ساتھ اس کتاب کی تدوین و نشر کیلئے اٹھے ہیں، امید رکھتے ہیں کہ اس ناچیز اثر کو ہمارے عزیز مولا اور امام زمانہ حضرت بقیۃ اللہ حجۃ بن الحسن ریح، سلم اللہ علیہ و آرواحنا فداء قبول فرمائیں گے اور اپنے لطف خاص اور فیض بیکراں سے ہمیں بہرہ مند فرمائیں گے!



اللہ تعالیٰ  
کے  
دس اقوال

” احادیث قدسیہ “



## پہلی حدیث

« إِنِّي خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ السَّبْعَ وَمَا فِيهِنَّ وَالْأَرْضَ  
السَّبْعَ وَمَنْ عَلَيْهِنَّ وَمَا خَلَقْتُ مَوْضِعًا أَكْبَرَ مِنَ الزُّكْرِ وَالْغَلَامِ، وَلَوْ أَنَّ عَبْدًا دَعَانِي هُنَاكَ مُذْ خَلَقْتُ السَّمَوَاتِ  
وَالْأَرْضَ لَقَبِلْتَنِي بِجَاهِدٍ أَوْلَا بِهِ عَلَيَّ لَأَكْبَبْتُهُ

فِي سَقَرٍ ۚ

ترجمہ : میں نے ساتوں آسمانوں کو اور جو کچھ ان میں ہے اور ساتوں زمینوں کو اور جو کچھ ان پر ہے ان سب کو خلق کیا اور رکن و مقام سے زیادہ با عظمت کوئی جگہ خلق نہیں کی، اور اگر جس وقت سے کہ آسمانوں اور زمینوں کو میں نے پیدا کیا ہے کوئی بندہ « اسی وقت سے » مجھے پکارے اس حال میں کہ ولایت علی علیہ السلام کا منکر ہو اور مجھ سے ملاقات کرے تو میں قطعاً اس کو جہنم میں ڈال دوں گا۔

## دوسری حدیث

«أَلَا وَقَدْ جَعَلْتُ عَلَيَّ عِلْمًا فَمَنْ نَبِعَهُ كَانَ

هَادِيًا وَمَنْ تَرَكَهُ كَانَ ضَالًّا، لَا يُحِبُّهُ إِلَّا الْمُؤْمِنُ؛ وَ

لَا يُبْغِضُهُ إِلَّا الْمُنَافِقُ» ۱۰

ترجمہ آگاہ ہو جاؤ کہ یقیناً میں نے علی علیہ السلام کو علم و پرچم ہدایت قرار دیا، پس جو شخص آنحضرت کی پیروی کرے وہ ہادی ہے اور جو شخص آنحضرت کو ترک کر دے وہ گمراہ ہے، ان سے محبت نہیں کرے گا مگر مومن اور ان سے دشمنی نہیں کرے گا مگر منافق۔

## تیسری حدیث

«فَبِعِزِّي حَلَفْتُ وَبِجَلَالِي أَقْسَمْتُ أَنَّهُ لَا يَدْخُلُ

عَلَيَّ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي إِلَّا أَزَحْرَحْتُهُ عَنِ النَّارِ وَأَدْخَلْتُهُ

الْجَنَّةَ، وَلَا يُبْغِضُهُ عَبْدٌ مِنْ عِبَادِي إِلَّا ابْغَضْتُهُ

وَأَدْخَلْتُهُ النَّارَ وَبِشِّ الْمَصْبُورِ» ۱۱

۱۰ ابواب السنن فی الاحادیث القدیہ مطبوعہ نجف، ص ۲۶۱۔

۱۱ کلمۃ اللہ مطبوعہ بیروت، ص ۱۱۱، ۱۱۲۔

ترجمہ

میں اپنی عزت و جلال کی قسم کھاتا ہوں کہ میرے بندوں میں سے کوئی بھی بندہ علیؑ کو دوست نہیں رکھے گا مگر یہ کہ میں اس کو جہنم سے دور رکھوں گا اور جنت میں وارد کروں گا، اور میرے بندوں میں سے کوئی بھی بندہ آنحضرتؐ کو دشمن نہیں رکھے گا مگر یہ کہ میں اس کو دشمن رکھوں گا اور آتش دوزخ میں ڈال دوں گا اور وہ نہایت برا ٹھکانہ ہے۔

پوتھی حدیث

يَا مُحَمَّدُ! عَلِيُّ ابْنِ أَبِي طَالِبٍ رَايَةُ الْهُدَى  
 إِمَامٌ أَوْلِيَّائِي وَنُورٌ مِّنْ أَطَاعَنِي وَهُوَ الْكَلِمَةُ الَّتِي الرَّمَاهَا  
 الْمَلْفُفِينَ، مَنْ أَحَبَّهُ فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَبْغَضَهُ فَقَدْ  
 أَبْغَضَنِي، فَبَشِّرْهُ بِذَلِكَ يَا مُحَمَّدُ!

ترجمہ

اے محمد! علیؑ ابن ابی طالبؑ پر چم ہدایت ہے اور میرے اولیاء کا امام ہے اور ہر اس شخص کے لئے نور ہے جو میری اطاعت کرے اور وہ وہی کلمہ ہے کہ جسے متقین کے ساتھ میں نے ملازم و ہمراہ قرار دیا،

جس نے اس سے محبت رکھی اس نے مجھ سے محبت رکھی اور جس نے اس سے دشمنی کی اس نے مجھ سے دشمنی کی ہے، پس اے محمد! اس "علیٰ" کو اس بات کی بشارت دے دو۔

### پانچویں حدیث

«وَلَايَةُ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ حِصْنِي، فَمَنْ

دَخَلَ حِصْنِي آمِنَ نَارِي ۛ

ترجمہ

ولایت علی ابن ابی طالبؑ "علیہما السلام"، میرا محکم قلعہ ہے پس جو شخص میرے محکم قلعہ میں داخل ہو جائے میری آتشِ دوزخ سے ایمن و محفوظ رہے گا

### چھٹی حدیث

عَلِيُّ ابْنُ أَبِي طَالِبٍ حُجَّتِي عَلَى خَلْفِي وَدِيَانُ

دِينِي، أُخْرِجُ مِنْ صُلْبِ أُمَّتِهِ بَقِيَّةَ مَوْنِ بَاحِرِي وَبَدْعُونَ

إِلَى سَيْبِي، بِهِمْ أَدْفَعُ الْعَذَابَ عَنْ عَسِيدِي وَإِمَائِي

وَبِهِمْ أَنْزِلُ رَحْمَتِي ۛ

ۛ معانی الاخبار مطبوعہ، طہران ص ۳۶۱۔ ۛ ابواب السیف فی الاحادیث القدیة ص ۲۳۱۔

ترجمہ .

علی ابن ابی طالب « علیہما السلام » میری جتہ ہے میری مخلوق پر اور میرے دین کا گھبان ہے، اس کی صلب سے میں ایسے ائمہ پیدا کروں گا جو میرے امر کے ساتھ قائم ہوں گے اور میرے راستے کی طرف دعوت کریں گے، انھیں کی خاطر میں اپنے بندوں اور کینیزوں سے غلبہ کو دفع کروں گا اور انھیں کے وسیلے سے اپنی رحمت نازل کروں گا۔

ساتویں حدیث

يَا مُحَمَّدُ! أَنْتَ عَبْدِي وَأَنَا رَبُّكَ. فَلْي  
فَاخْضَعْ وَإِنِّي فَاْعَبُدُ وَعَلَى فَنَوَكُلْ، فَإِنِّي رَضِيْتُ بِكَ  
عَبْدًا وَحَبِيبًا وَرَسُولًا وَبَيْتًا وَبِأُخْبِكَ عَلِيَّ خَلِيفَةً وَ  
بَابًا، فَصَوِّحْ بِي عَلِيَّ عِبَادِي وَإِمَامُ خَلْفِي، بِي تَعْرِفُ  
أَوْلِيَاءِي مِنْ أَعْدَائِي، وَبِهِ يُهَيَّبُ حَزْبُ الشَّيْطَانِ مِنْ  
حِزْبِي. وَبِهِ يُنْقَامُ دِينِي وَتُنْفَذُ أَحْكَامِي وَتُحْفَظُ حُدُودِي  
وَبِكَ وَبِهِ وَبِالْأُمَّةِ مِنْ وُلْدِهِ أَرْحَمُ عِبَادِي وَأَمْلَأُ  
وَبِالْقَائِمِ مِنْكُمْ أَعْمُرُ أَرْضِي بِتَسْبِيحِي وَتَهْلِيلِي وَتَقْدِيسِي

وَتَكْبِيرِي وَتَجْدِيدِي، وَبِهِ أَظْهَرَ الْأَرْضَ مِنْ أَعْدَائِي  
 وَوَارِثَهَا أَوْلِيَّائِي، وَبِهِ أَجْعَلُ كَلِمَةَ الدِّينِ كَفْرًا  
 أَلْفَلِي وَكَلِمَتِي أَعْلِيًّا، وَبِهِ أَحْبَبِي عِبَادِي وَ  
 بِلَادِي، وَبِهِ أَظْهَرَ الْكُنُوزَ وَالذَّخَائِرَ بِمَشِيئَتِي وَ  
 إِنِّي أَظْهَرُ عَلَى الْأَسْرَارِ وَالضَّمَائِرِ بِإِزَادَتِي وَآمِدُهُ  
 بِمَلَأْتُكَ بِئِي لِنُؤَيْدِهِ عَلَى إِنْفَازِ أَمْرِي وَإِعْلَانِ  
 دِينِي، ذَلِكَ وَلِيَّ حَقًّا وَمَهْدِيَّ عِبَادِي صِدْقًا

ترجمہ .

اے محمد! تو میرا بندہ ہے اور میں تیرا پروردگار، پس میرے ہی  
 لئے خضوع کرو اور فقط میری ہی عبادت کرو اور میرے ہی اور توکل کرو اور  
 میں اس بات سے راضی ہوں کہ تو میرا بندہ اور حبیب اور رسول اور نبی ہے  
 اور تیرے بھائی علیؑ سے راضی ہوں کہ خلیفہ اور باب ہے، پس وہ میرے بندوں  
 پر میری جنت ہے اور میری خلق کا امام ہے، اسی کے واسطے سے میرے دوست  
 میرے دشمنوں سے "انگ"، پہچانے جاتے ہیں اور اسی کے واسطے سے گروہ  
 شیطان میرے گروہ سے جدا ہو جاتا ہے، اور اسی کے سبب سے میرا دین

استوار ہوگا اور میرے احکام نافذ ہوں گے اور میرے حدود محفوظ ہوں گے، اور وہ اے محمدؐ، تیری اور اس «علیؑ» اور ان ائمہؑ کی خاطر جو اس کی اولاد سے ہیں میں اپنے بندوں اور کیزیوں پر رحم کرتا ہوں، اور تم میں سے قائم کے وسیلہ سے میں اپنی زمین کو اپنی تسبیح و تہلیل و تقدیس و تکبیر و تمجید سے آباد کروں گا اور اسی قائم کے وسیلہ سے زمین کو اپنے دشمنوں سے پاک کروں گا اور اپنے دوستوں کو زمین کا وارث بناؤں گا اور اسی کے واسطے کافروں کے گھر کو پست اور اپنے گھر کو بلند قرار دوں گا اور اسی کی برکت سے اپنے بندوں اور شہروں کو حیات بخشوں گا اور اسی کے ذریعہ اپنی مشیت کے ساتھ خزانوں اور ذخیروں کو ظاہر کروں گا اور اس پر اپنے ارادہ کے ساتھ اسرار و رموز «ضامن» ظاہر کروں گا اور اپنے فرشتوں سے اس کی امداد کروں گا تاکہ وہ میرے امر کے نافذ ہونے اور میرے دین کے آشکار ہونے پر اس کی تائید کریں، وہ «قائم» میرا ولی برحق ہے اور میرے بندوں میں سچا مہدی ہے۔

اسٹھویں حدیث

«لَوْ أَجْتَمَعَ النَّاسُ كُلُّهُمْ عَلَىٰ وِلَايَةِ

عَلِيِّ مَا خَلَقْتُ النَّارَ ۝

ترجمہ .  
 اگر لوگ سب کے سب ولایت علی «علیہ السلام» پر جمع ہو گئے ہوتے  
 تو میں جہنم کو خلق ہی نہ کرتا ۔

نویں حدیث

يَا مُحَمَّدُ ! إِنِّي أَقَمْتُ بِي وَأَنَا اللَّهُ الَّذِي  
 لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا أَنْ أُدْخِلَ الْجَنَّةَ جَمِيعَ أُمَّتِكَ الْأَمْرَ إِلَيَّ ؛  
 فَذُكِرْتُ رَبِّ وَمَنْ يَأْتِي دُخُولَ الْجَنَّةِ ؟ فَقَالَ : إِنِّي  
 أَخَّرْتُكَ نَبِيًّا وَأَخْتَرْتُ عَلِيًّا وَلِيًّا ، فَمَنْ أَبِي عَزَّ وَجَلَّ  
 فَفَدَّ أَبِي دُخُولَ الْجَنَّةِ ، لِأَنَّ الْجَنَّةَ لَا يَدْخُلُهَا إِلَّا  
 بِحُبَّةٍ وَهِيَ مُحَرَّمَةٌ عَلَى الْأَنْبِيَاءِ حَتَّى تَدْخُلَهَا أَنْتَ  
 عَلِيٌّ وَفَاطِمَةُ وَعَشْرَتُهُ وَسِبْعَتُهُمْ ۱

ترجمہ .  
 اے محمد ! قطعاً میں اپنی قسم کھاتا ہوں « اس حال میں کہ میں وہ اللہ  
 ہوں کہ میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے » میں تیری تمام امت کو جنت میں  
 داخل کروں گا سوائے اس کے جو مانع ہو اور انکار کرے ، میں نے عرض کی

۱ البخاری السنی فی الاحادیث القدسیۃ ، طبع نجف ، ص ۲۶۹ ،

اے میرے پروردگار کون ہے جو جنت میں داخل ہونے سے خودداری اور انکار کرے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا، بلاشک میں نے تم کو نبوت کے ساتھ برگزیدہ کیا ہے اور علیؑ کو ولایت کے ساتھ منتخب کیا ہے، پس جو شخص ولایت علیؑ سے سوجھی کرے اس نے یقیناً دخول جنت سے امتناع اور خودداری کی ہے، اسلئے کہ جنت میں کوئی شخص داخل نہیں ہوگا سوائے اس کے محب اور دوست کے اور جنت "تو" انبیاء پر "بھی" حرام ہے یہاں تک کہ "پہلے" تم اور علیؑ اور فاطمہ اور اس کی عترت اور ان کے شیعہ اس میں داخل ہو جائیں۔

### دسویں حدیث

يَا مُحَمَّدُ! إِنَّ عَلِيًّا هُوَ الْخَلِيفَةُ بَعْدَكَ وَ

إِنَّ قَوْمًا مِنْ أُمَّتِكَ يُخَالِفُونَهُ، وَإِنَّ الْجَنَّةَ مَحْرَمَةٌ عَلَيَّ

مَنْ خَالَفَهُ وَعَادَاهُ، فَبَسِّرْ عَلِيًّا أَنَّ لَهُ هَذِهِ الْكَرَامَةَ

مِثِّي، وَإِنِّي سَأُخْرِجُ مِنْ صُلْبِيهِ أَحَدَ عَشَرَ نَقِيبًا،

مِنْهُمْ سَيِّدُ بَيْتِي خَلْفَهُ الْمَسِيحُ بْنُ مَرْيَمَ، يَمْلَأُ الْأَرْضَ

قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مَلَأَتْ جُورًا وَظُلْمًا ۝

ترجمہ

اے محمد! یقیناً علی ہی تیرے بعد خلیفہ اور جانشین ہے اور بے شک تیری امت سے ایک گروہ اس "علی" کی مخالفت کرے گا اور قطعاً جنت ہر اس شخص پر حرام ہے جو اس کی مخالفت کرے اور اس کے ساتھ عداوت رکھے، پس علیؑ کو بشارت دے دو کہ بے شک اس کیلئے میری طرف سے یہ کرامت ہے اور یقیناً میں جلد ہی اس کی صلب سے گیارہ نقیب پیدا کروں گا کہ ان میں سے ایک ایسا سید "وامام" ہے کہ مسیح ابن مریم اس کے سچے نماز پڑھیں گے وہ زمین کو انصاف و عدل سے سرشار و پرکردے گا جیسا کہ ظلم و ستم سے پر ہوگی۔

پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ

کے

دس اقوال

## پہلی حدیث

اللَّهُ مَوْلَايَ، وَأَوْلَىٰ بِي مِنْ نَفْسِي، لَا أَعْرَلِي  
مَعَهُ، وَأَنَا مَوْلَىٰ الْمُؤْمِنِينَ أَوْلَىٰ بِهِمْ مِنْ أَنْفُسِهِمْ، لَا  
أَعْرَلُهُمْ مَعِيَ، وَمَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ أَوْلَىٰ بِهِ مِنْ نَفْسِهِ  
لَا أَعْرَلُهُ مَعِيَ، فَعَلَىٰ مَوْلَاهُ أَوْلَىٰ بِهِ مِنْ نَفْسِي لَا أَعْرَلُهُ مَعِيَ

## ترجمہ

اللہ تعالیٰ میرا مولا اور صاحب اختیار ہے کہ میرے نفس پر خود مجھ سے زیادہ اولیٰ اور سزاوار ہے، مجھے اس کے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے اور میں مومنین کا مولا اور صاحب اختیار ہوں کہ ان سب پر خود ان سے زیادہ اولیٰ ہوں ان سب کو میرے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے اور جس کا میں مولا ہوں اور اس پر خود اس سے زیادہ اولیٰ بالتصرف ہوں اور اس کو میرے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے پس علیؑ اس کا مولا اور اس کے نفس سے اولیٰ ہے اور خود اس سے زیادہ اس پر سزاوار ہے اور اس شخص کو آنحضرتؐ کے مقابل کوئی اختیار نہیں ہے

## دوسری حدیث

لَوْ أَنَّ رَجُلًا صَعَنَ بَيْنَ الزُّكَيْنِ وَالْمَقَامِ فَصَلَّىٰ  
وَصَامَ ثُمَّ لَفِيَ اللَّهُ وَهُوَ مُبْغِضٌ لِأَهْلِ بَيْتِ مُحَمَّدٍ دَخَلَ النَّارَ

ترجمہ -  
 اگر کوئی شخص رکن و مقام کے درمیان « مسجد المہم میں » دونوں پیروں کے بل کھڑا رہے « اور اسی حال میں » نماز پڑھے اور روزہ رکھے پھر اللہ تعالیٰ سے اس حال میں ملاقات کرے کہ وہ اہلبیت محمد علیہم السلام سے بغض دل میں رکھتا ہو « جب بھی » آتش « دوزخ » میں ڈال دیا جائے گا ۔

### تیسری حدیث

خُنُّ سَفِينَةُ النَّجَّازِ، مَنْ تَعَلَّقَ بِهَا حَبِي وَمَنْ  
 حَادَّ عَنْهَا هَلَكَ، فَمَنْ كَانَ لَهُ إِلَى اللَّهِ حَاجَةٌ فَلْيَسْأَلْ  
 بِنَا أَهْلِ الْبَيْتِ ۝

ترجمہ -  
 ہم « اہلبیت » کشتی نجات ہیں، جس نے اس کشتی سے تعلق و بستگی اختیار کی نجات پا گیا اور جس نے اس سے سروچپی کی ہلاک و نابود ہوا پس جو شخص اللہ تعالیٰ سے کوئی حاجت رکھتا ہے اسے چاہیے کہ اپنی حاجت ہم اہلبیت کے وسیلہ سے طلب کرے ۔

## چوتھی حدیث

لَمَّا عُرِجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ رَأَيْتُ عَلَى بَابِ الْجَنَّةِ  
 لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ، عَلِيُّ حَبِيبِ اللَّهِ  
 الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ صَفْوَةُ اللَّهِ، فَاطِمَةُ أُمَّةُ اللَّهِ  
 عَلَى مُبْغِضِهِمْ لَعْنَةُ اللَّهِ ۝

ترجمہ۔

جب کہ معراج میں مجھے آسمان پر لے جایا گیا تو میں نے جنت کے دروازے پر دو یہ جملات سکھے ہوئے، دیکھے، کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے، محمد خدا کے رسول ہیں، علیؑ، علیہ السلام، اللہ کے حبیب ہیں، حسنؑ و حسینؑ خدا کے برگزیدہ ہیں، فاطمہؑ اللہ کی خاص، کثیرہیں اور ان حضرات کے دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہے۔

پانچویں حدیث

مَنْ أَرَادَ أَنْ يَنْجُوَ مِنْ عَذَابِ الْعَبْرِ  
 فَلْيُحِبِّ أَهْلَ بَيْتِي ۝

۱۔ فرائد السطین طبع بیروت، ج ۲، ص ۴۷، ۲۔ فرائد السطین، ج ۲، ص ۲۹۲، حدیث ۵۵۱

ترجمہ -  
 جو شخص چاہتا ہے کہ عذاب قبر سے نجات و رہائی پائے پس اس کو چاہئے  
 کہ میرے اہلبیت سے محبت رکھے ۔

### چھٹی حدیث

« يَا عَلِيُّ! لَوْ أَنَّ أُمَّتِي حَامُوا حَتَّى يَكُونُوا كَالْحَنَانِ  
 وَصَلُّوا حَتَّى يَكُونُوا كَالْأَنْوَارِ لَمْ أَبْغَضُوكَ إِلَّا بِكُمْ »  
 اللَّهُ تَعَالَى فِي النَّارِ

ترجمہ -  
 اے علیؑ! اگر میری امت اس قدر روزہ رکھے کہ کمانوں کے مانند خمیدہ  
 ہو جائے اور اس قدر نماز پڑھے کہ چلنے کمان کے مانند باریک ہو جائے پھر تجھ  
 سے بغض و دشمنی کرے «تو جب بھی» یقیناً ان سب کو اللہ تعالیٰ آتش دوزخ  
 میں جھونک دے گا۔

### ساتویں حدیث

« مَنْ فَارَقَ عَلِيًّا فَقَدْ فَارَقَنِي، وَمَنْ فَارَقَنِي

فَقَدْ فَارَقَنِي اللَّهُ »

۱۔ فرائد السطین، ج ۱، ص ۵۱، حدیث ۱۹۔ ۲۔ نیا سمع المودۃ طبع نجف، ص ۶۲۔

ترجمہ۔  
جس شخص نے علیؑ «علیہ السلام» سے مفارقت اختیار کی یقیناً اس نے  
مجھ سے مفارقت کی اور جو مجھ سے مفارقت کرے یقیناً اس نے خدا سے مفارقت  
وہدائی اختیار کر لی ہے۔

اسٹھویں حدیث

يَا عَلِيُّ! لَا يَبَالِي مِنْ مَاتَ وَهُوَ يَبْغِضُكَ

مَاتَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا ۱

ترجمہ۔  
اے علیؑ! وہ شخص جو اس حال میں مر جائے کہ تم کو دشمن رکھے اس  
کے متعلق کوئی پروا نہیں کہ اس کی موت یہود کی حالت میں یا نصرانی کی حالت  
میں ہو،

نویں حدیث

عُنَا انْ صِحِّفَةَ الْمُؤْمِنِ حُبُّ عَلِيٍّ ابْنِ

أَبِي طَالِبٍ ۲

۱ مناقب علی ابن ابی طالبؑ، ص ۵۱، حدیث ۴۲، ۲ نیاسع المودۃ طبع نجف، باب ۵۹، ص ۳۲۱۔

ترجمہ .

مومن کے صحیفہ " نامہ اعمال " کا عنوان و سرنامہ علی ابن ابی طالبؑ کی محبت و دوستی ہے ۔

دسویں حدیث

وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَا يَبْغِضُنَا  
أَهْلَ الْبَيْتِ أَحَدًا إِلَّا أَكَبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ

ترجمہ .

قسم اس ذات " اللہ " کی جس کے ہاتھ میں محمدؐ کی جان ہے کوئی شخص ہم اہل بیت سے دشمنی اور بغض نہیں رکھے گا مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس کو آتش دوزخ میں جھونک دے گا ۔

1902  
1903

1904  
1905  
1906  
1907  
1908  
1909  
1910  
1911  
1912  
1913  
1914  
1915  
1916  
1917  
1918  
1919  
1920  
1921  
1922  
1923  
1924  
1925  
1926  
1927  
1928  
1929  
1930  
1931  
1932  
1933  
1934  
1935  
1936  
1937  
1938  
1939  
1940  
1941  
1942  
1943  
1944  
1945  
1946  
1947  
1948  
1949  
1950  
1951  
1952  
1953  
1954  
1955  
1956  
1957  
1958  
1959  
1960  
1961  
1962  
1963  
1964  
1965  
1966  
1967  
1968  
1969  
1970  
1971  
1972  
1973  
1974  
1975  
1976  
1977  
1978  
1979  
1980  
1981  
1982  
1983  
1984  
1985  
1986  
1987  
1988  
1989  
1990  
1991  
1992  
1993  
1994  
1995  
1996  
1997  
1998  
1999  
2000  
2001  
2002  
2003  
2004  
2005  
2006  
2007  
2008  
2009  
2010  
2011  
2012  
2013  
2014  
2015  
2016  
2017  
2018  
2019  
2020  
2021  
2022  
2023  
2024  
2025  
2026  
2027  
2028  
2029  
2030  
2031  
2032  
2033  
2034  
2035  
2036  
2037  
2038  
2039  
2040  
2041  
2042  
2043  
2044  
2045  
2046  
2047  
2048  
2049  
2050  
2051  
2052  
2053  
2054  
2055  
2056  
2057  
2058  
2059  
2060  
2061  
2062  
2063  
2064  
2065  
2066  
2067  
2068  
2069  
2070  
2071  
2072  
2073  
2074  
2075  
2076  
2077  
2078  
2079  
2080  
2081  
2082  
2083  
2084  
2085  
2086  
2087  
2088  
2089  
2090  
2091  
2092  
2093  
2094  
2095  
2096  
2097  
2098  
2099  
2100

1902

پہلے امام

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام

کے

دس اقوال



پہلی حدیث

الْحَسَنَةُ حُبُّنَا أَهْلَ الْبَيْتِ وَالسَّيِّئَةُ بُغْضُنَا أَهْلَ  
الْبَيْتِ ۱

ترجمہ

حسن اور کار نیک ہم اہلیت کی محبت ہے اور سیئہ و کار  
زشت ہم اہلیت کا بغض و دشمنی ہے ۔

## دوسری حدیث

أَحْسَنُ الْخَيْرَاتِ حُبُّنَا وَأَسْوَأُ السَّيِّئَاتِ

بُعْضُنَا

ترجمہ

نیکیوں میں سب سے بہترین کی ہم "اہلبیت" کی محبت و مودت ہے اور برائیوں میں سب سے زیادہ برائی ہمارے ساتھ بغض و دشمنی ہے۔

## تیسری حدیث

عَلَيْكُمْ حُبُّ آلِ نَبِيِّكُمْ فَإِنَّهُ حَقٌّ اللَّهُ عَلَيْكُمْ

وَالْمَوْجِبُ عَلَى اللَّهِ حَقُّكُمْ، أَلَا تَرَوْنَ إِلَى قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى:

قُلْ لَا آئِنَا لَكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا إِلَّا الْمَوَدَّةَ فِي الْقُرْبَىٰ

ترجمہ

تم سب پر اپنے نبیؐ کی آل کی محبت لازم ہے اس لئے کہ وہ تم سب پر اللہ تعالیٰ کا حق ہے اور خدا پر تمہارے حق کا موجب ہے، آیا اللہ تعالیٰ کے

۱۔ شرح جمال الدین خوانساری برغز الحکم، ج ۲ ص ۲۸۰۔ شماره ۳۳۶۳۔

۲۔ شرح جمال الدین خوانساری برغز الحکم، ج ۲ ص ۳۶۷۔

اس قول کو نہیں دیکھتے ہا کہ اس نے ارشاد فرمایا کہ :  
 اے رسول! تم کہہ دو کہ تم سب سے اس « رسالت و  
 نبوت و ہدایت » پر کوئی اجر نہیں چاہتا گو اپنے قربت داروں  
 کے حق میں محبت و مودت .

### چوتھی حدیث

يُنَافِعُ اللَّهُ وِبِنَانِخُمْ وَيُنَافِعُكُمْ مَا يَشَاءُ وَيُنْشِئُ ۱

ترجمہ

اللہ تعالیٰ نے ہم « اہلبیت » ہی سے « ہر شئی کا » آغاز کیا اور  
 ہمیں پر انتہا اور اختتام کرے گا اور ہمارے ہی سبب جس چیز کو چاہتا ہے  
 مٹو کرتا ہے اور جس چیز کا ارادہ کرتا ہے وہ اثبات کرتا ہے ۔

### پانچویں حدیث

أَسْعَدُ النَّاسِ مَنْ عَرَفَ فَضْلَنَا وَقَتَّرَبَ

إِلَى اللَّهِ بِنَاوَأَخْلَصَ حُبَّنَا وَعَمِلَ بِمَا إِلَيْهِ نَدَبْنَا

وَأَتَتْهُي عَمَّا عَنَّهُ نَهَيْنَا، فَذَلِكَ مِتْنَا وَهُوَ فِي

دَارِ الْمَقَامَةِ مَعَنَا

ترجمہ

لوگوں میں سب سے زیادہ خوشنخت وہ شخص ہے جو ہم «اہلبیت» کی فضیلت و عظمت پہچانے اور ہمارے ہی وسیلہ سے اللہ تعالیٰ کا تقرب اختیار کرے اور ہماری محبت خالص رکھے اور جن چیزوں کی ہم نے دعوت دی ہے ان پر عمل کرے اور جن چیزوں سے ہم نے منع کیا ہے ان سے اجتناب کرے، پس ایسا شخص ہم سے ہے اور وہ آخرت «یعنی بہشت» میں ہمارے ساتھ ہوگا۔

چھٹی حدیث

لَنَا عَلَى النَّاسِ حَقُّ الطَّاعَةِ وَالْوِلَايَةِ،

وَلَهُمْ مِنْ اللَّهِ سُبْحَانَهُ حُكْمٌ أَجْزَاءٌ ۲

ترجمہ ہم لوگوں پر اطاعت و ولایت کا حق رکھتے ہیں اور ان کے لئے، اللہ سبحانہ کی طرف سے نیک جزا ہے۔

۱ شرح جمال الدین خوانساری بر غزراکلم، ج ۲ ص ۲۶۱۔

۲ فہرست موضوعی غزرا، ص ۲۲۔

## ساتویں حدیث

« إِنَّمَا الْأَئِمَّةُ قَوَامٌ عَلَى اللَّهِ عَلَى خَلْفِهِ وَ  
عَرَفَاؤُهُ عَلَى عِبَادِهِ، لَا يَدْخُلُ الْجَنَّةَ إِلَّا مَرَجَعُكُمْ  
وَعَرَفُوهُ، وَلَا يَدْخُلُ النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَهُمْ وَأَنْكَرُوهُ »

ترجمہ،

قطع ائمہ علیہم السلام ہی اللہ تعالیٰ کی طرف سے اس کی مخلوق پر  
حاکم ہیں اور اس کے بندوں پر اس کے شناسا ہیں، جنت میں داخل نہیں  
ہوگا مگر وہی شخص جو ان حضرات کو پہچانے اور وہ اس کو پہچانیں اور آتش جہنم  
میں داخل نہیں ہوگا مگر وہی شخص جو ان حضرات کا منکر ہوگا اور وہ حضرات اس  
کو پہچان نہ سکیں۔

## آٹھویں حدیث

عَلَيْكُمْ بِطَاعَةِ أُمَّتِكُمْ فَإِنَّمُمْ

الشَّهَادَةُ عَلَيْكُمْ الْيَوْمَ وَالشَّفَعَاءُ لَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

بیچ البلاغ خطبہ ۲۵۲۔

شرح جمال الدین خوانساری برغزرا حکم، ج ۳ ص ۳۰۹۔

ترجمہ

تم سب پر اپنے "معصوم" اللہ کی اطاعت لازم ہے اس لئے کہ وہ حضرات آج "دنیا میں" تم پر گواہ ہیں "اور تمہارے اعمال و افکار سے آگاہ ہیں" اور کل "بروز قیامت" اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمہارے لئے شفیع ہیں۔

نویں حدیث

عَنْ دُعَاةِ الْحَقِّ وَأُمَّةِ الْخَلْقِ وَالرَّسُولِ

الصِّدِّقِ، مَنْ أَطَاعَنَا مَلَكَ وَمَنْ عَصَانَا هَلَكَ ۚ

ترجمہ۔

ہم "اہلبیت" عصمت "حق کے داعی اور خلق کے امام اور خدا کی زبان ہیں، جس نے ہماری اطاعت کی وہ مالک "نیک بنتی" ہوا اور جس نے ہماری نافرمانی کی اور ہم سے سرپیچی اختیار کی وہ ہلاک و نابود ہوا

## دسویں حدیث

عَنْ شَجَرَةَ النَّبُوَّةِ وَمَحَطَّ الرِّسَالَةِ وَ  
مُخْتَلَفِ الْمَلَائِكَةِ وَمَعَادِينِ الْعِلْمِ وَبَنَائِعِ الْحِكْمِ  
نَاصِرًا وَمُجِبِّنًا يَنْظُرُ الرَّحْمَةَ وَعَدُوًّا وَمُغَضِّنًا يَنْظُرُ السَّطْوَةَ ۱

ترجمہ

ہم ” اہلیت عصمت، نبوت کے درخت اور رسالت کی منزل اور ملائکہ کی رفعت و آمد کامرکز اور علم کے خزانے اور حکمتوں کے چشمے ہیں، ہمارا ناصر اور محب منظر رحمت ہے اور ہمارا عدو اور دشمن سختی اور عذاب کا منظر ہے یعنی اس کا انجام عذاب ہوگا۔

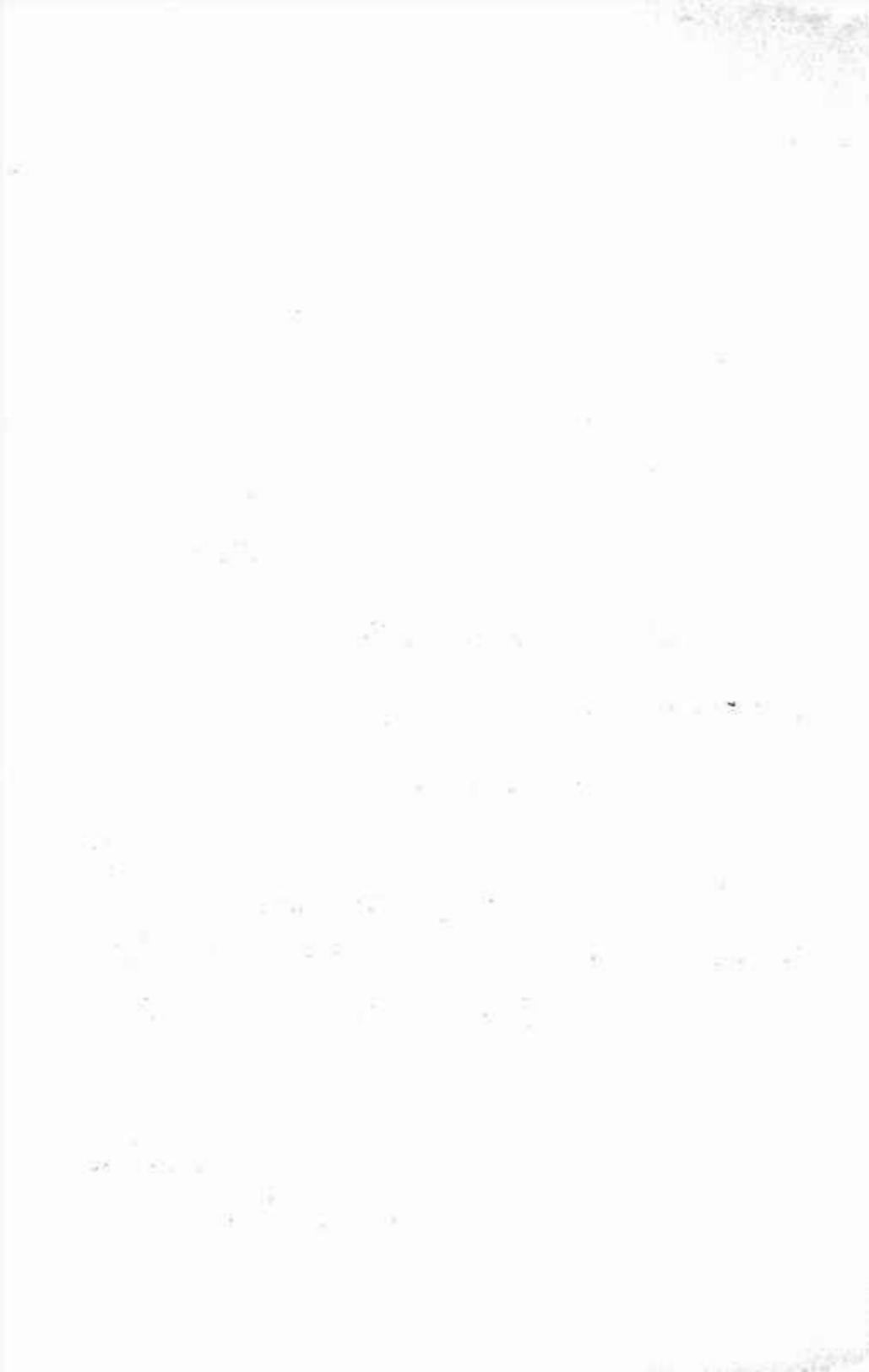


معصومۃ الکوینین حضرت فاطمہ زہرا

صلوات اللہ علیہا

کے

دس اقوال



## پہلی حدیث

« قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ:  
 يَا فَاطِمَةُ، مَنْ صَلَّى عَلَيْكَ عَفَرَ اللَّهُ لَهُ وَالْحَنَّةُ  
 بِي حَيْثُ كُنْتُ مِنَ الْجَنَّةِ »

ترجمہ .

مجھ سے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ! کہ اے فاطمہ !  
 جو شخص تم پر صلوات بھیجے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمائے گا اور جنت میں  
 جس جگہ بھی میں ہوں گا اسے میرے ساتھ ملحق کرے گا .

## دوسری حدیث

«سَأَلْتُ أَبِي عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
 «وَعَلَى الْأَعْرَافِ رِجَالٌ يَعْرِفُونَ كُلًّا بِمَا هُمْ»  
 قَالَ: هُمُ الْأُمَّةُ بَعْدِي عَلَى وَسِبْطَائِي وَتَبِعَتَهُ  
 مِنْ صُلْبِ الْحَبَنِ، هُمْ رِجَالُ الْأَعْرَافِ لَا يَدْخُلُ  
 الْجَنَّةَ إِلَّا مَنْ يَعْرِفُهُمْ وَيَعْرِفُونَهُ، وَلَا يَدْخُلُ  
 النَّارَ إِلَّا مَنْ أَنْكَرَهُمْ وَيُنْكِرُونَهُ، لَا يَعْرِفُ اللَّهُ إِلَّا  
 بِسَبِيلِ مَعْرِفَتِهِمْ»

ترجمہ

میں نے اپنے پدر بزرگوار سے اللہ تبارک و تعالیٰ کے اس قول  
 کے متعلق پوچھا کہ اعراف «جنت و دوزخ کے مابین بلند یوں» پر کچھ لوگ  
 ہوں گے جو ہر شخص کو «جنتی ہو یا جہنمی» ان کی پیشانی سے پہچان لیں گے،  
 تو آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا! کہ وہ لوگ میرے بعد ائمہ ہیں «جو» علیؑ اور میرے  
 دونوں فرزند «نواسے» حسن حسینؑ اور نسل حسینؑ سے نواسے افراد ہیں، یہی حضرات  
 صاحبان اعراف ہیں، جنت میں داخل نہیں ہوگا مگر وہی شخص جو ان حضرات کو پہچانتا

۱۔ کفایۃ الاثر فی النص علی الامۃ الاثنی عشر ص ۱۹۴۔

ہو اور وہ حضرات بھی اس کو پہچانتے ہوں، اور آتش دوزخ میں داخل نہیں ہوگا مگر وہی شخص جو ان ائمہ کا انکار کرے اور وہ حضرات بھی اس کا انکار کریں اور اسے بیگانہ سمجھیں، اللہ تعالیٰ کی معرفت ممکن نہیں ہے مگر انہیں ائمہ معصومین کی معرفت کے وسیلہ سے۔

### تفسیر حدیث

شِعْرَانَا مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَكُلُّ مُحِبِّينَا  
 وَمَوَالِي أَوْلِيَانَا وَمُعَادِي أَعْدَانَا وَالْمُسْلِمِ  
 بِقَلْبِهِ وَلِسَانِهِ لَنَا، لِيُؤْمِرَ شِعْرَانَا إِذَا خَالَفُوا  
 أَوْ أَمَرْنَا وَتَوَاصَلْنَا فِي سَائِرِ الْمَوْجِقَاتِ وَهُمْ مَعَ  
 ذَلِكَ فِي الْجَنَّةِ، وَلَكِنْ بَعْدَ مَا يُطَهَّرُونَ مِنْ  
 ذُنُوبِهِمْ بِالْبَلَايَا وَالرَّزَايَا، أَوْ فِي عَرَصَاتِ الْفِيَا  
 بِأَنْوَاعِ شَدَائِدِهَا، أَوْ فِي الطَّبَقِ الْأَعْلَى مِنْ  
 جَهَنَّمَ بَعْدَ إِهْلَائِهَا إِلَى أَنْ تَنْفِذَهُمْ بِحِبِّنَا مِنْهَا  
 وَنَقْلَهُمْ إِلَى الْحَضْرَتِنَا

ترجمہ

ہمارے شیعہ بہترین اہل جنت میں سے ہیں اور ہمارے تمام دوست اور جو لوگ ہمارے اولیاء کے دوست اور ہمارے دشمنوں کے دشمن اور اپنے قلب و زبان سے ہم کو تسلیم کرنے والے ہیں وہ جس وقت کہ ان تمام چیزوں میں جو باعث ہلاکت ہیں، ہمارے اوامر و نواہی کی مخالفت کریں اس وقت ہمارے "واقعی" شیعوں میں سے شمار نہیں ہوں گے لیکن وہ ان سب کے باوجود جنت میں ہیں اور لیکن بعد اس کے کہ وہ اپنے گناہوں سے پاک ہو جائیں بلاؤں اور مصائب کے اثر سے، یا عرصہ ہائے قیامت میں مختلف سختیوں کے سبب یا جہنم کے اعلیٰ طبقہ میں اس کے عذاب کے اثر سے یہاں تک کہ ہم "اہلیت" ان سب کو اپنی محبت و موافقت کی خاطر سے جہنم سے نجات دیں اور اپنے حضور میں "نزدیک" منتقل کر دیں۔

پوچھی حدیث

« أَنْبِئْتُمْ قَوْلَ رَسُولِ اللَّهِ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ) بَوْمَ غَدِيرِ حِمْيَمٍ: [مَنْ كُنْتُ مُوَلَّاهُ فَعَلَيْ مَوْلَاهُ؟] وَقَوْلُهُ (صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ): أَنْتَ مِنِّي بِمَنْزِلَةِ هَارُونَ مِنْ مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ »

ترجمہ :

کیا تم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ قول بھول گئے جو غیر خم کے دن ارشاد فرمایا ! کہ جس کا میں مولا ہوں پس علیؑ اس کے مولا اور اولیٰ بالنفس ہیں اور آیا یہ قول پیغمبرؐ تم فراموش کر گئے ؟ کہ آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا کہ « اے علیؑ » تو مجھ سے وہی نسبت رکھا ہے جیسے ہارون کو موسیٰ سے تھی ۔

پانچویں حدیث

أَمَا وَاللَّهِ لَو تَرَكُوا الْحَقَّ عَلَىٰ أَهْلِهِ وَاتَّبَعُوا  
عِتْرَةَ نَبِيِّهِ، لَمَا أَخْلَفَ فِي اللَّهِ تَعَالَىٰ أَشَانِ  
وَلَوْ رَثَهَا سَلَفٌ عَنْ سَلَفٍ وَخَلَفَ بَعْدَ خَلَفٍ  
حَتَّىٰ يَقُومَ قَائِمُنَا، أَلْتَأْسَعُ مِنْ وُلْدِ الْحَبَشِ، وَ  
لَكِنَّ قَدَمُوا مِنْ آخِرَةِ اللَّهِ وَآخِرُوا مِنْ قَدَمَةِ اللَّهِ ۚ

ترجمہ :

قسم بخدا اگر لوگ حق اس کے اہل پر چھوڑ دیتے « ہاں رکھتے » اور عترت نبیؐ کی پیروی کرتے تو کبھی دو شخص اللہ تعالیٰ کے بارے میں اختلاف نہ کرتے اور « ائمہ معصومینؑ » ہر ایک دوسرے کے بعد وارث امامت ہوتے

یہاں تک کہ ہم اہلبیت کا قائم قیام کرے جو کہ حسین کی اولاد سے نواں امام ہے، لیکن » دنیا پرستوں نے « اس شخص کو مقدم کیا » خلیفہ بنالیا « جس کو اللہ تعالیٰ نے موخر کیا تھا » یعنی محکوم بنایا تھا « اور اس » امام برحق « کو موخر کر دیا جسکو اللہ تعالیٰ نے مقدم کیا تھا » یعنی امامت و خلافت کے لئے منتخب فرمایا تھا «

### چھٹی حدیث

مَا الَّذِي نَفَعُوا مِنْ أَبِي الْحَسَنِ؟ نَفَعُوا  
 مِنْهُ وَاللَّهِ نَكَبْرَسَفِهِ، وَقَلَدَ مَبَالِيغِهِ مَحْفِيهِ وَشِدَّةِ  
 وَطَائِبِهِ وَنَكَالِ وَصِيهِ وَتَسْمُرِهِ فِي ذَاتِ اللَّهِ ۚ

ترجمہ : کس چیز کے سبب » دنیا پرستوں نے « ابو الحسن » علی علیہ السلام « سے کینہ اختیار کیا ؟ قسم بخدا اس » علی « سے اس وجہ سے کینہ اور دشمنی کی کہ اس کی تلوار فقط منکرات کی نابودی کی خاطر چلتی تھی اور وہ مرگ ناگہانی کی پرواہ نہ رکھتا تھا اور جنگ میں شدت کے ساتھ مبارزہ کرتا تھا » اور دشمنان اسلام کو جو ان کے عزیز تھے ہلاک کرتا تھا « اور جنگ کے صدمات کا » مزہ « عذاب

چکھاتا تھا اور اس کا خروش و غضب فقط اللہ کے لئے ہوتا تھا۔

### ساتویں حدیث

إِنَّ مَنْ أَذْهَبَ اللَّهُ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهَّرَهُمْ تَطْهِيرًا، لَا  
يَجُوزُ عَلَيْهِمْ شَهَادَةٌ، لِأَنَّهُمْ مَعْصُومُونَ مِنْ كُلِّ  
سُوءٍ، مُطَهَّرُونَ مِنْ كُلِّ فَاحِشَةٍ ۱

ترجمہ :

بے شک وہ حضرات جن سے اللہ تعالیٰ نے ہر رِجس کو دور رکھا ہے اور ان کو پاک رکھا ہے جو پاک رکھنے کا حق ہے، ان حضرات کے خلاف کوئی شہادت جائز و نافذ اور قابل قبول نہیں ہو سکتی اس لئے کہ وہ ہر برائی سے محفوظ و معصوم ہیں، ہر فحش و بدی سے پاک و مبرا ہیں۔

### آٹھویں حدیث

«إِنَّ أَبِي صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ أَنْظَرَ إِلَى  
عَلِيٍّ وَقَالَ: هَذَا وَشِيعَتُهُ فِي الْجَنَّةِ ۲»

۱ فاطمہ زہراؑ پر اجماع قلب مصطفیٰ، ص ۳۰، بتعل از جبار کیمانی جلد ۸ ص ۲۲۲، ۲ احقاق الحق، ج ۷، ص ۳۰۸۔

ترجمہ :

میرے پدر بزرگوار « بنی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم » نے علیؑ کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ یہ اور اس کے شیعہ جنت میں ہیں »

نویں حدیث

« يَا أَبْنَاءَ أَبِي تَخَافَةَ! أَلَيْسَ كِتَابِ اللَّهِ أَنْ تَرْتِ  
 أَبَاكَ وَلَا آرْتِ أَبِي؟ لَعَلَّجِثَّ شَيْئًا فَرِيًّا!! أَفَعَلَى عَمَلٍ  
 تَرَكْتُمْ كِتَابَ اللَّهِ وَتَبَدَّدْتُمُوهُ وَرَأَوْا ظُهُورَكُمْ؟ »

ترجمہ :

اے ابو تخافہ کے بیٹے « ابو بکر » آیا کتاب خدا میں ہے کہ تو تو اپنے باپ سے ارث لے اور میں اپنے پدر بزرگوار سے ارث نہ لوں؟ تو ایک غیب حکم لے آیا ہے اور ایک جھوٹ اور بہتان باندھا ہے، آیاتم سب نے عمد کتاب الہی کو چھوڑ دیا ہے اور سرشپت ڈال دیا ہے؟

## دوسری حدیث

أُشِدُّ كَمَا بِاللَّهِ هَلْ سَمِعْتُمَا النَّبِيَّ يَقُولُ :  
 فَاطِمَةُ بِيضَةٌ مِثِّي وَأَنَا مِنْهَا ، مَنْ إِذَا هَانَ فَقَدْ إِذَا بَنِي  
 وَمَنْ إِذَا بَنِي فَقَدْ إِذَى اللَّهُ ، وَمَنْ إِذَا هَانَ بَعْدَ مَوْتِي  
 كَانَ كَمَنْ إِذَا هَانَ فِي حَيَاتِي ، وَمَنْ إِذَا هَانَ فِي حَيَاتِي  
 كَانَ كَمَنْ إِذَا هَانَ بَعْدَ مَوْتِي ؟ قَالَا : اللَّهُمَّ نَعَمْ . فَقَالَتْ :  
 الْحَمْدُ لِلَّهِ . ثُمَّ قَالَتْ : اللَّهُمَّ إِنِّي أَشْهَدُكَ ، فَاشْهَدُوا  
 يَا مَنْ حَضَرَ بَنِي أَنَّهُ مَا قَدْ إِذَا بَنِي فِي حَيَاتِي وَعِنْدَ  
 مَوْتِي . وَاللَّهِ لَا أَكَلَيْتُ كَمَا مِنْ رَأْسِي كَلِمَةً حَتَّى أَلْقَى  
 رَبِّي فَاشْكُرُوا كَمَا إِلَيْهِ بِمَا صَخَّ بِهٖ وَيَبِي وَأَرْتَكِبْنَا مِثِّي ۝

ترجمہ :

تم دونوں " ابو بکر و عمر " کو خدا کی قسم دیتی ہوں ، آیاتم دونوں نے نبی اکرم سے سنا ہے کہ وہ فرماتے تھے " فاطمہؑ میرا ایک ٹکڑا ہے اور میں

اس سے ہوں، جو شخص فاطمہؑ کو اذیت دے حقیقۃً اس نے مجھے اذیت دی اور جو مجھے اذیت دے اس نے حقیقۃً اللہ کو اذیت دی اور جو شخص میری وفات کے بعد فاطمہؑ کو اذیت دے وہ اس شخص کے مانند ہے جس نے اس کو میری حیات میں اذیت دی ہے اور جو شخص میری حیات میں کو اذیت دے وہ اس شخص کے مانند ہے جو میری وفات کے بعد اس کو اذیت دے؛ ان دونوں نے کہا، خدایا ہاں» یہ قول ہم نے نبیؐ سے سنا ہے، حضرت زہراؑ نے فرمایا کہ حمد خدا کیلئے ہے پھر فرمایا کہ اے اللہ! تجھ کو گواہ بناتی ہوں اور تم سب بھی کہ میرے حضور میں ہو گواہ رہو کہ ان دونوں نے میری حیات میں بھی اور میری وفات کے زمانہ میں بھی مجھے اذیت دی ہے، قسم بخدا، ہرگز بھی تم دونوں سے میں بات نہیں کروں گی یہاں تک کہ اپنے پروردگار سے ملاقات کروں اور تم دونوں کی اس سے شکایت کروں ان اذیتوں کے متعلق جو تم دونوں نے اس کو اور مجھے پہنچائی ہیں اور ان مظالم کے متعلق جو تم نے میرے اوپر ڈھائے ہیں۔

دوسرا امام

حضرت حسن مجتبیٰ علیہ السلام

کے

دس اقوال



## پہلی حدیث

إِنَّا نَعْلَمُ مَا يَجْرِي فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ ثُمَّ قَالَ:  
 إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى عَلَّمَ رَسُولَهُ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
 وَالْآلِ الْحُلَالَ وَالْحَرَامَ، وَالتَّنْزِيلَ وَالتَّوْبَلَ،  
 فَعَلَّمَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالْآلِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ترجمہ :

ہم "اہلبیت" حقیقتاً اور مسلمانوں کو جو کچھ شب و روز میں واقع ہوتا  
 ہے جانتے ہیں، پھر امام حسن علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ نے

تمام حلال و حرام اور تفریق و تادل کی تعلیم اپنے رسولؐ کو دی اور رسولؐ نے اپنے تمام علوم علی علیہ السلام کو سکھا دیئے۔

### دوسری حدیث

إِنَّا أَهْلَ بَيْتِ أَكْرَمِنَا اللَّهُ وَأَخَارَنَا وَ  
أَصْطَفَانَا وَأَذْهَبَ عَنَّا الرَّجْسَ وَطَهَّرَنَا نَظْهَرًا

ترجمہ :

بے شک ہم اہلبیتؑ کو اللہ تعالیٰ نے تمنا بنایا اور منتخب فرمایا اور ہم سے ہر جس کو دور رکھا اور ہم کو پاک و ظاہر رکھا ہے جو پاک رکھنے کا حق ہے۔

### تیسری حدیث

لَقَدْ حَدَّثَنِي جَدِّي رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ  
وَالِهِ وَسَلَّمَ أَنَّ الْأَمْرَ بِمَلِكَةٍ أَتَتْ عَشْرَ إِمَامَاتٍ مِنْ  
أَهْلِ بَيْتِهِ وَصَفُوهُنَّ، بِأَمِنَّا الْأَمَقُولُ أَوْ مَمُومٌ

ترجمہ :

مجھ سے میرے بچتر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ « آنحضرتؐ کے خاص برگزیدہ اور اہلبیتؑ سے بارہ ائمہؑ ہی مالکِ امر « امامت و خلافت » ہیں ہم میں سے کوئی ایک بھی نہیں ہے مگر یہ کہ « تلوار سے » مقتول یا « زہر سے » مسموم « ہو کر شہید ہوگا » ۔

### پوچھی حدیث

فَلَمَّا نَزَلَ: « يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا

عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تِلْمًا » قَالُوا يَا رَسُولَ اللَّهِ، كَيْفَ نُصَلِّي

عَلَيْكَ؟ فَقَالَ: قُولُوا: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى مُحَمَّدٍ

فَحَيَّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْنَا مَعَ الصَّلَاةِ عَلَى

جَدِّي فَرِيضَةً وَاجِبَةً ۱

ترجمہ :

جب یہ آیت، نازل ہوئی کہ « اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو نبی پر درود و صلوات بھیجو اور تسلیم « آنحضرتؐ کے سامنے » خم کر دو تو تسلیم کرنے

کا حق ہے اور تو لوگوں نے کہا یا رسول اللہ! ہم آپ پر کس طرح صلوٰۃ بھیجیں تو آنحضرت نے فرمایا کہ کہو اللھم صل علی محمد و آل محمد یعنی اے اللہ محمد و آل محمد پر رحمت نازل فرما، پس اس بنا پر ہر مسلمان پر بطور حتم و وجوب یہ حق اور ثابت ہے کہ میرے جد پر صلوٰۃ کے ساتھ ہم اہلبیت پر بھی واجب اور فریضہ سمجھ کر درود و صلوٰات بھیجے۔

### پانچویں حدیث

قَالَ تَعَالَى لِحَدِيثِي جِبْنَ بَحْدَهُ كَفَرَةٌ  
 أَهْلِ الْكِتَابِ وَحَاجُّوهُ: «فَعَلَّ تَعَالَى أَنْدَعُ  
 أَبْنَاءَنَا وَأَبْنَاءَكُمْ وَنِسَاءَنَا وَنِسَاءَكُمْ وَأَنْفُسَنَا  
 وَأَنْفُسَكُمْ ثُمَّ نَبَّهَلِ فَنَجْعَلُ لَعْنَةَ اللَّهِ عَلَى الْكَاذِبِينَ»  
 فَأَخْرَجَ جَدِّي مَعَهُ مِنَ الْأَنْفُسِ أَبِي، وَمِنَ الْبَنِينَ  
 أَنَا وَآخِيَ الْحُسَيْنَ، وَمِنَ النِّسَاءِ أُمِّي فَاطِمَةَ، فَتَحْنُ  
 أَهْلَهُ وَالْحَمَةَ وَدَمَهُ وَنَفْسَهُ وَتَحْنُ مِنْهُ وَهُوَ مِنْنَا

۲ ینابیح المودۃ مطبوعہ نجف باب ۹۰، ص ۵۷۷۔

۱ سورہ احزاب آیت ۵۶

ترجمہ :

جب کہ اہل کتاب میں کافروں « یعنی عیسائیوں » نے میرے جد کی رسالت و نبوت « کا انکار کیا اور آنحضرتؐ سے مجاہدہ اور مبارکدہ کیا تو اللہ تعالیٰ نے میرے جد سے فرمایا کہ « پس لے کر لو! کہہ دو کہ « اچھا میدان میں » اور ہم اپنے بیٹوں کو بلائیں تم اپنے بیٹوں کو اور ہم اپنی عورتوں کو (بلائیں) اور تم اپنی عورتوں کو اور ہم اپنی جانوں کو (بلائیں) اور تم اپنی جانوں کو اس کے بعد ہم سب ملکر « خدا کی بارگاہ میں » گڑگڑائیں پس جھوٹوں پر خدا کی لعنت کریں ۔

پس میرے جد باہر نکلے اس حال میں کہ ان کے ساتھ جانوں میں سے میرے پدر بزرگوار تھے اور بیٹوں میں سے میں اور میرے بھائی حسین تھے اور عورتوں میں سے میری مادر گرامی فاطمہ تھیں، پس ہمیں آنحضرتؐ کے اہل اور گوشت اور خون اور جان و نفس، ہیں اور ہم اہمیت ان سے ہیں اور وہ ہم سے ہیں «

### چھٹی حدیث

« سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ يَقُولُ  
لِعَلِيٍّ عَلَيْهِ السَّلَامُ: أَنْتَ وَارِثُ عِلْمِي وَمَعْدِنُ  
حِكْمِي وَالْإِمَامُ بَعْدِي، فَإِذَا أَسْأَلْتَهُ هَدَيْتَ فَأَنْبَأَكَ

اَلْحَسَنُ، فَاِذَا اسْتَشْهَدَ اَلْحَسَنُ فَاَبْنُكَ اَلْحُسَيْنُ  
 فَاِذَا اسْتَشْهَدَ اَلْحُسَيْنُ فَعَلِيُّ ابْنُهُ، يَلُوهُ نِسْعَةٌ  
 مِنْ صُلْبِ اَلْحُسَيْنِ اُمَّةٌ اَطْهَارٌ. فَقُلْتُ:  
 يَا رَسُوْلَ اللهِ، فَمَا اَسْمَاؤُهُمْ؟

قَالَ: عَلِيُّ وَ مُحَمَّدٌ وَ جَعْفَرٌ وَ مُوسَى وَ عَلِيُّ وَ  
 مُحَمَّدٌ وَ عَلِيُّ وَ اَلْحَسَنُ وَ اَلْمُهَدِيُّ مِنْ صُلْبِ  
 اَلْحُسَيْنِ، يَمْلَأُ اللهُ تَعَالَى بِهِنَّ اَلْاَرْضَ قِطًا وَ  
 عَدَلًا كَمَا مَلَأَتْ جُورًا وَ ظُلْمًا ۝

ترجمہ :

میں نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو علی علیہ السلام سے فرماتے ہوئے سنا کہ تو میرے علم کا وارث اور میری حکمتوں کا معدن اور میرے بعد امام ہے پس جب تو شہید ہو جائے گا تو تیرا فرزند حسنؑ اور جس وقت حسنؑ شہادت کو پہنچے گا تیرا فرزند حسینؑ اور جب حسینؑ شہید ہو جائے گا اس کا فرزند علیؑ، حسینؑ کے بعد نواسٹا خاص اس کی نسل سے طاہر امام ہیں، میں نے عرض

کی یا رسول اللہ! ان اشخاص کے نام کیا ہیں؟ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ علیؑ اور محمدؑ اور جعفرؑ اور موسیٰؑ اور علیؑ اور محمدؑ اور عیسیٰؑ اور حسنؑ اور مہدیؑ حسینؑ کی صلب "نسل" سے، کہ اللہ تعالیٰ اس (مہدیؑ) کے وسیلے سے زمین کو عدل و انصاف سے پر کر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و ستم سے پر ہوگی۔

### ساتویں حدیث

قَدْ قَالَ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى: «إِنَّمَا بَيْتُ  
 اللَّهِ لِيَذْهَبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ  
 تَطْهِيرًا» فَلَمَّا نَزَلَتْ هَذِهِ جَعْنَا جَدِّي: إِبَاهِي وَ  
 أَخِي وَأُمِّي وَأَبِي وَنَفْسِي فِي كِتَابٍ خَبْرِي فِي حَجْرِي  
 أُمَّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا فَقَالَ: أَللَّهُمَّ هُوَ لِأَهْلِ  
 بَيْتِي وَخَاصَّتِي أَذْهَبْ عَنْهُمْ الرِّجْسَ وَطَهِّرْهُمْ تَطْهِيرًا

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے کہ «اے بے بیعتی! تم اپنی بیعت کو ہر جس سے دور رکھے اور پاک و طاہر رکھے جو پاک و طاہر رکھنے کا حق ہے» جس

وقت یہ آیہ مبارکہ نازل ہوئی میرے جد « رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم » نے مجھے اور میرے بھائی اور میری مادر گرامی اور میرے پدر بزرگوار اور اپنے کو حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں خیبری چادر کے نیچے جمع کیا پس فرمایا کہ خدایا! یہی میرے اہلیت اور خاص ہیں ان سے ہر جس کو دور رکھ اور ان کو پاک و طاہر رکھ جو پاک و طاہر رکھنے کا حق ہے۔

### آنکھوں حدیث

وَيْلَكَ يَا مَعْاوِبَةُ، اِنَّمَا الْخَلِيفَةُ مَنْ سَارِ بِسِرِّ  
رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَالِدٍ وَسَلَّمَ وَعَمِلَ بِطَاعَةِ  
اللَّهِ، وَلَعَمْرِهِ اِنَّا لَاعْلَامُ الْهُدَى وَمَنَارُ النَّعْيِ  
وَلَكِنَّكَ يَا مَعْاوِبَةُ مِمَّنْ اَبَارَ التَّنَّ وَأَحْبَى الْبِدَعِ  
وَأَتَّخَذَ عِبَادَ اللَّهِ حَوْلًا وَدِينَ اللَّهِ لَعِبًا، فَكَانَ قَدْ  
أَخْلَ مَا أَنْتَ فِيهِ، فَعِثْتَ بِسِرِّ أَوْ بَفَيْتَ عَلَيْكَ سِعَارًا

ترجمہ :

وئے ہو تجھ پر اے معاویہ ! خلیفہ فقط وہی ہے جو سیرت رسول پر

چلے اور طاعتِ خدا پر عمل کرے، میری جان کی قسم، بے شک ہم «اہلبیت» ہی ہدایت کے علم اور تقویٰ کا منارہ ہیں، اور تو اے معاویہ! ان لوگوں میں سے ہے جنہوں نے سنتوں کو نابود کر دیا اور بدعتوں کو زندہ کر دیا اور بندگانِ خدا کو انعام لگا کر انعام بنایا اور دینِ الہی کو کھیل بنا دیا، پس یقیناً تو نے «جس چیز سے تو نے دل لگایا ہے» اور جس میں تو ہے بے قیمت اور نابود ہو جائیگا تو بہت کم زندہ رہے گا لیکن اس کے انجام «اور خدایا» تجھ پر باقی رہیں گے۔

### نویں حدیث

يَا أَبَا سَعِيدٍ، عَلَّةٌ مِّصْحَابِي لِمُعَاوِيَةَ عِلَّةٌ  
 مُصَاحِبَةُ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ لِبَنِي  
 ضَمْرَةَ وَبَنِي أَشْجَعٍ وَلَا مَلِمَةَ مَكَّةَ حِينَ أَنْصَرَفَ  
 مِنْ الْحَدِيثِ، أُولَئِكَ كُفَّارٌ بِالتَّوْبِيلِ، وَ  
 مُعَاوِيَةُ وَأَصْحَابُهُ كُفَّارٌ بِالتَّوْبِيلِ ۝

ترجمہ :

اے ابوسعید! معاویہ سے میری صلح کا سبب وہی ہے جو بنیِ ضمیرہ

اور نبی اشجع اور اہل مکہ سے حدیبیہ سے واپسی کے موقع پر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صلح کا سبب تھا وہ لوگ تنزیلِ قرآن کی بنا پر محکوم بہ کفر تھے اور معاویہؓ اور اس کے اصحاب تاویلِ قرآن کی بنا پر محکوم بہ کفر ہیں،

### دسویں حدیث

سَأَلْتُ جَدِّي رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ  
وَسَلَّمَ عَنِ الْأُمَّةِ بَعْدَهُ، فَقَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ:  
الْأُمَّةُ بَعْدِي عِدَّةٌ نَقَبَاءُ بَنِي إِسْرَائِيلَ اثْنَا  
عَشَرَ، أَعْظَاهُمْ اللَّهُ عَلَيَّ وَفَهَمِي، وَأَنْتَ مِنْهُمْ يَا حَسَنُ.  
قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللَّهِ، فَمَتَى يَخْرُجُ قَائِمُنَا أَهْلُ  
الْبَيْتِ؟ قَالَ: يَا حَسَنُ، إِذَا مِثَلُهُ كَمِثْلِ السَّاعَةِ،  
ثَلُثَتْ فِي السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لَا تَأْتِيكُمْ إِلَّا بَعْنَةً.

ترجمہ :

میں نے اپنے جد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان کے بعد ائمہ کے بارے میں سوال کیا تو ان حضرت نے فرمایا! کہ ائمہ میرے بعد نقباء بنی اسرائیل

کی عدد کے برابر بارگاہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضرات کو میرا علم و فہم عطا فرمایا ہے اور تو بھی اے حسن! انھیں بارگاہ حضرات میں سے ہے،

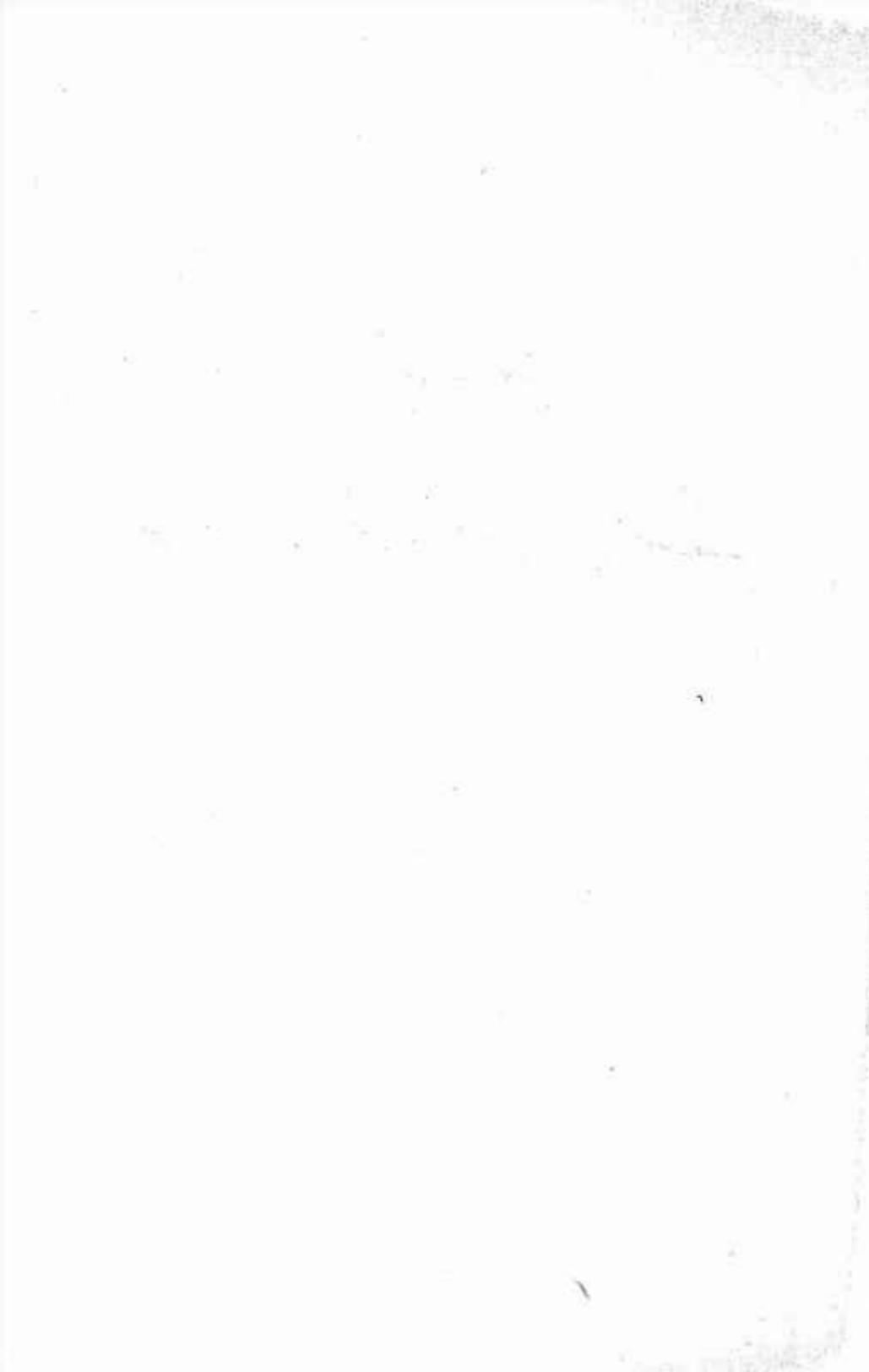
میں نے کہا یا رسول اللہ ص :

ہم اہلبیت کا قائم کب ظہور کرے گا ؟

تو آپ نے فرمایا !

کہ اے حسن! اس کی مثل قیامت ہی کی طرح ہے جو آسمانوں اور زمین میں گراں ہے اور انھیں آئے گی مگر ناگہاں اور اچانک ۔





تیسیر کے امام

حضرت سید الشہداء حسین علیہ السلام

کے

دس اقوال



## پہلی حدیث

أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّ اللَّهَ جَلَّ ذِكْرُهُ،  
 مَا خَلَقَ الْعِبَادَ إِلَّا لِيَعْرِفُوهُ، فَإِذَا عَرَفُوهُ عَبَدُوهُ،  
 وَإِذَا عَبَدُوهُ اسْتَعْنَوْا بِعِبَادَتِهِ عَنْ عِبَادَةِ مَنْ سِوَاهُ  
 فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ: يَا أَبْنَ رَسُولِ اللَّهِ! يَا أَبِي أَنْتَ وَابْنِي، فَمَا  
 مَعْرِفَةُ اللَّهِ؟ قَالَ: مَعْرِفَةُ أَهْلِ كُلِّ زَمَانٍ  
 إِمَامَهُمُ الَّذِي يَحِبُّ عَلَيْهِمُ طَاعَتَهُ ۝

ترجمہ

اے لوگو! قطعاً اللہ " کہ اس کا ذکر جلیل ہے " نے بندوں کو خلق

علل الشرائع، مطبوعہ نجف، باب نہم، ص ۹، حدیث اول۔

۱

نہیں کیا مگر اس لئے کہ وہ اس کو پہچانیں، پس جب اس کو پہچان لیں تو اس کی عبادت کریں اور جب اس کی عبادت کریں تو اس کی عبادت کے سبب اس کے ماسوا ہر شئی کی پرستش اور عبادت سے بے نیاز ہو جائیں، پس اس وقت ایک شخص نے آنحضرتؐ سے پوچھا کہ اے فرزند رسولؐ خدا! میرے ماں باپ آپؐ پر فدا ہوا اللہ کی معرفت اور پہچان کیا ہے؟ تو حضرت نے ارشاد فرمایا کہ ہر زمانہ والے کو اپنے اس امامؐ حقیقی کی معرفت حاصل کرنا جس کی اطاعت ان سب پر واجب ہے۔

### دوسری حدیث

كُنَّا أَشْبَاحَ نُورٍ نَدُّوْهُ رُحُوْلَ عَرْشِ

الرَّحْمَنِ، فَعَلِمَ لِلْمَلَائِكَةِ التَّسْبِيْحَ وَاللَّهُمْلِيلَ وَاللَّحْمِيْدَ

ترجمہ

ہم الہییت میں "خلقت آدمؑ سے پہلے بھی" نور کے اشباح (تصویریں) تھے اور عرش الہی کے ہر طرف گردش کرتے تھے پس ہم ملائکہ کو تسبیح " سبحان اللہ " اور تھلیل " لا الہ الا اللہ " اور تمجید " الحمد للہ " کی تعلیم دیتے تھے۔

## تیسری حدیث

فِي التَّاسِعِ مِنْ وُلْدِي سُنَّةٌ مِنْ يُوْسُفَ وَ  
 سُنَّةٌ مِنْ مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. وَهُوَ  
 قَائِمًا أَهْلَ الْبَيْتِ، يُصَلِّحُ اللَّهُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى  
 أَمْرَهُ فِي لَيْلَةٍ وَاحِدَةٍ ۱

ترجمہ

میری اولاد سے نویں فرزند میں یوسف کی ایک سنت و سیرت  
 ہے اور موسیٰ ابن عمران علیہما السلام کی بھی ایک سنت و سیرت ہے  
 اور وہ «حضرت» ہم اہل بیتؑ میں قائم رہ کر قیام کرنے والا ہے کہ اللہ  
 تبارک و تعالیٰ اس کے امر «ظہور» کو ایک رات میں «کامل و» اصلاح  
 کر دے گا۔

## چوتھی حدیث

عَنْ حَدِيفَةَ، قَالَ: سَمِعْتُ أَحْمَدَ بْنَ حَنْبَلٍ عَلَيْهِ  
 السَّلَامُ يَقُولُ: وَاللَّهِ لَنَجِبَ مَعَنَ عَلِيٍّ قُلُوبُ نِسْوَامِيَّةٍ،

وَيَقْدُمُهُمْ عَمْرُ بْنُ سَعْدٍ، وَذَلِكَ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، فَقُلْتُ لَهُ: أَسْبَأُكَ هَذَا رَسُولَ اللَّهِ  
 صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ؟ قَالَ: لَا. فَأَنْتَ النَّبِيُّ  
 فَأَخْبَرْتُهُ، فَقَالَ: عَلَيَّ عِلْمُهُ وَعِلْمُهُ عَلَيَّ.

ترجمہ

حذیفہ سے منقول ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ میں نے حضرت امام حسینؑ  
 ابن علی علیہما السلام سے سنا کہ فرما رہے ہیں کہ قسم بخدا یقیناً نبی امیرؑ میرے قتل پر  
 ایک دل و جان سے " جمع ہو جائیں گے اور ان میں سب سے آگے عمر بن سعد  
 ہوگا (حذیفہ فرماتے ہیں کہ) یہ قول نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ  
 حیات میں (امام حسین علیہ السلام سے سنا تھا) لہذا میں نے حضرت سے عرض  
 کیا کہ آیا اس واقعہ کی خبر آپ کو رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دی ہے؟ تو  
 آنحضرتؐ نے فرمایا کہ نہیں،

پس میں نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور میں شرفیاب ہوا اور اس  
 " واقعہ اور گفت و شنید " کے متعلق بتایا تو رسولؐ نے ارشاد فرمایا!  
 کہ میرا علم حسینؑ کا علم ہے اور اس کا علم میرا علم ہے۔

۱ اثبات الہدیٰ، ج ۱۲، باب ۱۵، فصل ۱، ص ۵۸۹، و بحار الانوار، ج ۴۴، ص ۱۸۴، حدیث ۱۴۔

## پانچویں حدیث

أَفْعَلَمُونَ أَنَّ عَمْرَ بْنَ الْخَطَّابِ حَرَّصَ

عَلَى كُوَّةٍ فَذَرَعَيْنَهُ بِدَعْوَانِي مَنْزِلَةٍ إِلَى الْمَسْجِدِ

فَأَبَى عَلَيْهِ ثُمَّ خَطَبَ فَقَالَ: إِنَّ اللَّهَ أَمَرَنِي أَنْ

أَبْنِي مَسْجِدًا طَاهِرًا لَا يَبْكُنُهُ غَيْبَرِي وَعَظْمُ

أَخِي وَبَنِيهِ؟ قَالُوا: أَلَلَّهُمَّ نَعَمْ رُ

ترجمہ :

اے لوگو! آیا جانتے ہو کہ بے شک عمر بن خطاب نے بہت چاہا کہ فقط ایک سو راخ « روشندان » ہی اپنی آنکھ کی مقدار بھر اپنے گھر سے مسجد کی طرف چھوڑ دے، لیکن نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس بات سے بھی منع کر دیا، پھر ایک خطبہ اترسا فرمایا جس میں فرمایا کہ بے شک اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے کہ ایک مسجد ایسی پاک و طاهر بناؤں کہ جس میں میرے اور میرے بھائی اور اس کے فرزندوں کے علاوہ کوئی شخص ساکن نہ ہو، لوگوں نے کہا جی ہاں بخدا « ہم جانتے ہیں »

## چھٹی حدیث

اَتَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَضَىٰ بَيْنَهُ  
 وَبَيْنَ جَعْفَرٍ وَرَبِيْدٍ، فَقَالَ: يَا عَلِيُّ اَنْتَ مَعِي  
 وَاَنَا مِنْكَ، وَاَنْتَ وَلِيٌّ كُلِّ مُؤْمِنٍ بَعْدِي؛ قَالُوا: اَللّٰهُمَّ

ترجمہ :

کیا تم لوگ جانتے ہو کہ بے شک رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے علی  
 علیہ السلام اور جعفرؓ اور زبیدؓ کے درمیان فیصلہ فرمایا اور پھر ارشاد فرمایا :  
 کہ اے علیؓ! تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں اور تم میرے  
 بعد ہر مومن کے ولی اور صاحب اختیار ہو،  
 لوگوں نے کہا! جی ہاں! بخدا! ہم سب یہ بات جانتے ہیں۔

## ساتویں حدیث

اَتَعْلَمُونَ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ فِي الْاٰخِرِ  
 خُطْبَةٍ حَطَبًا، اِنِّي تَرَكْتُ فِيْكُمْ الثَّقَلَيْنِ كِتَابَ

اللّٰهُ وَاهْلَ بَيْتِي، فَتَسْكُوا بِمَالِنَ تَصَلُّوا  
 قَالُوا: اَللّٰهُمَّ نَعْمًا

ترجمہ : کیا تم لوگ جانتے ہو کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو آخری خطبہ دیا اس میں ارشاد فرمایا کہ میں نے بے شک تمہارے درمیان دو گراں بھاری چیزیں چھوڑی ہیں « ایک » کتاب خدا اور « دوسری » میرے اہلیت، پس تم سب ان دونوں سے تمسک رکھو تاکہ ہرگز کبھی گمراہ نہ ہو، لوگوں نے کہا جی ہاں بخدا « ہم یہ جانتے ہیں »

### انہویں حدیث

وَاللّٰهُ مَا خَلَقَ اللّٰهُ شَيْئًا اِلَّا وَاَفَدَ اَمْرُهُ بِالطّٰعَةِ لَنَا

ترجمہ : قسم بخدا اللہ نے کسی چیز کو خلق نہیں فرمایا مگر یہ کہ اسے ہم اہلیت کی اطاعت و فرماں برداری کا حکم دیا ہے۔

## نبیوں کی حدیث

يَا اصْبَحُ، اِنَّ سُلَيْمَانَ بْنَ دَاوُدَ اَعْطِيَ الرَّبِّحَ  
«عُدُوْهُمَا شَهْرٌ وَرَوَّاحُهُمَا شَهْرٌ» وَاَنَا قَدْ اَعْطِيْتُ اَكْثَرَ  
بِمَا اَعْطِيَ سُلَيْمَانُ

فَقُلْتُ: صَدَقْتَ وَاللَّهِ يَا اَبْنَ رَسُولِ اللهِ

فَقَالَ: نَحْنُ الَّذِينَ عِنْدَنَا عِلْمُ الْكِتَابِ، وَبَيَانُ مَا  
فِيهِ، وَلَيْسَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنْ خَلْفِنَا مَا عِنْدَنَا، لِأَنَّا أَهْلُ  
سِرِّ اللهِ. فَتَبَسَّمْ فِي وَجْهِهِ، ثُمَّ قَالَ: نَحْنُ  
أَلِ اللهِ وَوَرَثَةُ رُسُلِهِ ۝

ترجمہ :

اے اصبح ابن نہاتہ ! بے شک سلیمان بن داود کو ہوا « پر خدا کی طرف  
سے قدرتِ تسخیر » عطا کی گئی « جیسا کہ قرآن میں فرمایا ہے کہ » اس ہوا کی صبح  
کی رفتار ایک مہینہ (کی مسافت) کی تھی اور (اسی طرح) اس کی شام کی رفتار بھی  
ایک مہینہ (کی مسافت) کی تھی، اور یقیناً مجھ کو « خدا کی طرف سے » جو کچھ سلیمان  
کو عطا ہوا تھا اس سے بہت زیادہ عطا کیا گیا ہے۔

« اصبح کہتے ہیں » میں نے عرض کی اے فرزند رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم «  
قسم بخدا آپ نے سچ فرمایا،

پھر آنحضرتؐ نے ارشاد فرمایا :

کہ ہم وہ لوگ ہیں کہ ہمارے پاس علم کتاب اور جو کچھ اس کتاب میں ہے اس  
کا بیان ہے اور جو کچھ ہمارے پاس ہے وہ مخلوقات الہی میں سے کسی کے پاس نہیں  
ہے اس لئے کہ ہم اللہ کے راز دار ہیں،

اسی وقت میرے چہرے « ہونٹوں » پر تبسم آیا، پھر آنحضرتؐ نے ارشاد  
فرمایا : کہ

ہم « اہلبیت ولایت » اللہ کی آل اور اس کے رسول کے وارث ہیں ۔

### دوئیں حدیث

يَا حُبَابَةَ، إِنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ عَلَيَّ مِثْلَهُ إِلَّا اِبْرَاهِيمَ  
هَذِهِ الْأُمَّةِ غَيْرَنَا وَغَيْرِ شَيْعِنَا، وَمَنْ سِوَاهُمْ  
مِنْهَا بُرَاءٌ ۝

ترجمہ :

اے حبابہ ! یقیناً اس امت میں ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ کوئی ایک بھی  
ابراہیم کی ملت اور دین پر نہیں ہے اور جو بھی ہمارے اور ہمارے شیعوں کے علاوہ ہے وہ کسی اور امت  
سے بری و بیزار ہے ۔

علا اختیار معرفۃ الرجال معرون برجال کشی، جزد دوم ص ۱۱۵، حدیث ۱۸۳ ۔

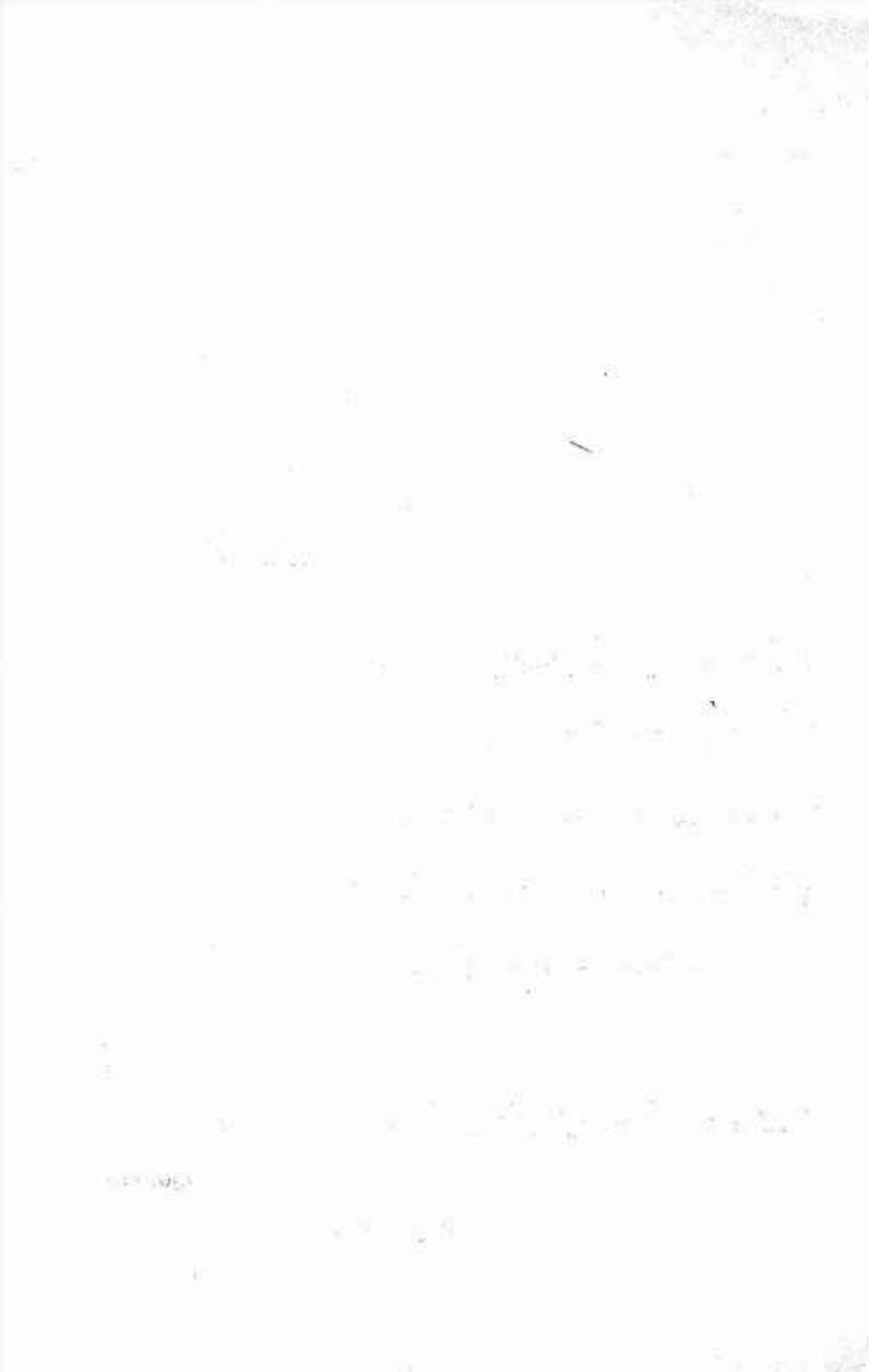


چوتھے امام

حضرت علی ابن الحسین زین العابدین

علیہ السلام  
کے

دس اقوال



## پہلی حدیث

اِنَّ اَفْضَلَ الْبَيْتِ مَابَيْنَ الرُّكْنِ وَ  
 الْمَقَامِ، وَلَوْ اَنَّ رَجُلًا عَمَرَ مَا عَمَرَ نُوْحٌ فِي قَوْمِهِ  
 اَلْفَ سَنَةٍ اِلَّا حَبِيْبًا غَامًا، بِصَوْمٍ نَهَارًا وَبِهِمْ لَيْلًا  
 فِي ذَلِكَ الزَّمَانِ ثُمَّ لَفِيَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِغَيْرِ  
 وَلا يَنْتَظِرُ لَمْ يَسْتَفْعِ بِذَلِكَ شَيْئًا

ترجمہ :

یقیناً! سب سے زیادہ افضل و برتر زمین اور جگہ رکن و مقلم کے

درمیان کی جگہ ہے، اور اگر کوئی شخص حضرت نوحؑ کی عمر کی مقدار بھرے کہ اپنی قوم کے درمیان نو سو پچاس سال زندہ رہے « زندگی پائے اور اس زمانہ (اور اس جگہ پر) ہمیشہ دنوں میں روزہ رکھے اور راتوں کو نماز میں کھڑے ہو کر گزارے پھر ہم « اہلبیت » کی ولایت و محبت کے بنیمر جائے اور خدا سے ملاقات کے (جب بھی) ان اعمال سے ذرہ برابر بھی بہرہ مند اور مستفید نہیں ہوگا۔

### دوسری حدیث

تَحْنُ أَمَانَ أَهْلِ الْأَرْضِ، كَأَنَّ  
 النُّجُومَ أَمَانَ لِأَهْلِ السَّمَاءِ، وَتَحْنُ الدِّينَ بَيْنَا  
 يُمِئِكُ اللَّهُ السَّمَاءَ أَنْ تَقَعَ عَلَى الْأَرْضِ لِأَيِّدِنِ  
 وَبَيْنَا يُمِئِكُ الْأَرْضَ أَنْ تَمِيدَ بِأَهْلِهَا، وَبَيْنَا يَنْزِلُ  
 الْعَيْشُ، وَبَيْنَا يَنْشُرُ الرَّحْمَةَ وَتَخْرِجُ بَرَكَاتِ أَهْلِ  
 الْأَرْضِ، وَلَوْ لَا مَا فِي الْأَرْضِ مِثَالِ سَاخَتْ بِأَهْلِهَا

ترجمہ :

ہم اہلبیت اہل زمین کی امان کا باعث ہیں جیسا کہ ستارے

اہل آسمان کی امان (کاباعت) ہیں اور ہم وہ لوگ ہیں کہ ہمارے سبب اللہ نے آسمان کو زمین پر گرنے سے روک « اور محفوظ » رکھا ہے مگر اپنے حکم سے اور ہمارے ہی سبب زمین کو روک « اور محفوظ » رکھا ہے اس بات سے کہ اپنے اہل کے ساتھ دھنس جائے، اور ہمارے ہی سبب بارش نازل فرماتا ہے اور ہماری ہی برکت سے رحمت نشر و منتشر ہوتی ہے اور اہل زمین کے لئے جو چیزیں (ماید) برکات ہیں وہ زمین سے اگتی ہیں، اور اگر ہم « اہلیت » میں سے کوئی زمین میں نہ ہو تو وہ اپنے اہل کے ساتھ دھنس جائے اور نابود ہو جائے۔

### تیسری حدیث

مَنْ أَحَبَّنَا وَعَمِلَ بِأَمْرِنَا لَانَ عَنَا فِي النَّامِ  
 الْأَعْلَى وَمَنْ أَبْغَضَنَا وَرَدَّنَا أَوْرَدَّ وَاحِدًا مِنَّا فَهُوَ  
 كَأَفْرِ يَأْتِيهِ رَبُّهُ

ترجمہ :  
 جو شخص ہم « اہلیت » سے محبت رکھے اور ہمارے امر پر عمل کرے

وہ بلند مراتب اور عالی درجات میں ہمارے ساتھ رہے گا، اور جو شخص ہم  
 «اہلبیت» سے بغض و دشمنی رکھے اور ہم سب کا یا ہم میں سے کسی ایک کا بھی انکار  
 کرے، پس وہ اللہ اور اس کی آیات کا منکر اور کافر ہے۔

## چوتھی حدیث

إِنَّ اللَّهَ خَلَقَ مُحَمَّدًا (م)، وَعَلِيًّا وَ  
 أَحَدَ عَشْرَ مِنْ وُلْدِهِ مِنْ نُورِ عَظْمَانِهِ، فَأَقَامَهُمْ أَشْبَاحًا  
 فِي ضِيَاءِ نُورِهِ بَعْدُ وَنَهَ قَبْلَ خَلْقِ الْخَلْقِ، بِسْمِ اللَّهِ  
 وَبَقِيَّةِ سُنَّتِهِ، وَهُمْ الْأَيُّمَةُ مِنْ وُلْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

ترجمہ :

بے شک اللہ تعالیٰ نے محمد اور علیؑ اور ان کی اولاد سے گیارہ (ائمہ)  
 کو اپنے نور عظمت سے خلق فرمایا، پس انہیں اشباح (تصویروں) کی حالت میں  
 اپنے پر تو نور میں قائم «مستقر» رکھا کہ وہ تمام مخلوقات کی خلقت سے پہلے  
 اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے تھے اور اس کی تسبیح و تقدیس کرتے تھے اور یہ (گیارہ)  
 ائمہ رسول اللہ ﷺ کی نسل سے ہیں۔

## پانچویں حدیث

إِنَّ اللَّهَ أَفْرَضَ خَمْسًا وَلَمْ يَفْرَضْ إِلَّا  
 حَنَابِيلاً: الصَّلَاةَ وَالزَّكَاةَ وَالْحَجَّ وَالصِّيَامَ  
 وَوَلَانَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ، فَعَمِلَ النَّاسُ بِأَرْبَعٍ وَ  
 اسْتَحْمُوا بِالْخَامِثَةِ، وَاللَّهُ لَا يَنْكُمِلُوا إِلَّا بِأَرْبَعٍ  
 حَتَّى يَنْكُمِلُوا بِالْخَامِثَةِ ؕ

ترجمہ :

بے شک اللہ تعالیٰ نے پانچ چیزیں فرض اور واجب کی ہیں اس حال میں کہ اس نے کوئی شئی واجب نہیں کی مگر خوب و نیک اور زیبا و بہتر » وہ پانچ واجبات الہی یہ ہیں » نماز، زکوٰۃ، حج، روزہ، اور ہم اہلبیتؑ کی محبت و ولایت، پس لوگوں نے چار واجبات پر عمل کیا لیکن پانچویں واجب کو خلیف اور شیک سمجھا، قسم بخدا ان چاروں واجبات کو کامل نہیں کر سکتے مگر یہ کہ پانچویں واجب » ہماری ولایت و محبت « کے وسیلے سے ان » چاروں « کو کامل کر سکتے ہیں »

## چھٹی حدیث

إِنَّ دِينَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَا يُضَابُ بِالْعُقُولِ  
 النَّاقِصَةِ وَالْأَرَآءِ الْبَاطِلَةِ وَالْمَقَابِيرِ الْفَاسِدَةِ  
 وَلَا يُضَابُ إِلَّا بِالتَّلِيمِ، فَمَنْ سَلَّمَ لَنَا سَلِمَ وَمَنْ  
 اقْتَدَى بِنَاهِدِنَا، وَمَنْ كَانَ يَعْمَلُ بِالْقِيَاسِ  
 وَالرَّأْيِ هَلَكَ، وَمَنْ وَجَدَ فِي نَفْسِهِ شَيْئًا مِمَّا  
 نَقَوْلُهُ أَوْ نَفَضَى بِهِ حَرَجًا كَفَرَ بِالَّذِي أَنْزَلَ السَّبْعَ  
 الْمَثَابِي وَالْقُرْآنَ الْعَظِيمَ وَهُوَ لَا يَعْلَمُ ۝

ترجمہ :

بے شک اللہ عزوجل کا دین ناقص عقول اور باطل آراء اور فاسد قیاسوں  
 کے ذریعہ حاصل نہیں ہو سکتا، اور "نیز" حاصل نہیں ہو سکتا مگر بہ سبب تسلیم، پس  
 جو شخص ہم اہلبیت کے سامنے تسلیم ختم کر دے اس نے سلامتی پائی اور جس نے  
 ہماری اقتدا کی اس نے ہدایت پائی اور جس نے قیاس اور رائے "باطل" کے  
 مطابق عمل کیا وہ ہلاک ہوا اور جو شخص ہمارے کسی قول و حکم اور فیصلہ و قضاوت

کی نسبت اپنے قلب میں کوئی تنگی « اور ناباوری و دشواری » پائے اس نے اس  
 « ذات اقدس الہی » کا کفر اور انکار کیا کہ جس نے سبع ثمانی « سورہ حمد » اور قرآن  
 عظیم نازل فرمایا ہے اس حال میں کہ وہ شخص اس کا علم و آگاہی نہیں رکھتا ۔

### ساتویں حدیث

مَا نَقِمُ النَّاسُ مِنَّا ؟ نَحْنُ وَاللَّهِ شَجَرَةُ النَّبُوَّةِ  
 وَبَيْتُ الرَّحْمَةِ وَمَوْضِعُ الرِّسَالَةِ وَمَعْدِنُ الْعِلْمِ  
 وَمُخْتَلَفُ الْمَلَائِكَةِ

ترجمہ :  
 لوگ ہم سے کتنا کینہ رکھتے ہیں ؟ جبکہ ، قسم بخدا ہم اہلبیت نبوت کا شجر  
 اور رحمت گاہ اور رسالت کی جاگاہ اور علم کا معدن اور ملائکہ کی آمد و رفت  
 کا مرکز ہیں ۔

## آنہوں حدیث

لَيْسَ بَيْنَ اللَّهِ وَبَيْنَ حُجَّتِهِ حِجَابٌ ، فَلَا لِلَّهِ دُونَ  
حُجَّتِهِ سِتْرٌ ، وَخَنَّ أَبْوَابُ اللَّهِ وَخَنَّ الصِّرَاطُ  
الْمُسْتَقِيمُ وَخَنَّ عَيْبَةُ عَلَيْهِ وَخَنَّ تَرْجَمَةُ وَجْهِهِ  
وَخَنَّ أَرْكَانُ تَوْحِيدِهِ وَخَنَّ مَوْضِعُ سِرِّهِ ۱

ترجمہ :

- اللہ تعالیٰ اور اس کی حجت کے درمیان کوئی حجاب اور پردہ نہیں ہے،  
پس خدا کیلئے اس کی حجت کے سامنے کوئی حجاب اور پردہ نہیں ہے،  
” ہم اہلبیت کے چند خواص و خصائص یہ ہیں “
- (۱) ہم اللہ کی رحمت، کے دروازے ہیں،  
(۲) اور ہم صراط مستقیم ہیں ”یعنی راہ راست جو کہ طریق سعادت و نجات ہے۔“  
(۳) اور ہم اللہ کے علم کا خزانہ ہیں۔  
(۴) اور ہم اللہ کی وحی و پیغام کے ترجمان ہیں۔  
(۵) اور ہم توحید الہی کے ارکان اور ستون ہیں۔

۶، اور ہم راز خدا کی جایگاہ اور محل ہیں۔

### نویں حدیث

إِنَّمَا الْخُزَّانُ اللَّهُ فِي سَمَائِهِ وَخُزَّانُهُ فِي  
أَرْضِهِ وَلَسْنَا بِخُزَّانٍ عَلَى ذَهَبٍ وَلَا فِضَّةٍ

ترجمہ :

یقیناً ہم ہر بیتہ میں سے ہر ایک اللہ کے ”علم و حکمت کے“ اس کے آسمان و زمین میں خزانہ دار ہیں اور ہم سونے اور چاندی کے خزانہ دار نہیں۔

### دسویں حدیث

إِنَّا لَنَعْرِفُ الرَّجُلَ إِذَا رَأَيْنَاهُ بِحَقِيقَةِ الْإِيمَانِ  
وَحَقِيقَةِ النِّفَاقِ، وَإِنَّا شَيْعُنَا لَمَكْتُوبُونَ  
بِأَسْمَائِهِمْ وَأَسْمَاءِ آبَائِهِمْ

۱۔ بصائر الدرجات، ج ۲، ص ۱۰۴، ح ۴۔  
۲۔ بصائر الدرجات، ج ۶، ص ۲۸۸، ح ۴۔

ترجمہ :

بے شک جب بھی ہم کسی شخص کو دیکھتے ہیں تو اس کو ہم پہچانتے ہیں کہ وہ  
حقیقت ایمان رکھتا ہے یا واقفا منافی ہے، اور بے شک ہمارے شیعوں اور  
ان کے آباو و اجداد کے نام « ہمارے پاس » ثبت اور لکھے ہوئے ہیں۔

پانچویں امام

حضرت محمد بن علی باقر العلوم علیہ السلام

کے

دس اقوال



## پہلی حدیث

قَالَ اللَّهُ تَعَالَى فِي كِتَابِهِ: «وَإِنِّي لَنَعْتَادُ  
 لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا ثُمَّ اهْتَدَى»<sup>(۱)</sup> قَالَ  
 وَاللَّهِ لَوْ أَنَّ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا وَلَمْ يَهْتَدِ  
 إِلَىٰ وَالِإِنَّا وَمَوَدَّةٍ بَيْنَا وَلَمْ يَعْرِفْ فَضْلَنَا مَا  
 أَعْنَىٰ عَنْهُ ذَلِكَ شَيْئًا ۖ

ترجمہ :

اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں فرمایا ہے «کہ اور میں بخشنے والا ہوں کہ

شخص کو توبہ کرے اور ایمان لائے اور عمل صالح انجام دے پھر ہدایت کو قبول کرے  
 حضرت امام باقر علیہ السلام نے « فرمایا کہ قسم جدا اگر کوئی شخص توبہ کرے اور  
 ایمان لائے اور کار نیک انجام دے لیکن ہم اہلبیت کی ولایت و موذت کی نسبت ہدایت  
 قبول نہ کرے اور چارہ فیضیت و برتری کو نہ پہچانے تو وہ « توبہ اور ایمان اور  
 عمل صالح « اس شخص کو ذرہ برابر بھی بے نیاز نہیں کریں گے، « اور ہرگز اس کو کوئی  
 فائدہ نہ دیں گے »

### دوسری حدیث

مَنْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ إِمَامٌ فَمَيِّتُهُ مَيِّتَةٌ  
 جَاهِلِيَّةٌ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ لِإِمَامِهِ لَمْ يَبْصُرْهُ  
 تَقَدَّمَ هَذَا الْأَمْرُ أَوْ تَأَخَّرَ، وَمَنْ مَاتَ وَهُوَ عَارِفٌ  
 لِإِمَامِهِ كَانَ كَمَنْ هُوَ مَعَ الْقَائِمِ فِي فُتْطَاطِهِ

ترجمہ :  
 جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اس کا کوئی « معصوم » امام نہ ہو تو  
 اس کی موت جاہلیت « کے زمانہ کے لوگوں کی موت ہے اور جو شخص اس

حال میں مرے کہ اپنے "مصوم" امام کا عارف اور اسے پہچانتا ہو تو اس شخص کو اس امر "یعنی اہلبیت کی حکومت حقہ کے ظہور اور قائم آل محمد کے قیام" کا تقدم یا تاخر کوئی ضرر اور نقصان نہیں پہنچائے گا، اور جو شخص بھی اس حال میں مرے کہ وہ اپنے مصوم امام کا عارف ہو اور اپنے امام زمانہ کی معرفت رکھتا ہو تو وہ اس شخص کے مانند ہے جو قائم آل محمد کے ساتھ آن حضرت کے خیمہ میں ہوگا۔

### تیسری حدیث

نَظَرَ إِلَى النَّاسِ يَطُوفُونَ حَوْلَ الْكُتُبِ،

فَقَالَ: هَلْ كُنَّا أَكْبَارًا نَطُوفُونَ فِي آجَاهِ لَيْتِي، إِنَّمَا

أَمْرٌ وَأَنْ يَطُوفُوا بِهَا نَمَّ بِنُفَرٍ وَاللَّيْنَا، فَبُعِلُوا

وَلَا بِهَمِّ وَمَوَدَّةٍ نَمَّ وَبِعَرِضُوا عَلَيْنَا نَصْرَتَهُمْ،

نُتِمَ قَرَأَ هَذِهِ آيَاتِهِ: دَقَّ جَعَلَ أَفْعَادًا مِنْ

النَّاسِ تَهْوَى إِلَيْهِمْ ۝

ترجمہ :

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے ان لوگوں کی طرف جو کتب کے گرد

طواف کر رہے تھے دیکھا پس فرمایا کہ زمانہ جاہلیت میں بھی « اس زمانہ کے لوگ » اسی طرح طواف کرتے تھے، لوگوں کا قطعی وظیفہ اور فریضہ یہ ہے کہ کعبہ کے گرد طواف کریں، پھر ہم اہلبیت کے پاس حاضر ہوں پس ہماری نسبت اپنی ولایت و موت کا اعلام کریں اور ہمارے ساتھ اپنی نصرت و یاری کا اعلان کریں « پیش کریں » پھر حضرت امام باقر علیہ السلام نے اس آیت کی تلاوت فرمائی کہ « لوگوں کے دلوں کو ایسا قرار دے کہ وہ ان کی طرف شوق کے ساتھ دوڑ پڑیں » ۱

### چوتھی حدیث

لَيْسَ عِنْدَ أَحَدٍ مِنَ النَّاسِ حَقٌّ وَلَا

صَوَابٌ وَلَا أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ بِقَضَاءِ حَقِّ إِلَّا

مَا حَرَجَ مِنَّا أَهْلَ الْبَيْتِ، وَإِنَّا تَشَعَّبْنَا بِهَيْمِ الْأُمُورِ

كَأَنَّ الْخَطَأَ مِنْهُمْ وَالصَّوَابُ مِنْ عَلِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ

ترجمہ: کسی شخص کے پاس بھی حق اور سچائی نہیں ہے اور کوئی شخص بھی حق کے

۱ - سورہ ابراہیم آیت ۳۷ -

۲ - کتاب الوافی، ج ۳، ص ۴۰۹ -

ساتھ فیصلہ نہیں کر سکتا مگر جو کچھ ہم اہمیت کی طرف سے صادر ہو اور جب بھی لوگوں کے امور پر آگندہ و اور اختلاف و غلطی کا شمار ہو، ہوئے لغزش اور خطا انھیں سے تھی، اور حق و واقعیت تو علی سے ہے۔

### پانچویں حدیث

وَاللَّهُ اِنَّ فِي السَّمَاوَاتِ لَسَبْعِينَ صَفْوٰنَ  
 الْمَلَائِكَةِ ۗ لَوْ اَجْمَعْنَ اَمْلَ الْاَرْضِ كَمِثْقٰنِ  
 عَدَدِ كُلِّ صَفِيٍّ مِنْهُمْ مَا احْصَوْهُمْ ۗ وَاِنَّهُمْ لَبَدِيْنُوْنَ  
 يَوْمَ لَا يَنْبِئُا

ترجمہ :

قسم بخدا ہے شک آسمان میں ملائکہ کی ستر صفیں ہیں کہ اگر تمام اہل زمین ان کی صفوں سے ہر ایک کا شمار کرنا چاہیں جب بھی کبھی ان کا شمار نہیں کر سکتے اور بے شک وہ تمام فرشتے ہماری ولایت کے مستقد اور ہم سے تمسک ہیں۔

## چھٹی حدیث

مَنْ مَاتَ وَفِي قَلْبِهِ بَعْضُ لَنَا أَهْلِ النَّبَيْتِ  
وَمَنْ تَوَلَّى عَدُوَّنَا لَمْ يُقْبَلِ اللَّهُ لَهُ عَمَلًا ۱

ترجمہ

جو شخص اس حال میں مر جائے کہ اپنے دل میں ہم اہلبیت کا بغض رکھتا ہو  
اور جو شخص ہمارے دشمن سے دوستی رکھتا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے کسی عمل کو قبول نہیں  
کرے گا۔

## ساتویں حدیث

إِنَّ اللَّهَ عَزَّ وَجَلَّ نَصَبَ عَلِيًّا عَلَيْهِ السَّلَامُ  
عَلَى بَيْتِهِ وَبَيْنَ خَلْفِهِ ، فَمَنْ عَرَفَهُ كَانَ مُؤْمِنًا ، وَ  
مَنْ أَنْكَرَهُ كَانَ كَافِرًا ، وَمَنْ جَمَلَهُ كَانَ ضَالًّا ، وَ  
مَنْ نَصَبَ مَعَهُ شَيْئًا كَانَ مُشْرِكًا ، وَمَنْ جَاءَ بِوَلَايَتِهِ  
دَخَلَ الْجَنَّةَ ۲

۱ جامع احادیث شیعہ، ج ۱۱، ص ۴۴۔ ۲ شرح منہج محمد صالح المنجد، ص ۱۳۶

ترجمہ

یقیناً اللہ تعالیٰ نے حضرت علی علیہ السلام کو علم (بِعنوان نشان) اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان نصب و معین فرمایا ہے، پس اس بنا پر جو شخص آنحضرتؐ کو پہچانے وہ مومن ہے اور جو ان کا انکار کرے وہ کافر ہے اور جو ان کی نسبت سے دوچار جھل ہے وہ گمراہ ہے اور جس نے ان کے ساتھ کسی دوسرے کو شریک قرار دیا وہ مشرک ہے اور جو آنحضرتؐ کی ولایت کے ساتھ «آخرت میں» آئے وہی جنت میں داخل ہوگا۔

اسٹھویں حدیث

عَنْ أَبِي بَصِيرٍ عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ أَنَّهُ  
 قَرَأَ هَذِهِ الْآيَةَ : « بَلْ هُوَ آيَاتٌ بَيِّنَاتٌ فُصِّلَتْ  
 لِلَّذِينَ أُوتُوا الْعِلْمَ » ، ثُمَّ قَالَ : يَا أَبَا مُحَمَّدٍ ، وَاللَّهِ  
 مَا قَالُ « بَيْنَ دَفْتِي الْمُصْحَفِ » ، قُلْتُ : مَنْ هُمْ  
 جَعَلْتُ فِذَاكَ ! قَالَ : مَنْ عَسَى أَنْ يَكُونُوا غَيْرَنَا ؟

ترجمہ ،

ابو بصیر سے منقول ہے کہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس آیت کریمہ کی تلاوت فرمائی کہ « بلکہ وہ (قرآن) روشن اور واضح آیات ہے ان حضرات کے سینوں میں جن کو علم دیا گیا ہے »

پھر فرمایا کہ اے ابو محمد! قسم بخدا اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ قرآن کتاب کی دونوں دفتیوں کے درمیان « واضح اور روشن آیات ہے تاکہ لوگ یہ نہ سمجھیں کہ یہی دونوں دفتیوں کے درمیان کا قرآن ان کی ہدایت کیلئے کافی ہے اور وہ وجود معصومین سے بے نیاز ہیں ۔»

میں نے کہا میں آپ پر فدا ہو جاؤں وہ لوگ « جنکے تلوپ میں قرآن کا حقیقی علم ہے » کون حضرات ہیں ؟ تو حضرت نے فرمایا کہ ہم اہلبیت کے علاوہ کیا دوسرے افراد کی بھی امید ہو سکتی ہے ۔ ۹

نویں حدیث

ذُرْوَةُ الْأَخْمَرِ وَسَنَامُهُ وَمِفْتَاحُهُ وَبَابُ الْأَنْبَاءِ

وَرِضَى الرَّحْمَنُ تَبَارَكَ وَتَعَالَى، الطَّاعَةَ لِلْإِمَامِ بَعْدَ عَهْدِهِ عَلَيْهِ

سورہ عنکبوت آیت ۴۹ -

اصول کافی، ج ۱، ص ۱۱۸۵، باب فرض طاعتہ الامام،

۱

۲

ترجمہ :

بر امر کا اوج و بلندی اور کبھی اور تمام چیزوں کا دروازہ اور خدائے رحمن  
تبارک و تعالیٰ کی رضا امام " مہصوم " کی اطاعت ہے اس " کے حق " کی معرفت  
کے بعد ۔

دسویں حدیث

مَنْ حُجَّهَ اللَّهُ وَمَنْ حُجَّ بِأَبِ اللَّهِ وَمَنْ حُجَّ لِنَا اللَّهُ  
وَمَنْ حُجَّ وَجْهَ اللَّهِ وَمَنْ حُجَّ عَيْنَ اللَّهِ فِي خَلْقِهِ وَمَنْ حُجَّ  
وَلَاةَ أَمْرِ اللَّهِ فِي عِبَادِهِ ۝

ترجمہ :

ہم اہلبیت اللہ کی حجت ہیں اور ہم اللہ کا دروازہ ہیں اور ہم اللہ کی زبان  
ہیں اور ہم اللہ کا چہرہ ہیں اور ہم اللہ کی آنکھ ہیں اس کی مخلوق میں اور ہم ولی امر  
الہی اور صاحبان فرمان خدائی ہیں اس کے بندوں میں ۔

مجلس

مجلس

مجلس

مجلس

چھٹے امام

حضرت جعفر بن محمد صادق آل محمدؑ

علیم السلام

کے دس اقوال



## پہلی حدیث

وَعَنْ قَوْمٍ فَرَضَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ طَاعَتَنَا ، لَنَا  
 الْأَنْفَالُ وَلَنَا صَفْوُ الْمَالِ وَعَنْ الزَّاسِحُونَ فِي الْعِلْمِ  
 وَعَنْ الْمُحْسِدُونَ الَّذِينَ قَالَ اللَّهُ : أَمْ يَحْسُدُونَ  
 النَّاسَ عَلَى مَا آتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ ؟

ترجمہ :

ہم اہلبیتؑ وہ لوگ ہیں کہ اللہ عزوجل نے ہماری اطاعت کو واجب  
 کیا ہے انفال « یعنی جنگی غنائم اور مباحات اولیہ » ہمارے ہی لئے ہیں اور منتخب  
 مال « یعنی جنگوں میں حاصل شدہ نفیس اشیاء » ہمیں سے مختص ہیں اور ہمیں علم میں

راسخ ہیں اور ہمیں وہ محسود « جس سے حد کیا جائے » ہیں جن کے متعلق اللہ نے فرمایا ہے کہ « یا وہ لوگ ان لوگوں (اہل بیت) سے حد کرتے ہیں، ان چیزوں کی خاطر جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے عطا فرمائی ہیں۔ »

### دوسری حدیث

سُبْحَانَ الَّذِي تَخْتَرُ لِلْإِمَامِ كُلِّ شَيْءٍ وَ  
 جَعَلَ لَهُ مَمَالِيدَ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ لِيَسُوبَ عَنِ  
 اللَّهِ فِي خَلْفِهِ وَبُعِيْمَ فِيهِمْ حُدُودَهُ فَإِنَّ الْإِمَامَ  
 حُجَّتَهُ اللَّهُ عَلَى خَلْفِهِ ؕ

ترجمہ !  
 پاک و منزہ ہے وہ « ذات اقدس الہی » کہ جس نے ہر چیز کو امام  
 برحق، کیلئے سخر کیا اور آسمانوں اور زمین کی کنجیوں اور خزانوں کو اس کے  
 اختیار میں قرار دیا تاکہ اللہ کا اس کی مخلوق میں نائب ہو اور ان کے درمیان حدود  
 الہی کو قائم رکھے، پس امام « برحق و معصوم » اللہ کی اس کی مخلوق پر حجت ہے۔

سورہ نساء آیت ۵۴،

مدینۃ المعاجز، ص ۴۱۲۔

## تیسری حدیث

وَلَا يَلْبَسُوا وَلَا يَبْهَأُ اللَّهُ الَّتِي لَمْ يَجْعَلْ نَبِيًّا قَطُّ إِلَّا يَمَّا ۝

ترجمہ  
ہم اہلسنت کی ولایت ہی اللہ کی ولایت ہے کہ اس نے ہرگز کسی نبی کو  
کبھی مبعوث نہیں کیا مگر اسی « ولایت » کے ساتھ ۔

## چوتھی حدیث

إِنَّ أَوَّلَ مَا يُسْأَلُ عَنْهُ الْعَبْدُ إِذَا أَوْفَتْ  
بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ عَنِ الصَّلَاةِ الْمَعْتُورِ وَطَا  
وَعَنِ الزَّكَاةِ الْمَفْرُوضَةِ وَعَنِ الصِّيَامِ الْمَفْرُوضِ وَ  
عَنِ الْحَجِّ الْمَفْرُوضِ وَعَنْ وَايْتِنَا أَهْلَ الْبَيْتِ  
فَإِنْ أَقْرَبُوا لَنَا نَمَّ مَاتَ عَلَيْهَا قِيلَتْ مِنْهُ صَلَاتُهُ  
وَصَوْمُهُ وَزَكَاتُهُ وَحُجَّتُهُ، وَإِنْ لَمْ يُقْرَبُوا لَنَا بَيْنَ  
يَدَيْ اللَّهِ جَلَّ جَلَالُهُ لَمْ يُقْبَلِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ مِنْهُمْ شَيْئًا مِنْ أَعْمَالِهِمْ

۱۔ بصائر الدرجات جز ۲، باب ۹، ص ۵۵، ح ۹، جامع احادیث شیخ، ج ۱، باب ۱، ص ۲۲۹۔

ترجمہ :

بے شک سب سے پہلی چیز کو جس کے متعلق ہر بندہ سے سوال کیا جائے گا جب کہ وہ حضور الہی میں کھڑا ہوگا وہ واجب نمازیں اور واجب زکوٰۃ اور واجب روزے اور واجب حج ہیں اور ہم اہلیت کی ولایت ہے پس اگر اس نے ہماری ولایت کا اقرار کیا ہے اور اس پر مرا ہے تو اس کی نماز اور روزے اور زکوٰۃ اور حج قبول کئے جائیں گے اور اگر اللہ کے حضور میں ہماری ولایت کا اقرار نہیں کیا تو اللہ عزوجل اس کے اعمال میں سے کچھ بھی قبول نہیں کرے گا۔

پانچویں حدیث

مَنْ أَشْرَكَ مَعَ إِمَامٍ إِمَامَتُهُ مِنْ عِنْدِ اللَّهِ

مَنْ لَيْسَتْ إِمَامَتُهُ مِنْ اللَّهِ، كَانَ مُشْرِكًا بِاللَّهِ ۚ

ترجمہ ، جو شخص اس امام کے ساتھ جس کی امامت خدا کی جانب سے منصوص ہے ایسے شخص کو قرار دے جس کی امامت خدا کی جانب سے نہیں ہے تو وہ شخص خدا کے ساتھ شرک کرنے والا ہے۔

## چھٹی حدیث

لِكُلِّ شَيْءٍ وَاسَاسٌ وَاسَاسُ الْاِسْلَامِ

حُبُّنَا اَهْلَ الْبَيْتِ ؑ

ترجمہ  
ہر شئی کی ایک اساس اور بنیاد ہوتی ہے اور اسلام کی اساس اور بنیاد ہم  
اہلبیت کی محبت و دوستی ہے۔

## ساتویں حدیث

ثَلَاثَةٌ لَا يَنْظُرُ اللهُ الْاِهْلَامَ يَوْمَ الْفِيَا مَةِ وَ

لَا يَزْكِيكُمُ وَاَلَمْ عَذَابِ الْاِيْمِ : مَنِ ادَّعَى اِمَامَةً مِّنْ

اَللّٰهِ لَيْسَتْ لَهُ، وَمَنْ مَّجَّدَ اِمَامًا مِّنْ اَللّٰهِ، وَمَنْ زَعَمَ

اَنَّ لَهَا فِي الْاِسْلَامِ نَصَبًا ؑ

۱۔ محاسن برقی، مطبوعہ نجف، ص ۱۱۳، ح ۶۶۔

۲۔ اصول کافی، ج ۱، ص ۳۴۳، ح ۱۳۔

ترجمہ :

- قیامت کے دن اللہ تعالیٰ تین اشخاص کی طرف نظر نہیں کرے گا اور انکو پاک اور تزکیہ نہیں کرے گا اور ان کے لئے دردناک عذاب ہے ،
- ۱، وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے امامت کا دعویٰ کرے جبکہ اللہ نے اس کے لئے امامت منصوص و منصوب نہیں کی ۔
- ۲، اور وہ شخص جو اللہ تعالیٰ کی طرف سے منسوب و منصوص امام کا انکار کرے ۔
- ۳، اور وہ شخص جو اس بات کا متقد ہو کہ ان دونوں شخصوں کیلئے اسلام میں کوئی نصب ہے ۔

آٹھویں حدیث

مَا مِنْ نَبِيٍّ جَاءَ قَطًّا إِلَّا بِمَعْرِفَةِ حَقِّنَا

وَقَفَّضِينَا عَلَىٰ مَنْ سِوَانَا ۗ

ترجمہ

ہرگز کوئی نبیؐ کبھی نہیں آیا مگر ہم اہلبیتؑ کے حق کی معرفت اور ہمارے ماسوا تمام لوگوں پر ہماری انضیلت اور برتری کی معرفت کے ساتھ ۔

## نویں حدیث

مَنْ جَاءَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِوَلَايَةِ إِمَامٍ جَائِرٍ  
لَيْسَ مِنَ اللَّهِ وَجَاءَ مِنْكُمْ أَحَدًا بِوَلَايَتِنَا،  
اَكْتَبَهُ اللَّهُ تَعَالَى يَوْمَ الْقِيَامَةِ فِي النَّارِ

ترجمہ ،  
جو شخص کسی ظالم امام کی ولایت و دوستی کے ساتھ کہ اللہ کی جانب سے  
منصوب نہیں ہے، قیامت کے دن آئے اور ہمارے حق کے انکار کے ساتھ اس  
حال میں کہ ہم اہلبیت کی ولایت و امامت کا متقدم ہو محسود ہو اللہ تعالیٰ اس شخص کو  
قیامت کے دن آتش دوزخ میں ڈال دیگا۔

## دسویں حدیث

عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ عُمَرَ، قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللَّهِ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ عَنِ الصِّرَاطِ، فَقَالَ: هُوَ الطَّرِيقُ  
إِلَى مَعْرِفَةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ، وَهُوَ صِرَاطُ إِبْرَاهِيمَ

فِي الدُّنْيَا وَصِرَاطٍ فِي الْآخِرَةِ، وَأَمَّا الصِّرَاطُ الَّذِي  
 فِي الدُّنْيَا فَهُوَ الْإِمَامُ الْمُفْتَرَضُ الطَّاعِدُ، مَرْعَفُهُ  
 فِي الدُّنْيَا وَقَدْ أَيْ بِهَذَا مَرَّ عَلَى الصِّرَاطِ الَّذِي  
 هُوَ جِسْرُ جَهَنَّمَ فِي الْآخِرَةِ، وَمَنْ لَمْ يَعْرِفْهُ  
 فِي الدُّنْيَا زَلَّتْ قَدَمُهُ عَنِ الصِّرَاطِ فِي الْآخِرَةِ  
 فَتَرَدَّى فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۝

ترجمہ :

مفصل بن عمر سے نقل ہوا ہے کہ انہوں نے کہا کہ میں نے حضرت امام جعفر صادقؑ سے  
 صراط کے متعلق دریافت کیا تو ان حضرت نے ارشاد فرمایا کہ صراط سے مراد ہے اللہ عزوجل کی معرفت  
 کا راستہ اور وسیلہ اور وہ دو صراط ہیں ایک صراط دنیا میں ہے اور دوسرا صراط آخرت میں ہے لیکن  
 وہ صراط جو دنیا میں ہے پس وہ صراط وہ امام ہے جسکی اطاعت فرض اور واجب ہے، جو شخص اس  
 امام کو اس دنیا میں پہچان لے اور اسکی ہدایت کی پیروی کرے وہ شخص اس صراط سے گزر جائے  
 گا جو آخرت میں جہنم کا پل ہے، اور وہ شخص جو اس امام واجب الاطاعت کو اس دنیا میں نہ  
 پہچانے اس شخص کا قدم آخرت میں صراط سے لغزش کھاجائے گا اور اس جہنم میں گر پڑے گا۔

ساتویں امام

حضرت موسیٰ ابن جعفر اکاظم علیہ السلام

کے

دس اقوال



## پہلی حدیث

إِنَّ الْحُجَّةَ لَا نُفُومٌ لِلَّهِ عَلَى خَلْقِهِ إِلَّا

بِإِمَامٍ حَتَّى يُعْرَفَ ۚ

ترجمہ :

قطعا اللہ کی حجت « اور برہان قاطع » کا قیام « و وجود » اس کی  
خلوق پر نہیں ہو سکتا مگر امام « معصوم » کے واسطے تاکہ وہ پہچانا جائے »

## دوسری حدیث

سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِ اللَّهِ تَبَارَكَ وَتَعَالَى :

يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَقْوَامِهِمْ ۗ قَالَ : يُرِيدُونَ

لِيُطْفِئُوا وَاوْلَايَةَ اَمِيْرِ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ بِاَقْوَامِهِمْ  
 قُلْتُ: قَوْلُهُ تَعَالَى: «وَاللّٰهُ مُتِمُّ نُورِهِ»؛ قَالَ: يَقُولُ:  
 وَاللّٰهُ مُتِمُّ الْاِمَامَةِ، وَالْاِمَامَةُ هِيَ النُّورُ، وَذَلِكَ  
 قَوْلُهُ عَزَّ وَجَلَّ: «اِمْنًا بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي  
 اَنْزَلْنَا» قَالَ: النُّورُ هُوَ الْاِمَامَةُ

ترجمہ :

محمد بن فضیل سے نقل ہوا ہے انہوں نے کہا کہ حضرت امام موسیٰ کاظم سے  
 خدا کے اس قول کے متعلق میں نے دریافت کیا کہ « وہ لوگ چاہتے ہیں کہ نور خدا کو  
 اپنے منہ سے خاموش کر دیں »  
 تو حضرت نے فرمایا کہ وہ لوگ چاہتے ہیں کہ امیر المؤمنین علیہ السلام کی ولایت  
 کو اپنے منہ سے خاموش کر دیں، میں نے اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کے متعلق دریافت  
 کیا کہ « اور خدا اپنے نور کو کامل کرنے والا اور اتمام تک پہنچانے والا ہے »  
 تو حضرت نے فرمایا کہ یعنی اللہ تعالیٰ امامت کو کامل کرنے والا اور اتمام تک  
 پہنچانے والا ہے اور امامت ہی نور ہے اور وہ اللہ تعالیٰ کا قول ہے، « کہ فرمایا ہے »  
 « ایمان لاؤ اللہ پر اور اس کے رسول پر اور اس نور پر جو ہم نے نازل کیا ہے »  
 « اس وقت » حضرت نے فرمایا کہ نور وہی امام ہے ۔

## تیسری حدیث

تَعْنُ فِي الْعِلْمِ وَالشَّجَاعَةِ سَوَاءً، وَفِي

الْعَطَايَا عَلَى قَدَرِ مَا نُوْمِرُ ۱

ترجمہ :

ہم اہلبیت علم و شجاعت میں یکساں اور برابر ہیں اور عطایا و بخششوں میں جس مقدار بھر ہمیں حکم دیا جاتا ہے عطا کرتے ہیں۔

## چوتھی حدیث

فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «قُلْ أَرَأَيْتُمْ إِنْ

أَصْبَحَ مَاؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِمَاءٍ مَعِينٍ

قَالَ: إِذَا غَابَ عَنْكُمْ إِمَامُكُمْ فَمَنْ يَأْتِيكُمْ بِإِمَامٍ جَدِيدٍ؟ ۲

ترجمہ

حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے اللہ عز و جل کے اس قول کے

۱ بصائر الدرجات، جزء ۱۰، ص ۲۸۰، ج ۳۔

۲ البرہان فی تفسیر القرآن، ج ۴، ص ۳۶۷۔

متعلق روایت ہوئی ہے " اے رسول! تم کہہ دو کہ بھلا دیکھو تو کہ اگر تمہارا پانی زمین کے اندر چلا جائے تو کون ایسا ہے جو تمہارے لئے گوارا پانی " کا چشمہ " بہا لائے حضرتؐ نے فرمایا کہ، یعنی جس وقت کہ تمہارا امام تم سب کی نگاہوں سے غائب ہو جائے تو کون ہے جو " تمہارے امام کو ظاہر کرتا ہے اور " نیا امام تمہارے لئے لے آتا ہے ؟ " یعنی کون ہے جو ایک امام معصوم کے بعد دوسرا امام معصوم تمہارے لئے منصوب کرتا ہے ؟ "

### پانچویں حدیث

فِي قَوْلِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ: «يُؤْفُونَ بِالَّذِي

قَالَ: يُؤْفُونَ بِالَّذِي الَّذِي أَخَذَ عَلَيْهِمْ مِنْ وَلَايَتِنَا

ترجمہ

روایت ہوئی ہے کہ حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام نے اللہ عزوجل کے اس قول " وہ لوگ وفادار نہ کرتے ہیں " کے متعلق ارشاد فرمایا کہ وہ لوگ اس نذر وفادار کرتے ہیں کہ جس کا ان سب سے عہد لیا گیا ہے اور وہ ہم اہل بیت کی ولایت

## چھٹی حدیث

إِنَّ فَاطِمَةَ عَلَيْهَا السَّلَامُ صِدْقَةٌ شَهِيدَةٌ  
وَأَنَّ بَنَاتِ الْأَنْبِيَاءِ لَا يَطْمِئَنُّنَّ

ترجمہ :

بے شک حضرت فاطمہ زہرا صدیقہ « بہت سچی اور تیرے عصمت کی مالک » اور شہیدہ « شہادت پانے والی » ہیں اور قطعاً انبیاء کی بیٹیاں حائض نہیں ہوتیں۔

## ساتویں حدیث

سَأَلَ رَجُلٌ فَارِسِيٌّ أَبَا الْحَسَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ  
قَالَ : طَاعَتِكَ مُفْتَرَضَةٌ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ . قَالَ :  
مِثْلُ طَاعَةِ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ ؟ فَقَالَ : نَعَمْ .

۱۔ کتاب الوافی، جزء ۲، ج ۳، باب ماجاء فاطمہ علیہا السلام،

۲۔ اصول کافی، ج ۱، ص ۱۸۷، ح ۸۔

ترجمہ : ایک فارسی شخص نے حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے پوچھا کہ آیا آپ کی اطاعت واجب ہے تو حضرت نے فرمایا ہاں ، اس شخص نے دوبارہ سوال کیا کہ کیا حضرت علی ابن ابی طالب علیہ السلام کی اطاعت کے مانند واجب و فرض ہے تو حضرت نے فرمایا : ہاں !

### آنہدیں حدیث

طُوبَىٰ لِمَنْ لَشِعْبِنَا أَلْمَتْنَا كَيْفَ نَحْبَلْنَا فِي  
 غَيْبَةِ قَائِمِنَا، الشَّائِئِينَ عَلَىٰ مُؤَالَيْنَا وَالْبَرَاءَةَ  
 مِنْ أَعْدَائِنَا، أُولَٰئِكَ مِنَّا وَنَحْنُ مِنْهُمْ، رَضُوا بِنَا  
 أُمَّةٌ وَرَضِينَا بِهِمُ شِيعَةٌ، فَطُوبَىٰ لَهُمْ ثُمَّ طُوبَىٰ  
 لَهُمْ هُمْ وَاللَّهِ مَعَانِي دَرَجَاتِنَا هَوْمَ الْقِيَامَةِ ۗ

ترجمہ : بہشت و شاد کامی اور سعادت ابدی ہمارے شیعوں کیلئے ہے جو کہ ہمارے

قائم کی غیبت « کے زمانہ » میں ہماری « ولایت کے پیمان اور » رسیان سے  
 ٹسک رکھنے والے ہیں اور ہماری محبت و دوستی اور ہمارے دشمنوں سے برأت و  
 بیزاری پر ثابت ہیں، وہ ہم سے ہیں اور ہم ان سے ہیں وہ ہماری امامت سے  
 راضی ہیں اور ہم ان کے شیع سے راضی اور خوشنود ہیں، پس ان کے لئے بہشت  
 و شاد کامی ہو اور پھر بہشت و شاد کامی ان کیلئے ہو، قسم بخدا وہ لوگ قیامت کے  
 دن ہمارے درجات میں ہمارے ساتھ ہوں گے۔

### نویں حدیث

فَتَحَنُّنُ الذِّهْنِ أَمْرٌ أَلَّهِ بِالصَّلَاةِ عَلَيْنَا فِي الصَّلَاةِ  
 الْمَفْرُوضَةِ، يَقُولُ: اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَآلِ  
 مُحَمَّدٍ. فَتَحَنُّنُ آلِ مُحَمَّدٍ ۛ

ترجمہ :

پس ہم اہلبیت ہی وہ لوگ ہیں کہ ہم پر اللہ تعالیٰ نے واجب نمازوں میں  
 صلوة و درود بھیجنے کا حکم دیا ہے « نماز گزار کہتا ہے » بار الہا! محمد اور آل  
 محمد پر درود بھیج، پس ہم ہی آل محمد ہیں۔

## دسویں حدیث

قَالَ الْإِمَامُ بِمَنْزِلَةِ الْبَحْرِ لَا يَفْنَدُ مَا عِنْدَهُ ط

ترجمہ :

بے شک امام و مصوم و دریا کے مانند ہے کہ جو کچھ اس کے پاس ہوتا ہے وہ کبھی ہرگز ختم نہیں ہوتا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام  
کے

دس اقوال



## پہلی حدیث

هَلْ يَعْرِفُونَ قَدْرَ الْإِمَامَةِ وَمَحَلِّهَا مِنَ  
 الْأُمَّةِ فَجُوزَ فِيهَا أَخْيَارُهُمْ ، إِنَّ الْإِمَامَةَ أَجَلٌ قَدْرًا  
 وَأَعْظَمُ شَأْنًا وَأَعْلَى مَكَانًا وَأَمْعَ جَانِبًا وَأَبْعَدُ عَوْرًا  
 مِنْ أَنْ يَبْلُغَهَا النَّاسُ يُعْقِلُهُمْ أَوْ يَبَالُوها بِأَعْيُنِهِمْ  
 أَوْ يُقِيمُوا أَمَامًا بِأَخْيَارِهِمْ ۱

ترجمہ :

آیا لوگ امت کے درمیان امامت کی قدر و منزلت پہچانتے ہیں تاکہ

جائز ہو کہ وہ امامت ان کے اختیار و انتخاب سے ہو ؟  
 بے شک امامت کی قدر برتر اور اس کی شان عظیم تر اور اس کی جاگاہ  
 عالی تر اور اس کا مرتبہ بلند تر اور اس کی گہرائی اور گیرائی بہت طویل اور عمیق تر ہے اس  
 بات سے کہ لوگ اپنی عقلوں کے ذریعہ اس « امامت » تک پہنچیں یا اپنی رایوں  
 کے وسیلے سے اس کو حاصل کریں یا اپنے اختیار سے کسی امام کا انتخاب کریں۔

### دوسری حدیث

فَمَنْ آهِنَ يَحْتَارُ هُوَ لِأَجْلِ الْجَهَنَّمَ! إِنْ  
 الْإِمَامَةُ هِيَ مَنَزِلَةُ الْأَنْبِيَاءِ وَإِزْثُ الْأَوْصِيَاءِ ،  
 إِنْ الْإِمَامَةُ خِلَافَةُ اللَّهِ وَخِلَافَةُ الرَّسُولِ ، وَمَقَامُ  
 أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ وَمِيرَاثُ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ (ع)

ترجمہ :

پس یہ جاہل لوگ کہاں سے « اور کس طریقے سے امام » اختیار کرتے  
 ہیں ؟ حقیقت امامت انبیاء کی شان و منزلت اور اوصیاء کی میراث ہے اور بیشک  
 امامت اللہ اور « اس کے » رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خلافت اور

جانشینی ہے اور امیر المؤمنین کا مرتبہ اور حسن و حسین کی میراث ہے ۔

### تیسری حدیث

الْإِمَامُ النَّارُ عَلَى الْيَمْنِ، الْحَارِ لَمِنَ

أَصْطَلَى بِهِ وَالذَّلِيلُ فِي الْمَعَالِكِ مَنْ فَارَقَهُ فَهَالِكٌ

ترجمہ :

امام زمین کی بلندیوں پر آگ " کے مانند " ہے • یعنی لوگوں کے لئے نور بخش اور رہنما ہے ، اور گرمی بخشنے والا ہے اس شخص کو جو اس • کی ہدایت کی حرارت " سے گرمی کا جو یا ہے اور مصلکوں میں رہتا ہے ، جو شخص امام سے جدا ہو جائے وہ ہلاک ہونے والا ہے ۔

### چوتھی حدیث

إِنَّ الْأَنْبِيَاءَ وَالْأَئِمَّةَ صَلَوَاتُ اللَّهِ عَلَيْهِمْ

بِقَدْرِهِمْ اللَّهُ يُؤْتِيهِمْ مِنْ مَخْزُونٍ عَلَيْهِ وَحِكْمِهِ مَا لَا

يُؤْتِيهِ غَيْرُهُمْ ، فَيَكُونُ عَلَيْهِمْ قَوْلٌ عِلْمِ أَهْلِ الزَّمَانِ

ترجمہ :  
 بے شک اللہ تعالیٰ انبیاء اور ائمہ کو کہ ان پر خدا کے درود ہوں تو فیق  
 دیتا ہے اور اپنے محزون علم اور حکمتوں میں سے وہ چیزیں ان حضرات کو عطا  
 فرماتا ہے جو دوسروں کو نہیں دی ہیں پس ان کا علم ہر زمانہ والوں کے علم سے بالا  
 ہوتا ہے ۔

### پانچویں حدیث

لَنَا أَعْبُنٌ لَا تَشْبَهُ أَعْبُنَ النَّاسِ وَفِيهَا

نُورٌ لَيْسَ لِلشَّيْطَانِ فِيهَا نَصِيبٌ ؕ

ترجمہ :  
 ہم اہلبیت کے پاس "مخصوصاً" ایسی آنکھیں ہیں جو لوگوں کی آنکھوں  
 سے شباہت ہم انھیں رکھتیں اور ان میں ایک ایسا نور ہے جن میں شیطان کا کوئی  
 نصیب نہیں ہے ۔

## پھٹی حدیث

عَنِ الرَّضَاعِنِ ابَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ، قَالَ قَالَ  
رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ: إِنْ اللَّهُ لَيَغْضِبُ  
لِغَضَبِ فَاطِمَةَ وَبِرُضَى لِرِضَاهَا

ترجمہ:

حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے آباء طاہرین سے روایت کی ہے، آپ نے فرمایا کہ حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ بے شک اللہ تعالیٰ فاطمہؑ کے غضب سے غضبناک ہوتا ہے اور آنحضرتؐ کی خوشنودی سے خوشنود ہوتا ہے۔

## ساتویں حدیث

يَا دِعْبِلُ، أَلِإِمَامٍ بَعْدِي مُحَمَّدٌ ابْنِي، وَبَعْدَ  
مُحَمَّدٍ ابْنُهُ عَلِيٌّ، وَبَعْدَ عَلِيٍّ ابْنُهُ أَحْسَنُ، وَبَعْدَ

أَحْسَنَ ابْنِهِ الْحُجَّةَ الْقَائِمَ الْمُنْتَظَرَ فِي غَيْبِنِهِ الْمَطْلُوعِ  
 فِي ظُهُورِهِ، لَوْلَيْ سَبَقَ مِنَ الدُّنْيَا الْإِلَهَ الْيَوْمُ وَالْحَدَّ الطَّوِيلَ  
 اللَّهُ لَهُ ذَلِكَ الْبُومُ حَتَّى يَخْرُجَ فَيَمْلَأُهَا عَدْلًا كَمَا  
 مَلَأَتْ جُورًا ۱

ترجمہ :

اے دیلم ! میرے بعد میرا بیٹا محمدؑ امام ہے اور محمدؑ کے بعد اس  
 کا فرزند علیؑ امام ہے اور علیؑ کے بعد اس کا فرزند حسنؑ امام ہے اور حسنؑ کے بعد  
 اس کا فرزند حجت قائمؑ امام ہے کہ اس کے زمانہٴ نجیبت میں اس کا انتظار کیا  
 جائے گا اور اس کے زمانہٴ ظہور میں اس کی اطاعت ہوگی، اگر عمر دنیا سے صرف  
 ایک ہی دن باقی ہوگا «جب بھی» یقیناً اللہ تعالیٰ اس دن کو اتنا زیادہ طولانی کرے گا  
 کہ وہ خروج و ظہور فرمائے اور دنیا کو عدل سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم سے بھری  
 ہوگی۔

آنہویں حدیث

إِنَّ مَن يَخْدُمُودَتَنَا أَهْلَ الْبَيْتِ لَمَنْ هُوَ

أَشَدُّ فِتْنَةً عَلَى شَيْعِنَا مِنَ الدَّجَالِ. فَقُلْتُ لَهُ:  
 يَا بَنَ رَسُولِ اللَّهِ، بِمَاذَا؟ قَالَ: بِمُؤَالَاةِ أَعْدَائِنَا  
 وَمُعَاذَاةِ أَوْلِيَائِنَا، إِنَّهُ إِذَا كَانَ كَذَلِكَ اِخْتَلَطَ  
 الْحَقُّ بِالْبَاطِلِ وَأَشْتَبَهَ الْأَمْرُ، فَلَمْ يُعْرِفْ مُؤْمِنٌ  
 مِنْ مُنَافِقٍ رَا

ترجمہ:

بے شک بعض لوگ جنہوں نے ہم اہلبیت کی دوستی اور موافقت کو دستاویز بنا لیا ہے ایسے ہیں کہ ان کی فتنہ انگیزی ہمارے شیعوں پر دجال سے زیادہ ہے، میں نے پوچھا اے فرزند رسول خدا! یہ کیسے اور کیونکر؟ تو حضرت امام رضا علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہمارے دشمنوں سے بھر و محبت اور ہمارے دوستوں سے دشمنی و عداوت کرنے کی وجہ سے، جس وقت ایسا ہو جائے گا تو حق و باطل مخلوط ہو جائیں گے اور امر و حقیقی و واقعی ہر مشتبہ ہو جائے گا، پس مؤمن منافق سے پہچانا نہ جائے گا۔

## نویں حدیث

لَا بُدَّ مِنْ فِتْنَةٍ صَمَاءَ صَيْلِمٍ، يَسْقُطُ فِيهَا كُلُّ بَطَانَةٍ  
 وَوَلِيحَةٍ، وَذَلِكَ عِنْدَ فِئْدَانِ الشَّيْبَةِ الثَّلَاثِ  
 مِنْ وُلْدِي، بَيْتِي عَلَيْهِ أَهْلُ السَّمَاءِ وَأَهْلُ الْأَرْضِ  
 وَكُلُّ حَرِيٍّ وَحَرَّانٍ وَكُلُّ حَزِينٍ وَهَفَّانٍ .  
 ثُمَّ قَالَ عَلَيْهِ السَّلَامُ: يَا بِي وَأُمِّي سَمِيَّ جَدًّا  
 «صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ» وَشَيْبِي وَشَيْبِيهِ مُوسَى  
 بِنِ عِمْرَانَ عَلَيْهِ السَّلَامُ، عَلَيْهِ جُيُوبُ النُّورِ  
 بِمَوْقَدٍ مِنْ شُعَاعِ ضِيَاءِ الْقُدْسِ ۱

ترجمہ :

ایک سخت فتنہ اور بلا اور ایک شدید بڑی آفت ضرور آنے والی ہے کہ جس فتنہ میں ہر آشنا اور راز داں اور ہر برگزیدہ اور ممتاز شخص سقوط کر جائے گا اور یہ سب اس وقت ہوگا جب کہ شیعہ میری نسل سے تیسرے «امام» کے وجود سے محروم ہو جائیں گے «یعنی حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام شہید ہو جائیں گے» اس

پر اہل آسمان اور اہل زمین روئیں گے اور ہر ناکہ کن اور فریاد زن اور ہر غمناک اور ستم دیدہ اور دلسوختہ اس پر آنسو بہائے گا۔

پھر امام رضا علیہ السلام نے فرمایا میرے ماں باپ اس پر فدا ہوں تو کہ میرے جد (محمدؐ) کا ہمنام ہے اور میرا اور موسیٰؑ ابن عمران علیہ السلام کا شبیہ ہے « اس کا وجود سیرا پانور ہے جیسا کہ » اس پر نور کے پیراہن میں جو کہ عالم قدس کی رہتی کے پر تو سے درختاں ہیں،

### دیکھیں حدیث

مَنْ وَالِيَ أَعْدَاءَ اللَّهِ فَقَدْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ  
وَمَنْ عَادَى أَوْلِيَاءَ اللَّهِ فَقَدْ عَادَى اللَّهَ تَبَارَكَ  
وَتَعَالَى، وَحَنَّ عَلَى اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ أَنْ يُدْخِلَهُ  
فِي نَارِ جَهَنَّمَ ۝

ترجمہ : جو شخص خدا کے دشمنوں کو دوست رکھے پس اس نے یقیناً خدا کے دوستوں سے دشمنی کی ہے اور جو خدا کے دوستوں سے دشمنی رکھے اس نے یقیناً اللہ تعالیٰ سے دشمنی کی ہے اور اللہ عزوجل پر حق ہے کہ اس کو آتش دوزخ میں ڈال دے۔



نویں امام

حضرت محمد بن علیؑ اتقی علیہ السلام

کے

دس اقوال



## پہلی حدیث

إِنَّهُ لَيَنْزِلُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ إِلَىٰ وَرَثَةِ الْأَمْرِ  
تَقْبِرُ الْأُمُورَ سَنَةً سَنَةً ، يُؤَمِّرُ فِيهَا فِي أَمْرِ نَفْسِهِ  
يَكْذِبُ أَوْ كَذَّبَ ، وَفِي أَمْرِ النَّاسِ يَكْذِبُ أَوْ كَذَّبَ ، وَإِنَّهُ  
لَقَدْ حَدَّثَ لَوْلِي الْأَمْرِ سَوَىٰ ذَلِكَ كُلِّ يَوْمٍ عِلْمُ اللَّهِ عَمْرَهُ  
وَجَلَّ الْخَاصُّ وَالْمَكْنُونُ الْعَجِيبُ الْخَزُونُ  
مِثْلُ مَا يَنْزِلُ فِي تِلْكَ اللَّيْلَةِ مِنَ الْأَمْرِ ۝

ترجمہ :

یقیناً : شب قدر میں سال بہ سال ولی امر پر تفسیر امور اور مخلوقات کے مقدرات کا بیان « نازل ہوتا ہے ، شب قدر میں ولی امر « حجت خدا ، کو خود اس کے امر میں ایسا اور ویسا ( یعنی ہر چیز کا ) دستور دیا جاتا ہے اور لوگوں کے امر میں بھی ایسا اور ویسا « یعنی ہر چیز کا » حکم دیا جاتا ہے اور بے شک شب قدر کے علاوہ بھی روزانہ ولی امر کیلئے اللہ عزوجل کا علم خاص اور مخفی اور عجیب « انوکھا » اور مخزون ( علم ) ظاہر ہوتا ہے بالکل اسی طرح جیسے کہ اس شب قدر میں امر نازل ہوتا ہے ۔

### دوسری حدیث

يَا مَعْشَرَ الشَّيْعَةِ اِخَاصُوا بِنُورَةِ اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ

فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ ، تَفَلَّحُوا ، فَوَاللَّهِ اِنَّهَا لِحُجَّةٍ اَللَّهِ تَبَارَكَ

وَعَالِي عَلَى الْخَلْقِ بَعْدَ رِسُوْلِ اَللَّهِ دَسْ ، وَ اِنَّهَا لَسَيِّدَةُ

دِينِكُمْ وَ اِنَّهَا لَغَايَةُ عَلَيْنَا ؕ

ترجمہ :

اے گروہ شیعو! سورہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر کے وسیلہ سے تم کو اپنے

مخالفین سے « خاصہ اور مقابلہ کیا کرو تاکہ کامیاب اور غالب ہو ، قسم بخدا بے شک یہ سورہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد اللہ تعالیٰ کی مخلوق پر حجت ہے اور بے شک یہ سورہ تمہارے دین کا سردار اور ہمارے علم کی غایت و انتہا ہے ۔

### تیسری حدیث

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ لِأَصْحَابِهِ: اَمِنُوا بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ لَيْلَتُنَا

تَكُونُ لِعَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ وَلِوَلَدِهِ الْآخِذَ عَشْرًا مِنْ بَعْدِي ۝

ترجمہ :

حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سے نقل ہوا ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ شب قدر پر ایمان لے آؤ کہ بے شک یہ شب علی ابن ابی طالب علیہ السلام اور آنحضرت کے گیارہ فرزندوں کیلئے ہے جو کہ میرے بعد ہوں گے ۔

### چوتھی حدیث

إِنَّ الْإِمَامَ بَعْدِي أَبِي عَلِيٍّ، أَمْرَةٌ أَمْرِي

۱ شرح مولیٰ محمد صالح مازندرانی ، ج ، ص « ۳ ، ح ۱۲ ۔

وَقَوْلُهُ قَوْلِي وَطَاعَتُهُ طَاعَتِي، وَالْإِمَامُ بَعْدَهُ  
 ابْنُهُ الْحَسَنُ، أَمْرُهُ أَمْرُ أَبِيهِ وَقَوْلُهُ قَوْلُ أَبِيهِ وَ  
 طَاعَتُهُ طَاعَةُ أَبِيهِ، ثُمَّ سَكَتَ. فَقُلْتُ لَهُ: يَا  
 ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ، فَمَنِ الْإِمَامُ بَعْدَ الْحَسَنِ؟ فَبَكَى  
 عَلَيْهِ السَّلَامُ بَكَاءً شَدِيدًا. ثُمَّ قَالَ: إِنَّ  
 مَنْ بَعْدَ الْحَسَنِ ابْنُهُ الْقَائِمُ بِأَحَقِّ الْمُنْتَظَرِ.  
 فَقُلْتُ لَهُ: يَا ابْنَ رَسُولِ اللَّهِ، لِمَ سَمِيَ الْقَائِمُ؟  
 قَالَ: لِأَنَّهُ يَقُومُ بَعْدَ مَوْتِ ذِكْرِهِ وَأَرْبَادِ  
 أَكْثَرِ الْقَائِلِينَ بِإِمَامَتِهِ. فَقُلْتُ لَهُ:  
 وَلِمَ سَمِيَ الْمُنْتَظَرُ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ عَلَيْهِ  
 يَكْتُمُ أَيَّامُهَا وَيَطُولُ أَمْدُهَا فَيُنْتَظَرُ خُرُوجُ  
 الْمُخْلِصُونَ وَيُكْرَهُ الْمُرْتَابُونَ، وَيَهْتَمُّ بِذِكْرِهِ  
 الْمُجَاهِدُونَ وَيَكْذِبُ فِيهَا الْوَقَاتُونَ، وَيَهْلِكُ فِيهَا  
 الْمُسْتَجْلُونَ، وَيَسْجُو فِيهَا الْمُسْلِمُونَ ۚ

ترجمہ :

بے شک امام میرے بعد میرا فرزند علیؑ ہے کہ اس کا امر میرا امر ہے اور اسکا قول میرا قول ہے اور اس کی اطاعت میری اطاعت ہے، اور امام اس کے بعد اسکا فرزند حسنؑ ہے کہ اس کا امر اس کے پدر کا امر اور اس کا قول اس کے پدر کا قول اور اس کی اطاعت اس کے پدر کی اطاعت ہے، پھر حضرت خاموش ہو گئے میں نے آنحضرتؐ سے عرض کی اے فرزند رسول خدا! حضرت حسنؑ کے بعد کون امام ہے تو حضرت امام محمد تقی علیہ السلام سخت اور شدت کے ساتھ روئے پھر فرمایا کہ :

حسن علیہ السلام کے بعد اس کا فرزند امام ہے جو کہ قائم حق اور منتظر ہے میں نے عرض کی اے فرزند رسول خدا! اس کا نام قائم کیوں رکھا گیا ؟

تو حضرت نے فرمایا : کہ اسلئے کہ وہ اس وقت کے بعد قیام کرے گا کہ جب اس کی یاد مر جائے گی ” یعنی اسے بھلا دیا جائیگا “ اور اس کی امامت کے بشیرتال اور معتقد مرتد و کافر ہو جائیں گے، میں نے دوبارہ سوال کیا کہ اور کیوں اس کا نام منتظر رکھا گیا ؟

تو حضرت نے فرمایا کہ اسلئے کہ وہ غیبت اور ایک مخفی زندگی کا حامل ہے جس کا زمانہ بہت زیادہ اور جس کی مدت بہت طویل ہے، اس وقت مخلص اور پاک دل لوگ اس ” کے قیام “ کا انتظار کریں گے اور شکر میں پڑے رہنے والے اور دو دل والے افراد اس کا انکار کریں گے اور شکر لوگ اس کی یاد کا استہزاء اور تمسخر کریں گے اور اس کے ظہور کا وقت معین کرنے والے جھوٹ بولیں گے ” جھوٹے ہوں گے “ اور اس کے زمانہ غیبت میں شباب زدہ اور جلدی کرنے والے لوگ ہلاک ہو جائیں گے اور سرسبز زمینے والے لوگ نجات پائیں گے۔

## پانچویں حدیث

أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِأَبْنِ  
عَبَّاسٍ: إِنَّ لِكُلِّكَ الْقَدْرَ فِي كُلِّ سَنَةٍ وَإِنَّهُ يَنْزِلُ فِي  
تِلْكَ اللَّيْلَةِ أَمْرُ السَّنَةِ وَلِذَلِكَ الْأَمْرُ وَلَا يُبْعَدُ رَسُولُ  
اللَّهِ (ص) فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: مَنْ هُمْ؟ قَالَ: أَنَا وَ  
أَحَدَ عَشْرَ مِنْ صُلْبِي أُمَّةٌ مُحَمَّدٌ نُؤْمِنُ بِهَا

ترجمہ :

امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے ابن عباس سے فرمایا کہ بے شک  
پہر سال شبِ تقدس ہے اور اس رات میں اس سال سے مربوط امر "مقدرات" ،  
تازل ہوتے ہیں، اور اس امر "اور نزولِ مقدرات" کے لئے رسولِ خدا صلی اللہ علیہ  
وآلہ وسلم کے بعد (چند) صاحبان امر ہیں، پس ابن عباس نے پوچھا کہ وہ صاحبان  
امر کون حضرات ہیں ؟  
تو آپ نے فرمایا کہ میں اور میری صلب سے گیارہ افراد جو کہ امام اور  
محدث ہیں ۔

## چھی حدیث

اَنْ اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لِابِي بَكْرٍ  
 يَوْمًا: لَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قَتَلُوْا فِي سَبِيْلِ اللهِ اَمْوَالًا بَلْ اَحْيَاءُ  
 عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْفَعُوْنَ، وَاشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللهِ اِنْ  
 مَاتَ شَهِيدًا، وَاللهُ لِيَا شَيْئِكَ، فَاَبْرَأُ اِذَا جَاءَكَ، وَانَّ  
 الشَّيْطَانَ عَنِّيْ مُغْتَابِلٍ بِهٖ، فَاخَذَ عَلِيٌّ بِرِدَائِيْ بِكَرِّيْ فَاَرَاهُ  
 اَلنَّبِيَّ، فَقَالَ لَهُ: يَا اَبَا بَكْرٍ! اِمِنْ بَعْثِيْ وَبِاِحْدِ عَشْرِيْنَ  
 وُلْدِيْ، اِنَّهُمْ مِثْلِيْ اِلَّا النَّوْءُ وَشَبَّ اِلَى اللهِ حِمَا فِيْ يَدِكَ،  
 فَاِنَّهُ لَاحْوَالُ لَكَ فِيْهِ، قَالَ: ثُمَّ ذَهَبَ فَلَمْ يَنْرَ

ترجمہ:

ایک دن امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نے ابو بکر سے فرمایا: کہ  
 وہ ہرگز یہ نہ سمجھو کہ وہ لوگ مردہ ہیں جو راہ خدا میں قتل کئے گئے ہیں بلکہ وہ زندہ ہیں اور  
 اپنے رب کے پاس رزق و روزی پاتے ہیں۔

اور میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات شہادت کے ساتھ ہوئی ہے، اور قسم بخدا آنحضرتؐ تیرے پاس نہیں گئے پس یقین رکھو کہ تو نے آنحضرتؐ کا مشاہدہ کیا ہے اور « وہ تیرے پاس آئے ہیں اس لئے کہ شیطان آنحضرتؐ کی صورت کے ساتھ کسی کے خیال میں نہیں آ سکتا » یعنی اپنے کو خواب یا بیداری میں بہ شکل نبیؐ ظاہر نہیں کر سکتا اور کسی کے قوہ تخیل میں سما نہیں سکتا، پس علیؑ علیہ السلام نے ابوبکرؓ کا ہاتھ پکڑا اور نبیؐ کو اسے دکھایا « یعنی رسول خدا ابوبکرؓ کی نگاہوں کے سامنے ظاہر ہوئے اور » اس سے آنحضرتؐ نے فرمایا کہ اے ابوبکرؓ علیؑ اور اس کی نسل سے گیارہ آدمی پر ایمان لا اسلئے کہ وہ حقیقتہً تمام مراتب و مشنوں میں میرے مثل ہیں سوائے نبوت کے، اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں تو بہ کہہ کہ ہر اس چیز سے جو تیرے ہاتھ میں ہے « کہ خلافت و فدک غصب کر لیا ہے اور ناحق زمام امور ہاتھ میں لے لی ہے » اسلئے کہ ان چیزوں میں قطعاً تیرا کوئی حق نہیں ہے یہ کہہ کر نبیؐ چلے گئے اور پھر نظر نہ آئے۔

## ساتویں حدیث

فَفَضَّلَ اِيْمَانَ الْمُؤْمِنِ بِحَمَلِهِ « اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ،  
وَبَقِيَ بِرِهَا عَلٰى مَنْ لَيْسَ مِثْلَهُ فِي الْاِيْمَانِ بِهَا كَفَضَّلِ  
الْاِنْسَانَ عَلٰى الْبَهَائِمِ، وَاِنَّ اللّٰهَ لَعَالِي لَيَدْفَعُ  
بِالْمُؤْمِنِيْنَ بِعَاغِرِ الْجَاهِدِيْنَ لَهَا فِي الدُّنْيَا - لِكُلِّ

عَذَابِ الْآخِرَةِ لِمَنْ عَلِمَ أَنَّهُ لَا يَنْتُزِعُ مِنْهُمْ۔

مَا يَدْفَعُ بِالْجَاهِدِ بْنِ عَنِ الْفَاعِدِينَ وَلَا أَعْلَمُ

فِي هَذَا الزَّمَانِ جِهَادًا إِلَّا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ وَالْجَوَارِدَ

ترجمہ

پس مومن کے ایمان کی برتری اور فضیلت سورہ انا انزلناہ اور اس کی تفسیر کے حمل (و اعتقاد) کے سبب اس شخص پر جو اس سورہ پہ ایمان میں خود اس جیسا نہیں ہے بالکل اسی طرح ہے جیسے انسان کی فضیلت و برتری بھائیم پر ہے، اور اللہ تعالیٰ دنیا میں اس سورہ پر ایمان رکھنے والوں کی خاطر اور ان کے واسطے اس (سورہ) کے منکرین کے سروں سے "عذاب اور بلاؤں کو" دفع کرتا ہے جس طرح سے کہ مجاہدین کے ذریعہ قاعدین "بیٹھے رہنے والوں اور جہاد نہ کرنے والوں" سے بلاؤں کو دفع کرتا ہے "یعنی اس سورہ مبارکہ اور اس کی تفسیر پر ایمان رکھنے والوں کی خاطر اور ان کے واسطے مسلمانوں سے بے دینوں اور مشرکوں کے غلبہ اور تسلط کو دفع کرتا ہے" تاکہ جہان آخرت میں اس سورہ اور اس کی تفسیر کے منکرین کا عذاب کامل ہو جائے کہ خدا جن کے متعلق جانتا ہے کہ وہ تو پر نہیں کریں گے، اور میں اس زمانہ میں حج و عمرہ اور ہمایوں کے ساتھ نیکی کے علاوہ کوئی جہاد نہیں جانتا۔

## آنھوں حدیث

وَاللّٰهُ لَا وَّصَلَ اِلَى حَقِيْقَةِ مَعْرِفَتِنَا اِلَّا مَنْ  
مَنْ اَللّٰهُ عَلَيْهِ بِنَاوْ اَرْضَاهُ لَنَا وَاوْلِيًّا ۛ

ترجمہ :

قسم بخدا! ہماری (اہلیت کی) معرفت کی حقیقت تک کوئی نہیں پہنچ  
سکتا مگر وہی شخص جس پر اللہ تعالیٰ نے ہمارے واسطے امت و احسان کیا ہے اور اس  
کو ہماری ولایت و دوستی کیلئے پسند اور منتخب فرمایا ہے!

## نویں حدیث

اِنَّا مَعَاشِرَ الْاَئِمَّةِ اِذَا جَمَعْنَاهُ اُمَّةٌ يَسْمَعُ  
الصَّوْتِ مِنْ بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعِيْنَ يَوْمًا، فَاِذَا اَتَتْ  
لَهُ فِي بَطْنِ اُمِّهِ اَرْبَعَةَ اَسْهُرٍ رَفَعَ اللهُ تَعَالَى لَهٗ  
اَعْلَامَ الْاَرْضِ فَقَرَّبَ لَهٗ مَا بَعْدَ عَنْهُ حَتَّى لَا  
يَعْرَبُ عَنْهُ حُلُوْلُ قَطْرَةٍ غَيْثٍ نَافِعَةٍ وَلَا ضَارٍ ۛ

## ترجمہ :

بے شک ہم گروہ ائمہؑ میں سے ہر ایک کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس کی ماں جب حاملہ ہوتی ہے تو چالیس دن تک اپنی ماں کے شکم سے (آواز، سنا ہے پس جب اپنی ماں کے شکم میں چار مہینوں کو پہنچتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کے اعلام و موانع اور فاصلوں کو اس کے لئے اٹھا لیتا ہے پس جو چیزیں بھی اس سے دور تھیں ان سب کو اس کیلئے نزدیک کر دیتا ہے یہاں تک کہ ہر بارش کا قطرہ بھی گروہ مفید ہو یا مضر اس سے مخفی نہیں رہتا۔

## دسویں حدیث

إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ لَنَا  
 أَسْرَى بِهِ لَمْ يَهْطِ حَتَّىٰ أَعْلَمَهُ اللَّهُ جَلَّ ذِكْرُهُ عِلْمَ مَا قَدْ  
 كَانَ وَمَا سَيَكُونُ وَكَانَ كَثِيرٌ مِنْ عَلَيْهِ ذَلِكِ  
 جُمَلًا يَأْتِي تَفْسِيرُهَا فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ كَذَلِكَ كَانَ عَلِيُّ بْنُ  
 أَبِي طَالِبٍ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَدْ عَلِمَ حَمَلَ الْعِلْمِ وَيَأْتِي تَفْسِيرُهُ  
 فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ كَمَا كَانَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ

ترجمہ :

بے شک جب رسول خداؐ کو معراج پہ لے جایا گیا تو آنحضرتؐ (ص) « زمین پر » واپس تشریف نہ لائے یہاں تک کہ اللہ جل ذکرہ نے تمام گذشتہ اور آئندہ واقع ہونے والی باتوں کا علم آپ کو عطا فرمادیا، اور اس علم سے بہت سی باتیں بطور اجمال « دوسرے ہتھیں کہ جن کی شرح و تفسیر شب قدر میں آتی تھی اور اسی طرح علی بن ابی طالبؑ بھی سمجھے کہ وہ تمام علم بہ طور اجمال جانتے تھے اور اس کی توضیح و تفسیر شبہائے قدر میں آپ کے پاس آتی تھی جیسا کہ رسول خداؐ کے ساتھ تھا۔

دسویں امام

حضرت علی بن محمد النقی علیہ السلام

کے

دس اقوال



## پہلی حدیث

فَأَوَّلَ خَيْرٍ يُعْرَفُ تَحْبِيفُهُ مِنَ الْكِتَابِ تَصْدِيقُهُ  
 وَالْمِثَاسِ سَهَادَتُهُ عَلَيْهِ . خَيْرٌ وَرَدَّ عَنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ  
 وَجِدَ بِمُؤَافَقَةِ الْكِتَابِ وَتَصْدِيقُهُ بِحَبْثِ لَاتُخَالِفُهُ  
 أَفَاوِيلُهُمْ ، حَبْثٌ قَالَ : إِنْ مَخَلَفْتُ فِيكُمْ الثَّلَاثِينَ كِتَابَ  
 اللَّهِ وَعِزَّتِي - أَهْلَ بَيْتِي - لَنْ تَصِلُوا مَا مَسَّكُمْ بِهِمَا وَ  
 إِنَّهَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرُدَّ عَلَيَّ الْخَوْضَ ۝

ترجمہ :

سب سے پہلی خبر « حدیث » جس کی حقیقت و صداقت اور اس شہانہ

قرآن سے پہچانا جائے وہ خبر « و حدیث » ہے جو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے وارد ہوئی ہے اور جس کو قرآن کی تصدیق و موافقت کے ساتھ پایا گیا ہے، اس طرح کہ ان کے اقوال اس حدیث کے مخالف نہیں ہیں جس وقت کہ بنی اکرم نے اشراف فرمایا کہ بے شک میں تم سب کے درمیان دو گرا بنی چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں ایک کتاب خدا اور دوسرے میری عمرت، میرے اہلبیت تم لوگ قطعاً گمراہ نہیں ہو گے جب تک ان دونوں سے تمسک رکھو گے اور یہ دونوں ہرگز کبھی جدا نہیں ہوں گے یہاں تک کہ (قیامت کے دن) حوض کوثر پر میرے پاس وارد ہو جائیں۔

### دوسری حدیث

أَنَّ أَقَابِيلَ إِلَى الرَّسُولِ (س) مُتَّصِلًا يَقُولُ

اللَّهُ وَذَلِكَ مِثْلُ قَوْلِهِ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ : إِنَّ الَّذِينَ

يُؤْذُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ لَعَنَهُمُ اللَّهُ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ وَ

أَعَدَّ لَهُمْ عَذَابًا مُهِينًا ، وَوَجَدْنَا نَظِيرَ هَذِهِ الْآيَةِ

قَوْلِ رَسُولِ اللَّهِ (س) : مَنْ أذَى عَلِيًّا فَقَدْ أذَى وَرَثَتِي

فَقَدْ أذَى اللَّهَ هُوَ شَيْءٌ أَنْ يُنْفَخَ مِنْهُ ، وَكَذَلِكَ قَوْلُهُ

مَنْ أَحَبَّ عَلِيًّا فَقَدْ أَحَبَّنِي وَمَنْ أَحَبَّنِي فَقَدْ أَحَبَّ اللَّهَ .

ترجمہ :

بے شک آل رسول کی احادیث کلام الہی سے متصل ہیں اور یہ اتصال اللہ تعالیٰ کے اس قول کے مثل ہے ،

اس نے اپنی حکم کتاب میں فرمایا ہے کہ ” بے شک وہ لوگ جو اللہ اور اس کے رسول کو ذیت دیتے ہیں ان پر اللہ دنیا و آخرت میں لعنت کریگا اور ان کے لئے ذلت بار عذاب ہے “

اور اس حدیث کے مثل ہم نے رسول خدا کا یہ قول پایا ہے کہ ” جو شخص علیؑ کو اذیت دے اس نے درحقیقت مجھے اذیت دی ہے اور جو مجھے اذیت دے پس اس نے درحقیقت اللہ کو اذیت دی ، کہ عنقریب اس سے انتقام لیا جائیگا “

اور اسی طرح سے آن حضرت کا یہ قول ہے کہ ” جس نے علیؑ سے محبت رکھی درحقیقت اس نے مجھ کو دوست رکھا اور جس نے مجھے دوست رکھا اس نے درحقیقت اللہ کو دوست رکھا ہے ۔

تیسری حدیث

إِنَّ اللَّهَ الْأَعْظَمُ ثَلَاثَةً وَسَبْعُونَ حَرْفًا

كَانَ عِنْدَ الصَّفِّ حَرْفٌ فَكَكَّم بِهِ فَأَخْرَجَتْ لَهُ الْأَرْضُ

فِيهَا بَيْتُهُ وَبَيْنَ سَيِّفَيْنَا أَوَّلَ عَرْشِ بِلْعَاسٍ حَتَّى صَبَّرَهُ

إِلَى سُلْهَانٍ ثُمَّ أَنْبَطَتْ الْأَرْضُ فِي أَقْلٍ مِنْ طَرَفَةٍ

عَيْنٍ، وَعِنْدَ نَامِيهِ أَشْثَانٍ وَسَبْعُونَ حَرْفًا، وَحَرْفٌ  
عِنْدَ اللَّهِ مُسْتَأْتَرٌ فِيهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ ۱

ترجمہ:

اللہ تعالیٰ کے اسم اعظم بہتر سے ۳۳ حروف میں اور آصف بن برخیا کے پاس فقط ایک حرف تھا کہ اس سے تکلم کیا پس زمین اس مسافت میں ان کیلئے طے ہوئی جو ان کے اور سرزمین سبا کے درمیان تھی، پس انہوں نے تخت بلقیس کو اٹھایا یہاں تک کہ حضرت سلیمان کے پاس لاکھ رکھ دیا، پھر زمین وسیع ہو گئی، «یہ اعجاز» پلک جھپکنے سے بھی کم وقت میں (انجام پایا) اور ہم اہلبیت کے پاس اللہ کے اسم اعظم سے بہتر حروف ہیں، اور ایک حرف اللہ ہی کے پاس ہے کہ جس کو اس نے خود اپنے لئے علم غیب میں خاص اور منتخب فرمایا ہے۔

چوتھی حدیث

عَنْ هَاشِمِ بْنِ زَيْدٍ، قَالَ: رَأَيْتُ عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ  
صَاحِبَ الْعُسْكَرِ وَقَدِ انْتَبَهَ بِأَكْمِهِ فَأَبْرَأَهُ، وَرَأَيْتُهُ  
تَهَيَّأَ مِنَ الْعَيْنِ كَهَيْئَةِ الطَّيْرِ وَيَتَفَحُّ فِيهِ قَطْرٌ، فَقُلْتُ

لَهُ : لَا فَرْقَ بَيْنَكَ وَبَيْنَ عَيْسَى عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ  
: أَنَا مِنْهُ وَهُوَ مِنِّي ۝

ترجمہ :

ہاشم بن زید سے نقل ہوا ہے اس نے کہا کہ میں نے امام علی ابن محمد النقی  
العسکری علیہما السلام کو اس حال میں دیکھا کہ آپ کے پاس مادر زاد اندھا لایا گیا  
پس آنحضرتؑ نے اسے شفا دے دی، اور میں نے دیکھا کہ امام علیہ السلام نے مٹی سے  
پرندہ کی شکل کے مثل آمادہ کیا اور اس میں پھونکا پس وہ لا مٹی کا پرندہ زندہ ہو گیا اور  
پرواز کرنے لگا، میں نے حضرتؑ سے عرض کی آپ اور حضرت عیسیٰؑ کے درمیان کوئی  
فرق نہیں ہے، تو امام نے فرمایا کہ میں ان سے ہوں اور وہ مجھ سے ہیں۔

پانچویں حدیث

لَوْ لَمْ يُجَالِسْنَا إِلَّا كُفُؤًا، لَمْ يُجَالِسْنَا أَحَدًا. وَلَوْ  
لَمْ يَزُوجْنَا إِلَّا كُفُؤًا، لَمْ يَزُوجْنَا أَحَدًا ۝

ترجمہ :

اگر ہمارے ساتھ ہم نشین نہ ہوتا مگر ہمارا کفو تو کوئی شخص ہمارے ساتھ

مجاہد نہ کرتا اور کوئی ہمارے ساتھ ہم نشینی کی مجال نہ پاتا ، اور اگر ہمارے ساتھ ازدواج نہ کرتا مگر ہمارا مثل و کفو تو کوئی شخص ہمارے ساتھ ازدواج نہ کرتا ۔

## چھٹی حدیث

عَنْ هَارُونَ بْنِ الْفَضْلِ قَالَ: رَأَيْتُ أَبَا الْحَسَنِ  
عَلِيَّ بْنَ مُحَمَّدٍ فِي الْيَوْمِ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ أَبُو جَعْفَرٍ، فَقَالَ:  
إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ، مَضَى أَبُو جَعْفَرٍ، فَصَبَّلَ لَهُ:  
وَكَيْفَ عَرَفْتُمْ؟ قَالَ: لِأَنَّهُ نَزَلَ الْحِلْيَةَ ذَلِيلًا لِلَّهِ لَمْ أَكُنْ أَعْرِفُهَا

ترجمہ :

ہارون بن فضل سے نقل ہوا ہے اس نے کہا جس دن کہ حضرت امام محمد تقی علیہ السلام نے شہادت پائی میں حضرت ابوالحسن علی بن محمد النقی علیہما السلام کی خدمت میں پہنچا ، حضرت نے فرمایا : انا لله وانا اليه راجعون ، ابو جعفر «امام محمد تقی علیہ السلام» شہید ہو گئے ۔

آنحضرت سے لوگوں نے عرض کی کہ آپ کیسے امام محمد تقی علیہ السلام کی شہادت سے آگاہ ہوئے ؟ تو حضرت نے فرمایا کہ اس وجہ سے کہ میرے وجود میں

خدا کیلئے ایک خضوع و خشوع پیدا ہوا کہ اتنا خضوع و خشوع « ذات اقدس الہی کے سامنے » میں نے اب تک نہیں جانا (نہیں پایا) ۔

### ساتویں حدیث

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الزُّبَيْنِ قَالَ: كُنْتُ إِلَى الْعَسْكَرِيِّ  
عَلَيْهِ السَّلَامُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ. رُوِيَ لَنَا أَنَّ لَبْسَ رَسُولِ اللَّهِ  
مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا الْخُمْسَ. فَجَاءَ الْجَوَابُ: إِنَّ الدُّنْيَا وَمَا عَلَيْهَا  
لِرَسُولِ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ ۱

ترجمہ :

محمد بن زبیر سے روایت ہوئی ہے اس نے کہا کہ میں نے حضرت  
عسکریؑ « امام علی نقیؑ » کی خدمت اقدس میں لکھا کہ میں آپ پر فدا ہوں  
ہمارے پاس روایت کی گئی ہے کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خمس کے علاوہ  
دنیا سے کوئی نصیب اور حق نہیں رکھتے، پس حضرت امام علی نقی علیہ السلام کی طرف  
سے یہ جواب آیا کہ بے شک تمام دنیا اور جو کچھ اس پر ہے سب رسول خداؐ کے لئے ہے ۔

## آنکھوں کی حدیث

نَحْنُ كَلِمَاتُ اللَّهِ الَّتِي لَا تَنفَدُ. وَلَا تُدْرِكُ فَضَائِلُنَا ۝

ترجمہ :

ہم طبیعت ہی اللہ کے وہ کلمات ہیں جن کیلئے کبھی انتہا اور اختتام نہیں ہے اور ہمارے فضائل «فہم میں نہیں سما سکتے اور ان» کا ادراک نہیں کیا جاسکتا۔

## نویں حدیث

وَلَوْلَا أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَحُكْمُهُ  
فِي أَهْلِ صِفِّينَ وَالْحَجْمِلِ مَا عَرَفَ الْحُكْمُ فِي  
عِصَاءِ أَهْلِ التَّوْحِيدِ، فَمَنْ أَبَى ذَلِكَ عُرِضَ  
عَلَى السِّيفِ ۝

ترجمہ :

اور اگر امیر المؤمنین حضرت علی علیہ السلام نہ ہوتے اور «جنگ صفین

میں « اہل جہل کے بارے میں آنحضرت کا حکم نہ ہوتا تو اہل توحید میں سے عاصیوں کے متعلق حکم واقعی معلوم نہ ہو سکتا، پس جو شخص بھی روگردانی کرتا تھا وہ تلوار پر لایا جاتا تھا » اور قتل کر دیا جاتا تھا «

### دسویں حدیث

إِنَّ أَلَمَامَ بَعْدِي أَحْسَنُ ابْنِي، وَبَعْدَ أَحْسَنِ  
أَبْنِهِ الْقَاتِمُ الَّذِي يَمْلَأُ الْأَرْضَ قِطَاوَعِدْلًا  
كَمَا مَلَأَتْ جَوْرًا وَظُلْمًا ۱

ترجمہ :

بے شک امام میرے بعد میرا فرزند حسن ہے اور حسن کے بعد اسکا  
فرزند قائم ہے جو زمین کو عدل و انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ ظلم و ستم  
سے بھری ہوگی،



گیارہویں امام

حضرت حسن ابن علی العسکری علیہ السلام

کے

دس اقوال



## پہلی حدیث

«وَأَعْلَمَ يَقِينًا يَا اسْمَعِيلُ أَنْ مَنْ خَرَجَ مِنْ هَذِهِ الْعِبَادَةِ  
 الدُّنْيَا أَعْمَى فَعَوَى فِي الْآخِرَةِ أَعْمَى وَأَضَلُّ سَبِيلًا، إِنَّهَا يَا ابْنَ  
 إِسْمَاعِيلَ لَيْسَ تَعْمَى الْأَبْصَارُ لَكِنْ تَعْمَى الْقُلُوبُ الَّتِي فِي  
 الصُّدُورِ وَوَزَلِكَ قَوْلُ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ فِي مُحْكَمِ كِتَابِهِ لِلظَّالِمِ  
 رَبِّ لِحَسْرَتِي أَصْبَحْتَ أَعْمَى فَكَأَنْتُ بَصِيرًا قَالَ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ  
 كَذَلِكَ أَنْتَ يَا سَامُ أَفْسَيْتَهُمَا وَكَذَلِكَ الْيُؤَسُّوْنَ وَأَمَّا أَنَا يَا  
 اسْمَعِيلُ أَعْظَمُ مِنْ حُجَّةِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى خَلْقِهِ وَأَمِينُهُ  
 فِي بِلَادِهِ وَشَاهِدُهُ عَلَى عِبَادِهِ ۝»

ترجمہ:

اے اسحاق! یقین کے ساتھ جان لو کہ جو شخص اس زندگی دنیا سے اندھا خارج ہو وہ آخرت میں بھی اندھا ہوگا، اور اندھے سے بھی زیادہ گمراہ ہے، اے اسمعیل کے فرزند! اس کو ری مراد آنکھوں کی نابینائی انھیں ہے بلکہ مراد دلوں کی کوری ہے جو سینوں کے اندر ہوتا ہے، اور یہی اللہ عزوجل کا قول اس کی محکم کتاب میں ہے کہ ظالم شخص کے بارے میں فرماتا ہے کہ «قیامت کے دن اس کو اندھا محسوس کریں گے» اس وقت وہ کہے گا کہ «اے پروردگار! کیوں مجھے اندھا محسوس کیا حالانکہ میں آنکھ رکھتا تھا اور بینا تھا؟ تو اللہ عزوجل «اس ظالم سے جو اندھا محسوس ہوگا» فرمائے گا کہ «جس طرح کہ ہماری آیات اور نشانیاں تجھ تک پہنچیں پس تو نے انھیں بھلا دیا اسی طرح آج تو بھی بھلا دیا گیا ہے»

اے اسحاق! کون سی آیت اللہ عزوجل کی اس کی مخلوق پر حجت اور اس کے بلا دیں اس کے امین اور اس کے بندوں پر اس کے شاہد سے زیادہ عظیم و برتر ہے

### دوسری حدیث

لَوْلَا مُحَمَّدٌ وَالْأَوْصِيَاءُ مِنْ وُلْدِهِ لَكُنْتُمْ حَبَاذِيَه

كَأَهْلَانِمْ لَا تَعْرِفُونَ قَرَمَاتِمْ: الْفِتْرَاتِمْ، وَهَلْ تَدْخُلُ

قَرَبَاتِ الْإِمَامِ بَابِهَا؟

فَلَمَّا مَنَّ عَلَيْكَ بِفَاطِمَةَ الْاَوْلىٰ وَاِبْرَاهِيْمَ بَعْدَ نَبِيِّهِ،  
 قَالَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ لِنَبِيِّهِ: الْيَوْمَ اَكْمَلْتُ لَكَ دِيْنَكَ وَ  
 اَمَمْتُ عَلَيْكَ نِعْمَتِي وَرَضِيْتُ لَكَ الْاِسْلَامَ دِيْنًا

ترجمہ:

اگر محمدؐ اور ان کی نسل سے اوصیاء نہ ہوتے تو تم لوگ بھانم اور چوپایوں  
 کی طرح حیرت زدہ اور سرگرداں رہتے کہ اپنے فرائض میں سے کوئی ایک فرض بھی نہ  
 پہچانتے، اور آیا کسی شہر میں اس کے دروازے کے علاوہ کسی اور راستے سے داخل  
 ہو سکتے ہو؟ پس جب اللہ تعالیٰ نے تم سب پر اپنے نبیؐ کے بعد اوصیاء اور ائمہ کو  
 منصوب کر کے احسان کیا تو اپنے رسولؐ سے فرمایا کہ « آج میں نے تمہارے  
 لئے تمہارے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنی نعمت تمام کر دی اور اس اسلام کو بے بنیان  
 دین تمہارے لئے پسند کر لیا اور اس سے راضی ہو گیا۔ »

تیسری حدیث

اِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَىٰ بَهِّنَ حُجَّتَهُ مِنْ  
 مَا تَرَخَّلَفِيْهِ بِكُلِّ شَيْءٍ وَّ يُعْطِيْهِ الْغَايَةَ وَمَعْرِفَةَ  
 الْاَنْسَابِ وَاَلْاَجَالِ وَاَلْحَوَادِثِ وَاَلَاذْلِكَ لَمْ يَكُنْ

## بَيْنَ الْحُجَّةِ وَالْحُجُوجِ فَسَرَفًا

ترجمہ :

بیشک اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنی حجت کو اپنی تمام مخلوقات پر تلم چیزوں میں (ممتاز اور) آشکار بنایا ہے اور اس کو تمام زبانیں اور تمام نسب اور موتوں کے اوقات اور تمام حوادث و واقعات کا علم و معرفت عطا فرمایا ہے اور اگر ایسا نہ ہوتا « اور امام ان مواعید الہی کے ذریعہ امتیاز پیدا نہ کرتا » تو اللہ کی حجت اور اس کے علاوہ دوسرے « حجوج و مخلوق یعنی جس پر حجت معین کی گئی ہو » کے درمیان کوئی فرق نہ ہوتا۔

## چوتھی حدیث

رَوَى عَنْ أَبِي هَاشِمٍ أَنَّهُ سَأَلَهُ عَنْ قَوْلِهِ تَعَالَى :  
 ثُمَّ أَوْرَثْنَا الْكِتَابَ الَّذِينَ اصْطَفَيْنَا مِنْ عِبَادِنَا  
 فَمِنْهُمْ ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ وَمِنْهُمْ مُقْتَصِدٌ وَمِنْهُمْ سَابِقٌ  
 بِالْخَيْرَاتِ إِذْ ذُرُّهُ . قَالَ : كُلُّهُمْ مِنْ آلِ  
 مُحَمَّدٍ ، الظَّالِمُ لِنَفْسِهِ : الَّذِي لَا يُقَرِّبُ بِالْإِمَامِ

وَالْمُقَصِّدُ: الْعَارِفُ بِالْإِمَامِ، وَالسَّابِقُ بِالْخَيْرِ  
 : الْإِمَامُ. فَجَعَلْتَ أَفْكَرَ فِي نَفْسِي عِظْمَ مَا أَعْطَى  
 اللَّهُ آلَ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ، وَبَكَتُ،  
 فَظَرَّ إِلَى وَقَالَ: الْأَمْرُ عَظِيمٌ مَا حَدَّثْتَنِي نَفْسَكَ  
 مِنْ عِظْمِ شَأْنِ آلِ مُحَمَّدٍ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ،  
 فَأَحْمَدُ اللَّهَ أَنْ جَعَلَكَ مُتَمَكِّبًا بِحُبِّهِمْ، تَدْعِي  
 يَوْمَ الْيَوْمِ إِلَيْهِمْ إِذَا دَعَى كُلُّ أَنَاثٍ بِإِمَامِهِمْ،  
 إِنَّكَ عَلَى حَبْرٍ ۱

ترجمہ:

ابو ہاشم! سے روایت کی گئی ہے کہ انہوں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام سے اللہ تعالیٰ کے اس قول کے متعلق دریافت کیا کہ ”پھر ہم نے اس کتاب کا وارث ان لوگوں کو بنایا جنہیں ہم نے اپنے بندوں میں سے منتخب کیا ہے، پس ان بندوں میں سے بعض اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہیں، اور بعض مستدل اور میانہ روی ہیں اور بعض اذنی سے نیکیوں میں سبقت حاصل کرنے والے ہیں۔“ حضرت نے فرمایا کہ یہ تمام گروہ آل محمد سے متعلق ہیں اپنے نفس پر ظالم وہ شخص ہے جو امام (معصوم) کا

معتقد و مقرب نہیں ہے اور مقصد «میانہ رو» وہ شخص ہے جو امام (معصوم) کا عارف ہے اور نیکیوں میں سابق «سبقت حاصل کرنے والا» امام (معصوم) ہے۔ پس میں اپنے دل میں ان عظمتوں کے متعلق فکر کرنے لگا جو اللہ تعالیٰ نے آل محمد کو عطا فرمائی ہیں اور رونے لگا، حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام نے میری طرف نظر ڈالی اور فرمایا کہ امر اس چیز سے زیادہ عظیم ہے جو تیرے نفس نے آل محمد کی بلندی شان کے متعلق سوچا ہے پس تو «اس نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کر اور» اس کی حمد کر کہ اس نے تجھے آل محمد کی ریسمان سے متمسک اور ان کا معتقد قرار دیا ہے قیامت کے دن جبکہ ہر گروہ اپنے امام اور پیشوا کے نام کے ساتھ بلایا جائے گا تو آل محمد کے نام کے ساتھ بلایا جائیگا اور پیروان اہلبیت کے زمرہ میں قرار پائیگا» بے شک تو خیر و نیکی پر ہے۔

### پانچویں حدیث

إِنَّ لِكَلَامِ اللَّهِ فَضْلًا عَلَى الْكَلَامِ كَفَضْلِ اللَّهِ  
عَلَى خَلْقِهِ ، وَلِكَلَامِنَا فَضْلٌ عَلَى كَلَامِ النَّاسِ  
كَفَضْلِنَا عَلَيْهِمْ ؕ

ترجمہ :

یقیناً کلام الہی افضل و برتر ہے تمام کلاموں پر جیسے اللہ افضل و برتر ہے اپنی تمام مخلوق پر، اور ہمارا کلام بھی افضل و برتر ہے تمام لوگوں کے کلاموں پر جیسے ہم ان سب سے افضل و برتر ہیں۔

چھٹی حدیث

عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّخَعِيِّ قَالَ حَدَّثَنِي  
 سُفْيَانُ بْنُ مُحَمَّدٍ الصُّبُعِيُّ، قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى  
 أَبِي مُحَمَّدٍ أَسْأَلُهُ عَنِ الْوَلِيَّةِ، وَهُوَ قَوْلُ اللَّهِ  
 تَعَالَى: «وَلَمْ يَتَّخِذْ مِنْ دُونِ اللَّهِ وَلَا رَسُولَهُ  
 وَلَا الْمُؤْمِنِينَ وََلِيَّةً» قُلْتُ فِي نَفْسِي لَا وَاللَّهِ  
 - : مَنْ تَرَى الْمُؤْمِنِينَ هَاهُنَا؟ فَجَعَلَ الْجَوَابَ:  
 الْوَلِيَّةُ: الَّذِي يُقَامُ دُونِ وَلِيِّ الْأَمْرِ وَحْدَهُ  
 فَفَكَرْتُ عَنِ «الْمُؤْمِنِينَ»: مَنْ هُمْ فِي هَذَا الْمَوْضِعِ؟  
 فَهَمَّ الْأَسْمَةُ الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ عَلَى اللَّهِ، فَجَبَّرَ أَمَامَهُمْ

ترجمہ :

اسحاق بن محمد نخعی سے روایت ہوئی ہے کہ سفیان بن محمد ضعی نے کہا کہ میں نے حضرت امام بن عسکریؑ کو ایک نامہ لکھا کہ جس میں ولیدؓ کے متعلق سوال کیا کہ کلام الہی و میں اس طرح آیا " ہے کہ " ان لوگوں نے خدا اور اس کے رسولؐ اور مومنین کے سوا کسی کو ولید " رازدار اور گہرا دوست " نہیں بنایا "۔ اس وقت بغیر اس کے کہ نامہ میں کچھ لکھوں میں نے اپنے دل میں کہا کہ مومنین آپ کی نظر میں یہاں پر کون لوگ ہیں ( اس آیت میں مومنین سے مراد کون اشخاص ہیں ) ؟

تو نامہ کا جواب یہ آیا ولید وہ شخص ہے جو ولی امر اور امام برحق کے علاوہ ہو اور مسند امامت و خلافت پر ناروا بٹھا دیا گیا ہو ، اور تیرے نفس نے مومنین کے متعلق خود سمجھ لیا ہے کہ اس آیت میں وہ کون افراد ہیں ، پس وہ مومنین وہ ائمہ ہیں جو لوگوں کیلئے اللہ سے امان لیتے ہیں پس ان کی امان کی خداوند عالم اجازت دیتا ہے اور اسے قبول کرتا ہے ،

ساتویں حدیث

مَنْ كَفَرَ مِنَ الْجَنَّةِ إِلَيْنَا، وَنُورٍ لِمَنْ اسْتَضَاءَ  
بِنَا، وَعِصْمَةٌ لِمَنْ اعْتَصَمَ بِنَا، مَنْ أَحْبَبَنَا كَانَ مَعْنَانِي

الْتَامِ الْأَعْلَى، وَمِنْ أَخْرَفَ عَنَّا مَالٍ إِلَى النَّارِ ؕ

ترجمہ :

ہم اہلبیتؑ پناہ گاہ ہیں اس شخص کیلئے، جو ہم سے پناہ مانگے اور نور میں اس شخص کیلئے جو ہم سے روشنی کا طالب ہو اور محافظ ہیں اس شخص کیلئے جو ہم سے تنگ رکھے، جو شخص ہم کو دوست رکھے وہ بلند ترین مراتب میں ہمارے ساتھ ہے اور جو ہم سے منحرف ہو جائے وہ آتش دوزخ میں چلا جائے گا۔

آنہوں کی حدیث

عَنِ الْأَقْرَعِ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي مُحَمَّدٍ

أَسْأَلُهُ عَنِ الْأَمَامِ هَلْ يَجُنُّهُ؟ وَقُلْتُ فِي نَفْسِي بَعْدَ مَا

فَصَلَ الْكِتَابُ: الْأَحْبِلَامُ سَهْبَةً وَقَدْ آعَاذَ اللَّهُ

بِبَارِكِهِ وَعَالِي أَوْلِيَاءِهِ مِنْ ذَلِكَ، فَوَرَدَ الْجَوَابُ:

حَالُ الْأُمَّةِ فِي التَّمَامِ حَالُكُمْ فِي الْهَيْظَةِ لَا يَعْزُبُ

أَلْتَوْمُ مِنْهُمْ سَيِّئًا وَقَدْ آعَاذَ اللَّهُ أَوْلِيَاءَهُ مِنْ

لَمَّةِ الشَّيْطَانِ كَمَا حَدَّثَكَ نَفْسَكَ ؕ

ترجمہ :

اقرع نے کہا کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کے پاس ایک نامہ لکھا اور امام کے متعلق سوال کیا کہ آیا اسے احتلام ہوتا ہے؟ نامہ بھیجنے کے بعد میں نے اپنے دل میں کہا کہ احتلام شیطانی امور سے ہے اور یقیناً اللہ تبارک و تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو اس سے محفوظ رکھا ہے،

پھر یہ جواب آیا کہ ائمہ "معصومین" علیہم السلام کا حال خواب اور نیند کے عالم میں بھی وہی ہے جو ان کا حال بیداری میں ہوتا ہے اور ان کا خواب اور بیداری یکساں ہے کہ خواب ان میں کوئی تغیر و تبدل پیدا نہیں کرتا اور یقیناً اللہ تعالیٰ نے اپنے اولیاء کو شیطان کے نزدیک ہونے سے محفوظ رکھا ہے جیسا کہ تیرے دل میں گذرا ہے۔

## نویں حدیث

مَنْ بَحَّدَ اِمَامًا مِنْ آفِهِ اَوْ اَزَادَ اِمَامًا لَيْتَ لِمَنْهُ

مِنْ اَللّٰهِ، كَانَ كَمَنْ قَالَ « اِنَّ اَللّٰهَ ثَالِثٌ ثَلَاثًا »، اِنَّ

اَلْجَاهِدَ اَمْرًا اٰخِرًا جَاهِدْ اَمْرًا وَّلَنَا، وَالزَّامِدُ فِئْنَا

كَانَا قَصِ اَلْجَاهِدَ اَمْرًا ۱

ترجمہ :

جو شخص اللہ کی طرف سے منصوب امام کا انکار کرے یا اس کے علاوہ کسی اور کو امام سمجھے کہ جس کی امامت اللہ کی طرف سے نہیں ہے تو وہ اس شخص کے مانند ہے کہ جس نے لا خدا کے ساتھ شرک کیا اور راہ کفر اختیار کی اور تثلیث کا قائل ہو گیا اور « کہا خدا تین ہیں، کا تیسرا ہے، یقیناً ہمارے آخری امام کی امامت کا منکر ہمارے اول « امام » کی امامت کا منکر ہے اور ہم « اہلبیت اور بارہ ائمہ معصومین » میں کسی اور کا اضافہ کرنے والا اس شخص کے مانند ہے کہ جو (ہم میں سے کسی کو) کم کر دینے والا ہے اور ہماری امامت کا منکر ہے۔

دسویں حدیث

اَلشُّكَاةُ قَلْبُ مُحَمَّدٍ، عَلَيْهِ وَآلِهِ السَّلَامُ

ترجمہ :

« جو شکوۃ کہ سورہ نور میں ذکر ہوا ہے، اللہ نور السموات والارض مثل نور کفکۃ، یعنی اللہ آسمانوں اور زمین کا منور کرنے والا ہے اس کے نور کی مشکوۃ ایک چراغ کے مانند ہے »  
 وہ شکوۃ حضرت محمد کا لقب ہے کہ ان پر اور ان کی آل پر سلام ہو »



بارہویں امام

حضرت یقینۃ اللہ حجۃ بن الحسن علیہما السلام

کے

دس اقوال



## پہلی حدیث

أَنَا بَقِيَّةُ اللَّهِ فِي أَرْضِهِ وَالْمُنْفَعُ مِنَ أَعْدَائِهِ ۝

ترجمہ ،  
میں ہی بقیہ خدا، اس کی زمین میں اور اس کے دشمنوں سے انتقام لینے والا ہوں ۔

## دوسری حدیث

إِنِّي أَخْرُجُ حِينَ أَخْرُجُ وَلَا يَبْعَثُ لِأَحَدٍ مِنَ  
الطَّوَاغِيتِ فِي غَنِيٍّ . وَأَمَّا وَجْهُ الْإِنْفِاعِ بِي فِي عَسْبِي  
فَكَأَلِ الْإِنْفِاعِ بِالْتَّمَسِ إِذَا غَنَبَهَا عَنِ الْإِبْصَارِ النَّحَابُ وَإِنِّي

لَا أَمَانَ لِأَهْلِ الْأَرْضِ كَمَا أَنَّ النُّجُومَ أَمَانٌ لِأَهْلِ السَّمَاءِ ۝

ترجمہ :

جس وقت کہ میرے ظہور کا امر آپہنچے گا تو میں اس حال میں قیام کروں گا کہ طائفوں میں سے کسی کی بیعت میری گردن پر (میرے ذمہ) نہیں ہوگی، اور لیکن میری غیبت (کے زمانہ) میں مجھ سے انتفاع اور استفادہ کا انداز اور طریقہ اسی طرح ہے جیسے آفتاب سے انتفاع و استفادہ ہوتا ہے جبکہ ابر اسے لگا ہوں سے پنہاں اور اوجھل ہو، اور میں یقیناً اہل زمین کیلئے (باعث) امان ہوں جیسے ستارے اہل آسمان کیلئے (باعث) امان ہیں۔

تیسری حدیث

أَنَا خَاتَمُ الْأَوْصِيَاءِ وَبِي يَرْفَعُ اللَّهُ الْبَلَاءَ  
مِنْ أَهْلِي وَشِبَعَتِي ۝

ترجمہ :

میں نبیؐ کے اوصیاء کا خاتم اور پایان بخش ہوں اور اللہ تعالیٰ میرے واسطے بلاؤں کو میرے اہل (خاندان) اور میرے شیعوں سے رفع کر دیتا ہے۔

## پوشھی حدیث

فَاتَا حِطُّ عَلَيْنَا بِأَنْبَاءِكُمْ وَلَا يَعْزُبُ عَنَّا شَيْءٌ

مِنْ أَخْبَارِكُمْ ؕ

ترجمہ :

یقیناً ہمارا علم تمہاری (اوضاح اور) خبروں پر احاطہ رکھتا ہے اور تمہارے (اتوال) اخبار میں سے کوئی چیز ہم سے پوشیدہ اور مخفی نہیں ہے ۔

## پانچویں حدیث

إِنَّهُ أَنْهَىٰ إِلَيَّ أَرْبَابَ جَمَاعَةٍ مِنْكُمْ وَاللَّيْلِ

وَمَا دَخَلَهُمْ مِنَ الشَّكِّ وَالْحَبْرَةَ فِي وُلَاةِ أَمْرِهِمْ، فَضَعْنَا

ذَلِكَ لَكُمْ لِأَنَّا، وَمَسَاءُ نَأْفِيكُمْ لِأَيْنَا، لِأَنَّ اللَّهَ مَعَنَا،

فَلَا فَاقَةَ بِنَا إِلَىٰ عِبْرِهِ، وَالْحَقُّ مَعَنَا، فَلَنْ يُوحِشَنَا مَرَجَعٌ

عَنَّا، وَنَحْنُ صَنَائِعُ رَبِّنَا وَالْحَلُّو بَعْدَ صَنَائِعُنَا ؕ

ترجمہ :

یہ خبر مجھے پہنچی ہے کہ تم میں سے ایک گروہ دین میں مرد ہو گیا ہے اور اپنے صاحبان امر « اور اللہ معصومین » کے بارے میں دوچار ٹسک و حیرت ہو گیا ہے، اس واقعے نے ہم کو غمناک کر دیا البتہ تمہاری خاطر نہ کہ خود اپنی خاطر، اور ہم کو اندوہناک کر دیا البتہ تمہارے متعلق نہ کہ خود اپنے متعلق اس لئے کہ اللہ تعالیٰ ہمارے ساتھ ہے پس ہم کو اس کے علاوہ کسی اور کی احتیاج اور نیاز نہیں ہے، اور حق ہمارے ساتھ ہے، پس اس وجہ سے کوئی شخص نہیں وحشت میں نہیں ڈال سکتا جو کہ ہمیں چھوڑ دے (اور ہمارے احکام کی اطاعت نہ کرے) ہم اپنے رب کی مخلوقات ہیں اور پھر تمام مخلوقات ہماری صنایع اور مخلوقات ہیں۔

### چھٹی حدیث

أَوَمَا رَأَيْتُمْ كَيْفَ جَعَلَ اللَّهُ لَكُمْ مَعَاوِلَ نَأْوُونَ

إِلَيْهَا؟ وَأَعْلَامًا تَهْتَدُونَ بِهَا مِنْ لَدُنْ أَدَمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ

إِلَى أَنْ ظَهَرَ الْمُنَاضِي عَلَيْهِ السَّلَامُ، كَلَّمَا غَابَ عَمَّا بَدَأَ عِلْمُهُ

وَأِذَا أَلْفٌ حَجْمٌ طَلَعَ حَجْمٌ؟ فَلَمَّا قَبَضَهُ اللَّهُ إِلَيْهِ ظَنَنْتُمْ أَنَّ اللَّهَ

أَبْطَلَ دَيْبَهُ وَقَطَعَ السَّبَبَ بَيْنَهُ وَبَيْنَ خَلْفِهِ؟ كَلَّا،

مَا كَانَ ذَلِكَ وَلَا يَكُونُ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ وَيُظْهَرَ

## أَمْرَ اللَّهِ وَهُمْ كَارِهُونَ ۱

ترجمہ :

کیا تم سب نے نہیں دیکھا کہ کس طرح اللہ تعالیٰ نے تمہارے لئے حضرت آدم علیہ السلام کے زمانہ سے امام سابق « حضرت امام حسن عسکریؑ » تک ایسے قلعے اور پناہ گاہیں قرار دیں کہ جن میں تم نے پناہ لی ہے اور ہدایت کے پرچم و علم بلند کئے تاکہ تم ان کے وسیلے سے راستہ تلاش کرو اور ہدایت قبول کرو؟

جیسا کہ جب (بھی) کوئی علم ہدایت غائب اور ناپدید ہوا دوسرا علم ہدایت ظاہر ہو گیا، اور جب (بھی) کوئی ستارہ ڈوبا دوسرا ستارہ طالع ہو گیا، آیا تم سب نے یہ گمان کر لیا کہ حضرت امام حسن عسکری علیہ السلام کی شہادت کے بعد اللہ تعالیٰ نے اپنے دین کو باطل کر دیا اور اپنے اور اپنی مخلوق کے درمیان سب کو « یعنی وجود حجت کہ جس سے خالق و مخلوق کے درمیان رشتہ ارتباط قائم ہے » قطع کر دیا ہے برگز اور برگز ایسا نہیں ہوا اور نہ ہو سکتا ہے یہاں تک کہ قیامت آجائے اور امر الہی آشکار ہو جائے اس حال میں کہ وہ لوگ ناپسند کرتے ہیں۔

## ساتویں حدیث

أَوَلَمْ يَعْلَمُوا أَنَّظَامَ آئِمَّتِهِمْ بَعْدَ

سَيِّبِهِمْ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ إِلَى أَنْ أَفْضَى الْأَمْرَ بِأَمْرِ اللَّهِ  
 عَزَّ وَجَلَّ إِلَى الْمَاضِي - يَعْنِي الْحَسَنَ بْنَ عَلِيٍّ صَلَوَاتُ اللَّهِ  
 عَلَيْهِ - فَقَامَ مَقَامَ آبَائِهِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ يَهْدِي إِلَى الْخَيْرِ  
 وَإِلَى طَرِيقِ مُسْتَعِيمٍ ، كَانَ نُورًا سَاطِعًا وَقَمَرًا زَاهِرًا ،  
 أَحْقَارَ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ لَهُ مَا عِنْدَهُ ، فَمَضَى عَلَى مِنْهَاجِ آبَائِهِ  
 عَلَيْهِمُ السَّلَامُ حَذُّو التَّعَلُّلِ بِالتَّعَلُّلِ عَلَى عَهْدِ عَهْدِهِ وَ  
 وَصِيَّةِ أَوْصِيَّيْهِمَا إِلَى وَصِيِّ سَيِّدِهِ اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بِأَمْرِهِ إِلَى  
 غَايَتِهِ ، وَآخَفَى مَكَانَهُ بِمَشَبَّهِهِ لِلْفَضَاءِ السَّابِقِ وَ  
 الْمَدْرَ التَّافِيزِ وَفِينَا مَوْضِعُهُ وَلَنَا فَضْلُهُ مَا

ترجمہ :

کیا لوگ اپنے نبیؐ کے بعد اپنے ائمہ کے انتظام « اور سلسلہ » سے آگاہ  
 نہیں ہیں کہ ایک « دوسرے » ایک کے بعد آتا رہا یہاں تک کہ امر امامت اللہ  
 عزوجل کے حکم سے امام سابق (یعنی حضرت امام حسن ابن علی العسکری علیہ السلام)  
 تک پہنچا،

پس آنحضرت اپنے آباء طاہرین کے جانشین ہوئے ( اور منصب امامت پر فائز ہوئے ) وہ لوگوں کی حق اور صراطِ مستقیم کی طرف ہدایت کرتے تھے، وہ ایک تابناک نور اور درخشاں ماہتاب تھے کہ جو کچھ ( مرتبہ اور فضیلت ) ان کے پاس تھا اللہ عزوجل نے ان کیلئے منتخب کیا تھا، پس وہ اپنے آباء طاہرین کے مانند ان کے راستہ پر قدم بہ قدم ( چلے اور ان کی اسی روش اور ) راہ روشن کو طے کیا یہاں تک اس دنیا سے گذر گئے اس عہد پر کہ جس کا وعدہ کیا تھا اور اس وصیت پر کہ جس کی اپنے جانشین اور وصی سے وصیت کی کہ اللہ عزوجل نے ان کے وصی کو اپنے حکم سے ایک مدد کی اتہا تک پوشیدہ رکھا ہے اور اپنی شیت سے اس کے مکان اور جائیگاہ کو مخفی رکھا ہے حکم گذشتہ اور تقدیر ناقد کی خاطر اور اس « وصیت و جانشینی » کا محل ہم میں ہے اور اس کی فضیلت و برتری ہمارے ہی لئے ہے ۔

### انہویں حدیث

أَنَا الْقَائِمُ مِنَ آلِ مُحَمَّدٍ، صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَ  
 آلِهِ، أَنَا الَّذِي أَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ بِهَذَا  
 السَّيْفِ - وَأَشَارَ إِلَيْهِ - فَأَمَلًا الْأَرْضَ قِطًّا  
 وَعَدَلًا كَمَا مِلَّتْ جُورًا وَظُلْمًا ۝

ترجمہ :

میں ہی قائم آل محمد ہوں » پھر اپنی ذوالفقار کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا کہ ! « میں وہی ہوں کہ آخری زمانہ میں اس تلوار کے ساتھ خروج ( اور ظہور ) کرؤں گا ، پس زمین کو عدل و انصاف سے بھر دوں گا جس طرح کہ وہ ظلم و ستم سے بھری ہوگی

نویں حدیث

قُلُوبِنَا أَوْعِيَةٌ لِمَشِيئَةِ اللَّهِ، فَإِذَا شَاءَ اللَّهُ تَعَالَى  
شَيْئًا، وَاللَّهُ يَقُولُ: وَمَا تَشَاءُونَ إِلَّا أَنْ  
يَشَاءَ اللَّهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ ۝

ترجمہ :

ہمارے دل مشیت الہی کے ظرف ہیں ، پس جب اللہ تعالیٰ نے کوئی چیز چاہی وہ ہم نے بھی چاہی جیسا کہ اللہ تعالیٰ « قرآن میں » ارشاد فرماتا ہے کہ ! « تم لوگ نہیں چاہتے ہو مگر وہی جو اللہ چاہتا ہے جو کہ تمام عالمین کا پروردگار ہے »

۱۔ کشف الغم فی معرفۃ اللہ، ج ۲، ص ۲۸۹، و اثبات الہدایۃ، ج ۳، ص ۶۸۳۔  
۲۔ سورۃ تکویر آیت ۲۹۔

## دوہیل حدیث

ثُمَّ قَبَضَهُ [إِلَيْهِ] صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ حَبِيبًا  
 فَمَيِّدًا سَعِيدًا وَجَعَلَ الْأَمْرَ مِنْ بَعْدِهِ إِلَىٰ أَخِيهِ وَ  
 ابْنِ عَمِّهِ وَوَصِيهِ وَوَارِثِهِ عَلِيَّ ابْنَ أَبِي طَالِبٍ ثُمَّ إِلَىٰ  
 الْأَوْصِيَاءِ مِنْ وَلَدِهِ وَاحِدًا بَعْدَ وَاحِدٍ، أَخْيَابَهُمْ دِينَهُ  
 وَأَتَمَّ بِهِنَّ نُورَهُ وَجَعَلَ بَيْنَهُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِهِمْ وَسَيِّئِهِمْ  
 وَالْأَذْنَبِينَ فَاَلْأَذْنَبِينَ مِنْ دُونِ أَرْحَامِهِمْ فَرَفَقَابَتِنَا،  
 تَعْرِفُ بِهِ الْحُجَّجَ مِنَ الْمُحْجُجِ وَالْإِمَامَ مِنَ الْمَأْمُومِ، بِأَنَّ  
 عَصَمَهُمْ مِنَ الذُّنُوبِ وَبَرَّأَهُمْ مِنَ الْعُيُوبِ وَطَهَّرَهُمْ مِنَ  
 الدَّنَسِ وَنَزَّهَهُمْ مِنَ اللَّبْسِ وَجَعَلَهُمْ خِرَانَ عَلَيْهِ وَ  
 مُنَوَّدَعِ حِكْمَتِهِ وَمَوْضِعِ سِرِّهِ وَأَيْدِيَهُم بِالذَّلَالِ شِلِّ،  
 وَلَوْلَا ذَلِكَ لَكَانَ النَّاسُ عَلَىٰ سَوَاءٍ وَلَا دَعَىٰ أَمْرَ اللَّهِ عَزَّ وَ  
 جَلَّ كُلُّ أَحَدٍ وَلَمَّا عَرِفَ الْحَقُّ مِنَ الْبَاطِلِ وَلَا الْعِلْمُ مِنَ الْجَهْلِ ۚ

ترجمہ

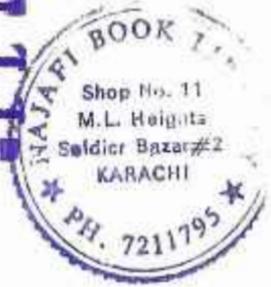
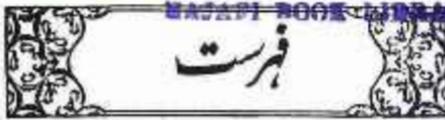
اللہ تعالیٰ نے نبی اکرمؐ کو اس حال میں وفات دی کہ وہ حمید و فقید و سعادتمند تھے اور آنحضرتؐ کی وفات کے بعد امر « ولایت و خلافت » کو ان کے بھائی اور ابن عم اور وصی اور وارث حضرت علی بن ابی طالبؓ کے لئے قرار دیا پھر ان کی نسل سے (گیارہ ائمہ معصومین) اوصیاء کو یکے بعد دیگرے امر امامت کیلئے منصوب کیا، اللہ تعالیٰ نے (نبی اکرمؐ کے ان بارہ خلفاء برحق اور ائمہ معصومین) کے ذریعہ اپنے دین کو زندہ کیا اور اپنے نور کو کامل کیا اور ان حضراتؑ اور ان کے تمام بھائیوں اور نبی عم اور ان کے تمام ادنیٰ اور پائینی قربت داروں کے درمیان ایک آشکارا فرق رکھا ہے تاکہ حجت الہی کو مجموع (عام لوگوں) سے اور امام کو ماموم سے پہچانا جاسکے اس وجہ سے کہ اللہ تعالیٰ نے ان حضراتؑ کو تمام گناہوں سے محفوظ و معصوم رکھا ہے اور تمام نقائص اور عیبوں سے بری قرار دیا ہے اور ہر پلیدی سے پاک رکھا ہے اور تمام شہادت سے منزہ اور مبتلا رکھا ہے اور اپنے علم کا خزانہ دار اور اپنی حکمت کی جاگاہ اور اپنے راز کا محل قرار دیا ہے اور اپنی روشن نشانیوں سے ان حضراتؑ کی تائید فرمائی ہے۔

اور اگر ایسا نہ ہو تو تمام لوگ یکساں اور برابر ہو جاتے اور ہر کس و ناکس اللہ عزوجل کی طرف سے مرتبہ خلافت و امامت کا دعویٰ کرنے لگتا اور حق باطل سے پہچانا نہ جاتا اور علم حقیقی جھل و نادانی سے جدا « نہ جانا جاتا اور الگ » نہ ہوتا۔

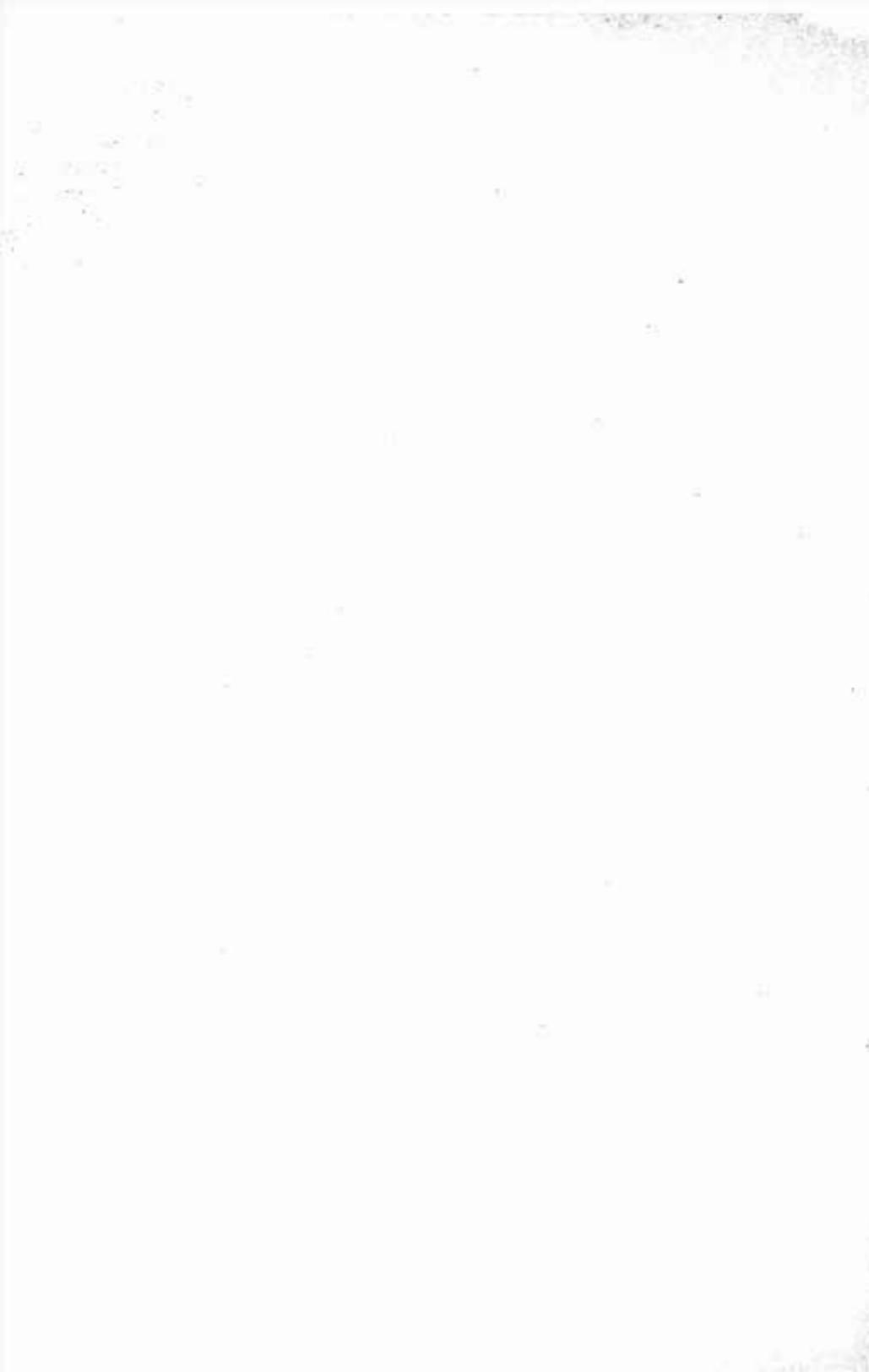
CCO No. 13063 Date 15/4/11

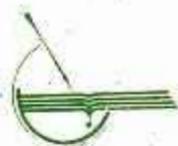
Section..... Q.2. Dept. Status.....

S.D. Class.....



۲	_____	مشخصات
۳	_____	انتساب
۴	_____	تقریظ، استاذ الاساتذہ علامہ روشن علی بخنی قدس سرہ الشریف
۶	_____	عرض مترجم
۹	_____	عرض مؤلف
۹	_____	امامت کی اہمیت
۱۱	_____	اللہیت کا مرتبہ
۱۶	_____	اللہ تعالیٰ کے کس اقوال،
۲۸	_____	پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ کے کس اقوال،
۳۶	_____	پہلے امام امیر المومنین کے کس اقوال،
۴۶	_____	مقصود کوئین حضرت فاطمہ زہرا کے کس اقوال،
۵۸	_____	دوسرے امام حضرت حسن مجتبیٰ کے کس اقوال،
۷۲	_____	تیسرے امام حضرت سید الشہداء حسین کے کس اقوال،
۸۲	_____	چوتھے امام حضرت علی بن حسین زین العابدین کے کس اقوال
۹۶	_____	پانچویں امام حضرت محمد بن علی باقر العلوم کے کس اقوال،
۱۰۸	_____	چھٹے امام حضرت جعفر بن محمد صادق آل محمد کے کس اقوال
۱۱۸	_____	ساتویں امام حضرت موسیٰ ابن جعفر الکاظم کے کس اقوال،
۱۲۸	_____	آٹھویں امام حضرت علی بن موسیٰ الرضا کے کس اقوال،
۱۴۰	_____	نویں امام حضرت محمد بن علی اسحاقی کے کس اقوال،
۱۵۲	_____	دسویں امام حضرت علی بن محمد اسحاقی کے کس اقوال،
۱۶۶	_____	گیارہویں امام حضرت حسن ابن علی العسكري کے کس اقوال،
۱۸۰	_____	بارہویں امام حضرت بقیۃ اللہ جبرین الحسن کے کس اقوال،
۱۹۲	_____	فہرست





انصاریان پبلیکیشنز

پلاست و بکس نمبر ۱۸۰-۲۰۱۸۵

قسم ۱، جمهوری اسلامی ایران

تیلی فون نمبر ۲۲۰۴۱۰۰

